مدح اولیاء

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ المائدہ

آدیم نقوی

نام کتاب	مدح اولیاء
مصنف	ادیم نقوی
اشاعت	پنجم
سنِ اشاعت	جنوری ۲۰۱۳ء
تعداد	۲۵۰
ہدیہ	۲۷۵ روپے
پبلشر	حزب الطالبین
پرنٹر	حُنین پرنٹر

ISBN: 969-9005-09-2

ملنے کا پتہ:
15 ایف، بلاک نمبر 2، پی ای سی ایچ ایس، کراچی
Ph:(021)-34551767

ترتیب

مضامین | صفحہ

ذکرِ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ذکرِ مولائے کائنات علیہ السّلام

مضامین | صفحہ

ذکرِ سیّدۂ کونین صلوٰۃ اللہ علیہ

ذکر امام حسن علیہ السّلام

مضامین	صفحہ

ذکر سیّد الشہداء امام حسین علیہ السّلام

ذکر امام زین العابدین علیہ السّلام

ذکر امام محمد باقر علیہ السّلام

ذکر امام جعفر صادق علیہ السّلام

ذکر امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام

مضامین صفحہ

ذکر امام علی رضا علیہ السّلام

ذکر امام محمد تقی علیہ السّلام

ذکر امام علی النقی علیہ السّلام

ذکر امام حسن عسکری علیہ السّلام

ذکر امام زمانہ صاحب الامر حُجتِ خدا ولیٔ کُل علیہ السّلام

کہا ہے رَب نے یہ کہہ دو کہ اے مرے بندو!
خراب کر کے جو بیٹھے ہو اپنے نفسوں کو
خدا کی رحمتِ کامل سے نا اُمید نہ ہو
وہ ہے غفور اُسی کے کرم کی آس رکھو

۱

ذکرِ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سِّرِ ازل و ابد ہے احمدؐ
خالق کے وجود کی سند ہے احمدؐ
اُمت کی ''میم'' کا ہے پردہ حائل
اُٹھ جائے اگر یہ تو احد ہے احمدؐ

ہوئے پیدا جب نبیؐ الوراء

ہوئے پیدا جب نبیؐ الوراء شرق الفضاء بجمالہٖ
ہوئی قلبِ خلق میں روشنی فتجلنا بجمالہٖ
وہ خلیقِ اعظمِ دہر ہے حسنت جمیع خصالہٖ
وہ رفیع شان ہے اس کی جو عرّجَ السَّماء بنعالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

ہوا پیدا خلق میں وہ بشر جو جمالِ حق کا ظہور ہے
ہے تمام دہر تو مادّی وہ خدائے پاک کا نور ہے
ہیں ہر ایک نفس میں غفلتیں وہ شعور کا بھی شعور ہے
کوئی ہوسکا ہے نہ ہوسکے جسے لاسکیں بمثالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

ہوا آج پیدا وہ خودنما جسے حق نے اپنے لئے چُنا
وہ جو منہ رکھے نہ زباں رکھے نہ کسی نے بولتے سُنا
ہے اسی سے اس نے سبق پڑھا وہ جو پڑھ چکا اسے گن لیا
ہوئی اس پر علم کی انتہا بتمامہ و کمالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

ہوا پیدا خاتم الانبیاء جو خدا کا خاص حبیب ہے
اسے رَب کی خلق سے عشق ہے وہی ہر کسی پہ رقیب ہے
ہیں مرض نفوس کے سینکڑوں وہی ان سبھوں کا طبیب ہے
جو ہر ایک مرض کی دوا بنے وہی اِک تراب نعالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

ہوا پیدا آج وہ شاہِ دیں جو خدائے پاک کی شان ہے
جو بقائے دہر کا ہے سبب جو ہر ایک جان کی جان ہے
وہ کلامِ خالق کون ہے جو زباں پہ اس کی بیان ہے
جو حیاتِ نفس کی ہو طلب فتتبعوا بمقالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

وہ عظیم خُلق کہ دشمنوں نے کہہ دیا خلیق ہے
نہ ہو جن کا کوئی رفیق یاں وہی صرف ان کا رفیق ہے
نہ ہو جن پہ کوئی بھی مہرباں وہی ان سبھوں پہ شفیق ہے
وہ کریم ایسا ہے خلق پر فَلاَ یَوْتِیَ بِمِثَالِہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

ہوا پیدا آمنہ جی کے گھر وہ بشر کہ فخر ابوالبشر
نہ گناہ اس سے ہوا کبھی، رہا پاک صاف عُمر بھر
وہ طہور ایسا کہ یاد بھی جو ہو اس کی دل میں تو کھوئے شر
جو ہوں طالبانِ صفائے دل فتقبّلوا بِنعَالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

وہ رشید ایسا کہ اس کے جو کفِ پا کے نقش سے جا ملے
تو قسم خدائے قدیر کی اُسے نُورِ ربِّ علٰی ملے
جسے رب ملے اسے سب ملے کہ ہمیشگی کی بقا ملے
وہ ہیں بوسہ گاہ ملائکہ جو بنے نقوش نعالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

وہ لطیف ہے وہ خبیر ہے وہ عزیز ہے وہ حکیم ہے
نہیں اِس میں شبہ کہ اُس کا در ہی درِ خدائے کریم ہے
بنا اس کے در کا جو بھک منگا وہ حبیبِ ربِ عظیم ہے
جو ذلیل و خوار حقیر تھے وہ بنے غَنی بسوالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

کہوں کیسے اس کو رحیم میں کہ جو کُلِّ رحمتِ رَب ہوا
وہ کریم ایسا کہ خلق پر جو کرم کا رَب کے سبب ہوا
وہی انتہائے ''اَمَل'' ہوا وہی منتہائے طلب ہوا
جو قلوب تیرہ و تار تھے وہ چمک اُٹھے بجمالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

یہ بتا رہی ہے کتابِ رَب ہے کلام اس کا مقالِ رَب
وہ ہر ایک نقص سے ہے بَری ہے کمال اس کا کمالِ رَب
ہے وصال اس کا وصالِ حق ہے جمال اس کا جمالِ رَب
جو ہیں شائقین لِقائے رَب وہ ہیں طالبین وصالہٖ
صلّوا علیہ وٰالہٖ صلّوا علیہ وٰالہٖ

وہ بشیر ہے وہ نذیر ہے وہ امیرِ کُلِّ امیر ہے
وہ علیم ہے وہ حکیم ہے وہ شہید ہے وہ نصیر ہے
کہے کیوں نہ اس کو ادیمؔ پھر وہ ہر ایک شے پہ قدیر ہے
کرمِ الٰہ کہ عام ہے اسی طرح عَمَّ نَوالہٖ
صلّوا علیہ وآلہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

✲✲✲✲✲

مبارک مومنوں کو

مبارک مومنوں کو دن یہ پیغمبرؐ کی بعثت کا
جہاں میں آج ڈنکا بج گیا خالق کی وحدت کا
ہوا یہ جوشِ رحمت خلق میں دریا ہوا جاری
عطا و فیض کا جود و سخا کا لطف و رافت کا
ہوا مخلوق پر اظہار آج اوصافِ خالق کا
کرم کا مغفرت کا عفو کا احساں کا رحمت کا
ہر اِک مخلوق پر مبعوث کر کے کر دیا مالک
فلک کا عرش کا کرسی کا دوزخ اور جنت کا
رسولؐ ایسا کہ جس کے فیض سے جاہل بنے عالم
علوئے فکر کا حق آ گہی کا علم و حکمت کا
نبیؐ وہ وحشیوں کو بھی طریقہ جس نے سکھلایا
تضرُّع کا دعا کا عجز و تقویٰ اور طہارت کا
عرب کے جاہلوں سے محو کرنا کام تھا اس کا
حسد کا بغض کا کینے کا فتنے کا عداوت کا
بجز اس کے کسی سے تھا کہاں ممکن مٹا دینا
ستم کا جور کا ظلم و تعدّی کا شقاوت کا

ہوا رشکِ مَلک انساں طریقہ اس سے جب سیکھا
رکوع وسجدہ وقعد وتشہد اور اقامت کا
اسی کے فیض سے اس دہر میں نیچا ہوا پرچم
دغا کا جھوٹ کا دھوکا دہی کا اور خیانت کا
ترا ادنیٰ کرشمہ ہے بدلنا یا مٹا دینا!
ہوا کی آگ کی مٹی کی اور پانی کی عادت کا
تری اُنگلی کا ہلکا سا اشارہ بھی سبب ہوگا
قمر کی شمس کی مرّیخ کی زُہرہ کی رجُعت کا
فرشتوں کو بھلا کس نے پڑھایا کوئی بتلا دے
سبق تہلیل کا تسبیح کا تکبیر و وحدت کا
وجودِ واجب وممکن میں کیوں کر رابطہ ہوتا
نہ ہوتا گر قدم مابین تیرا، تیری عترت کا
فرشتوں نے جو دیکھا خلق ہو کر جانے کیا سمجھے
کنارِ عرش پر جلوہ ترا اور تیری عترت کا
بتانا نام تیرا اور تیری پاک عترت کا
یہی بس امتحان تھا عالمِ کُن کی خلافت کا
اثر زائل ہو تیرا نام گر تیرا محب لے لے
زمیں پر آگ کی اور چرخ پر سورج کی حدّت کا
کہاں وہ مسندِ زرّینِ قیصر ظلم کا مبداء
کہاں بوسیدہ سا اک بوریا تیری عبادت کا

زہے قسمت گنہگارو اُٹھو جلدی چلو دیکھو
کُھلا دربارِ رحمت میں وہ دروازہ شفاعت کا
بنا ہادی وہ جس نے دہر کی گمراہ قوموں کو
دکھایا راستہ اک آن واحد میں ہدایت کا
وہ ساری خلق کو گھیرے ہوئے ہے چار جانب سے
نہیں ممکن نظر آجائے ساحل بحرِ رحمت کا
حجاب اُٹھا، ہے اذنِ عام، دیکھے جس کا جی چاہے
تماشا آج اپنی آنکھ سے صانع کی صنعت کا
پئے تعظیمِ ختم الانبیاء جھکنا ضروری ہے
کہیں سایہ پڑے ہم پر بھی کچھ اس کی کرامت کا
سلام اللہ کا بھی اور کُل مخلوقِ خالق کا
ترشح دائمی تجھ پر رہے داور کی رحمت کا
محبت کو تری خالق نے خود ایمان ٹھہرایا
ترے کینے کو بتلایا سبب کفر و ضلالت کا
قمر افلاک شمس و عرش و کرسی سب سمجھتے ہیں
ترے نعلین پا کے نقش کو آخر کرامت کا
ترا اجرِ رسالتؐ دل میں رکھنا حق نے ٹھہرایا
علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبّرؑ کی محبت کا
ادیؔم روسیہ کے قلب کو بھی پاک کر مولاؑ
تجھے وہ واسطہ دیتا ہے عترت کی طہارت کا

پیدا ہوئے جو مصطفیٰؐ

پیدا ہوئے جو مصطفیٰؐ کرنے دلوں کو مطمئن
چمکیں شعاعیں نور کی پھیل گیا فضا میں دن
مٹ گیا قحط کا وبال حل ہوئیں مشکلیں کٹھن
پڑھنے لگے ملائکہ اور تمام انس و جن
صلِّ علیٰ محمدٍؐ صلِّ علیٰ محمدٍؐ

خلق وہ دہر میں ہوا جو ہے حبیبِ کبریا
جس کا نہ مثل ہے نہ ہو اور کبھی ہوا نہ تھا
دستِ خدا کا شاہکار خلق میں آج آ گیا
دل سے کہے ہر اک بشر خواہ جواں ہو یا مُسِن
صلِّ علیٰ محمدٍؐ صلِّ علیٰ محمدٍؐ

جس کی ولا ہے عینِ دیں جس کی رضا رضائے حق
جس کی زباں لسانِ حق جس کی صدا صدائے حق
جان سکے نہ منزلت جس کی کوئی سوائے حق
نفسِ اللہ کے بغیر لیس لہٗ بعارفٍ
صلِّ علیٰ محمدٍؐ صلِّ علیٰ محمدٍؐ

پیدا ہوا وہ مجتبیٰ عرش ہے جس کے زیرِ پا
جس کو بنا کے آپ ہی کرتا ہے فخر کبریا
حمد سے ہیں ملی جلی جس کی صفاتِ عالیہ
اس کا ہر ایک مدح خواں مُشتَبِہٌ بحامدِ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

ابر کہ رعد و برق و باد شمس و قمر ہوں یا فلک
وحش و طیور و قُدسیاں جِنّ و بشر ہوں یا ملک
چاہتا ہو جو پہنچنا طاعتِ کبریا تلک
ایسے تمام طالبین کُلُّ لَہٗ بساجدِ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

حق کے نبیؐ کی منزلت کون بھلا بتا سکے
اس کی وہ مرتبت جہاں وہم وگماں نہ جا سکے
عقل کی کیا مجال ہے کُنہ کو اس کی پا سکے
وصف نہ اس کے گِن سکیں چاہیں جو سارے اِنس و جن
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

نورِ خدائے پاک پر کس کی نظر ٹھہر سکے
ساتھ رہے جو مدّتوں رُخ پہ نظر نہ کر سکے
بندے بنے ہزارہا عشق کا دم نہ بھر سکے
حق تو یہ ہے حقیقتاً لیس لہٗ بشاہدِ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

وہ ہے ولیٔ اولیاء اس کا جو بن گیا غلام
آتش و آب و باد و خاک اس کے مطیع ہیں تمام
اس کی نہ ہمسری کریں نجم و فلک ملک انام
دیتا رہے صلائے عام هَل لنَا مِن مُّبارزٍ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

احمدِ مجتبیٰ کی شان کون بھلا سمجھ سکے
جس کو تمام خلق سے خالقِ کون خود چُنے
جس کو طلب ہو چاہیے موت سے پہلے وہ مرے
سعی کرے کہ وہ بنے اَجهَدُ کُلِّ جَاهِدٍ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

ایسا کریم خلق کو جس نے کیا کرم کیا
اس کا غلام جو ہوا وہ بھی کریم بن گیا
اس کے جو تھے عدوئے جاں ان پہ بھی لطف ہی کیا
کیوں نہ کہوں پھر اس کو میں اَرحَمَ کُلِّ رَاحِمٍ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

عالمِ نور کی خبر اہلِ زمیں کو تھی کہاں
اس نے بتا دیا ہمیں عالمِ نور کا نشاں
چشمِ قلوب کھول دیں نورِ خفی کیا عیاں
اَب تو یہ حال ہوگیا آتی ہے مادّے سے گِھن
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

قولِ جنابِ کبریا اس کی ہر ایک بات ہے
ہیچ ہے اس کے سامنے قند ہے یا نبات ہے
جیسے خدا ہے بے نظیر ایسی ہی اس کی ذات ہے
عالمِ خلق و کون میں لَیسَ لَہٗ مُمَاثِلٍ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

اس کا عظیم خُلق تھا سب پہ تھا اس کا فیض عام
طفل و جوان اور ضعیف تھے جو حجاز کے تمام
جو بھی گیا حضور میں اس کا کیا ہے احترام
اس سے غرض نہ تھی اسے کتنا ہی ہو کسی کا سن
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

اس کے کرم کی بارشیں سارے جہاں پہ ہوگئیں
دل کی نجاستیں تمام اہلِ ولا کی دھوگئیں
تھے جو قلوب سنگ وخشت ان کو بھی کچھ بھگوگئیں
بٹ گیا ساری خلق پر حَبّۃ مِّن مَّکارمٍ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

پردۂ غیب میں چھپا روزِ ازل سے تھا جو نور
آج اسی کا دوستو خلق میں ہو گیا ظہور
بن گیا آمنہ کا گھر رشک فضائے کوہ طور
آ گیا تہنیت لئے عصبۃ من ملائکٍ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

آ گیا آج دہر میں حضرتِ آمنہ کا لعل!
جس نے دکھا دیا ہمیں شاہد غیب کا جمال
جس نے تمام خلق پر کھول دیا درِ وصال
شور ہے کائنات میں صلِ علیٰ محمدٍ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

آج ہے صحنِ آمنہ نورِ خدا سے ضوفشاں
بن گیا آج دہر میں خانہ برائے لامکاں
اس کا نشان آگیا جس کا نہیں کوئی نشاں
اشرقت الفضاءُ فی المشرقِ و المغاربِ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

خلق کو دو بشارتیں شیدا ہمارا آ گیا
عاصیوں کی نجات کا ہے جو سہارا آ گیا
برسیں گے جس پہ سنگ وخشت حق کا وہ پیارا آ گیا
اس کا شریک جو بنے کون ہے فی مصائبِ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

آ گیا آج آ گیا فارقلیط آ گیا!
بن کے کرم کا ابر جو سارے جہاں پہ چھا گیا
اس کے قدم جسے ملے وہ ہی خدا کو پا گیا
ہے وہی واسطہ بڑا اَوْصَلُ کُلِّ واصَلٍ
صلِّ علیٰ محمدٍ صلِّ علیٰ محمدٍ

آمنہؑ بی بی جی کا لعل آ گیا آج آ گیا
موہ لیے سبھوں کے من صاف دلوں کو بھا گیا
جس کی ہے دید دل نشیں وہ مہ جبین و مہ لقا
حُسن میں یوسفی جمال لَیْسَ لَہٗ بِشارِكٍ
صلِّ علیٰ محمدٍؐ صلِّ علیٰ محمدٍؐ

پیدا ہوا وہ شاہ دیں جو ہے خدا کا جانشیں
ساری فضائے دہر میں نور کی شمعیں جل اُٹھیں
جانیں تمام خلق کی اس پہ نثار ہو گئیں
اُٹھی ہے روح سے صدا کچھ نہیں اس کے پیار بن
صلِّ علیٰ محمدٍؐ صلِّ علیٰ محمدٍؐ

غرقِ سرور ہیں بشر وجد میں ہیں شجر حجر
مست ہیں سارے بحر و بر جھوم رہے ہیں برگ و بر
ناز کرے نہ کیوں ادیمؔ عُقدہ کشائے خلق پر
اَب نہیں خوف، آ پڑیں کیسی ہی مشکلیں کٹھن
صلِّ علیٰ محمدٍؐ صلِّ علیٰ محمدٍؐ

آ گیا شاہِ کائنات مظہرِ قدرتِ خدا
جا کے حضور میں ادیمؔ نذر میں دے سکے گا کیا
قلب ترا سیاہ ہے نفس نہیں ہے پارسا
اتنا ہے بس سکوں نہیں ملتا ہے اس کی یاد بِن
صلِّ علیٰ محمدٍؐ صلِّ علیٰ محمدٍؐ

کرلے یہ دل سے عرض تُو اُس کی ہی بارگاہ میں
کرتا ہوں روز و شب بسر گریہ و اشک و آہ میں
زیست ہے میری منحصر لطف کی اک نگاہ میں
رکھتا ہوں وِرد دم بدم صَلِّ علیٰ محمدٍؐ
صَلِّ علیٰ محمدٍؐ صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

تُو ہی تو دُور کرتا ہے قلب کی سب نجاستیں
خاکِ قدم سے مٹتی ہیں نفس کی سب خباثتیں
تیرے عباد کو ملیں نُور کی بھی ریاستیں
دہر میں سینکڑوں قلوب کردئے تو نے مطمئن
صَلِّ علیٰ محمدٍؐ صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

واسطہ اپنی آلؑ کا کر دے کرم کی اِک نظر
تزکیہ جوطلب کریں ان کے دلوں سے کھو دے شر
سب کے طفیل میں کریم لے لے ادیمؔ کی خبر
اب تو تڑپ رہا ہے وہ وِردِ زباں ہے رات دن
صَلِّ علیٰ محمدٍؐ صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

✲✲✲✲✲

السلام علیک یا حبیب اللہ

السلام علیک یا حبیب اللہ   السلام علیک یا رسول اللہ
السلام علیک یا نبی اللہ   السلام علیک یا ولی اللہ
السلام علیک اشرف الانبیاء   السلام علیک خاتم الانبیاء
السلام علیک سید الاولیاء   السلام علیک یا والی الاولیاء
السلام علیک یا حبیب اللہ   السلام علیک یا ولی اللہ
السلام علیک یا حبیب القلوب   السلام علیک یا طبیب القلوب
السلام علیک یا رفیق القلوب   السلام علیک یا شفیق القلوب
السلام علیک یا حبیب اللہ   السلام علیک یا ولی اللہ
آدمؑ و نوحؑ، شیثؑ اور الیاسؑ سب   اسمٰعیلؑ اور یعقوبؑ عبادِ رَب
موسیٰؑ، ہارونؑ، سلیمانؑ ہر روز و شب   تیری درگاہ میں کہتے ہیں با ادب
السلام علیک یا حبیب اللہ   السلام علیک یا ولی اللہ
یونسؑ و یحییٰؑ، داؤدؑ اور زکریاؑ   اور عزیرؑ، ارمیاؑ، آصفؑ برخیا
عیسیٰؑ لختِ دلِ مریمؑ پارسا   کہتے ہیں سب کے سب انبیا اوصیاء
السلام علیک یا حبیب اللہ   السلام علیک یا ولی اللہ
حق نے خلقت میں سے ایک تم کو چنا   ساری خلقت میں تم ہی ہوئے مجتبیٰ
رَبِّ اکبر نے تم کو کیا مصطفٰے   تم پہ صلوٰۃ کہتا ہے خود کبریا
السلام علیک یا حبیب اللہ   السلام علیک یا ولی اللہ
حق نے تم کو کہا ہے رسولِ کریمؐ   اور بالمومنین رؤف رحیم

تم کو مانا ہے والی خُلق عظیم
السلام علیک یا حبیب اللہ
حق نے بخشی ہیں تم کو خدائی صفات
توڑ کر تم نے پھینکے ہیں لات و منات
السلام علیک یا حیب اللہ
آپ ہی خلق میں ہیں خدا کے خلیل
آپکی ذاتِ والا ہے رَب کی سبیل
السلام علیک یا حبیب اللہ
ساری خلقت میں اعلیٰ تری شان ہے
ترا عشق ہی اصل ایمان ہے
السلام علیک یا حبیب اللہ
نُور تیرا شہ رگ سے بھی ہے قریب
ان پہ فرما کرم اے خدا کے حبیب
السلام علیک یا حبیب اللہ
ہوویں انکے دلوں کے مقاصد حصول
دین و دنیا میں ہوویں نہ یہ دل ملول
السلام علیک یا حبیب اللہ
قلب سے انکے کر دے خباثت کو دور
نہ شرمندہ ہوں یہ خدا کے حضور
السلام علیک یا حبیب اللہ

ذاتِ کامل تمہاری الف لام میم
السلام علیک یا ولی اللہ
علمِ کُل رحمتِ رَب تمہاری ہے ذات
تم ہوئے سیّد و سرورِ کائنات
السلام علیک یا ولی اللہ
آپ ہی مومنوں کے لئے ہیں دلیل
آپ کا ہر مخالف حقیر و ذلیل
السلام علیک یا ولی اللہ
ذاتِ عالی تری لطفِ رحمٰن ہے
تو بندوں پہ خالق کا احسان ہے
السلام علیک یا ولی اللہ
جتنے ہیں حاضریں سب پہ تو ہے رقیب
سب کو ہو تیرے روضے کی زیارت نصیب
السلام علیک یا ولی اللہ
حق کرے ان کی جائز دعائیں قبول
لطف کی رکھنا ان پر نظر یا رسولؐ
السلام علیک یا ولی اللہ
نیّتوں میں نہ آئے پھر ان کی فتور
حشر میں بھی میسر ہو ان کو سُرور
السلام علیک یا ولی اللہ

ہو صلوٰۃ و سلام سیّدِ ہاد پر
تیری گودی کے پروردہ داماد پر

تیری دختر پہ دختر کی اولاد پر
اور نواسوں کی اولاد امجاد پر

السلام علیک یا حبیب اللہ
السلام علیک یا ولی اللہ

السلام علیک سیّد الاولیاء
السلام علیک والی الاولیاء

السلام علیک یا ھادی الاولیاء
السلام علیک دائما صلوٰۃ اللہ

السلام علیک یا حبیب اللہ
السلام علیک یا ولی اللہ

✲✲✲✲✲

ہے عقل وفہم سے بالا

ہے عقل وفہم سے بالا کہیں رفعت محمدؐ کی
کہاں خلقت میں کوئی پاسکا عظمت محمدؐ کی
قلوبِ تیرہ وتاریک کو روشن بناتی ہے
خدائے لم یزل کا نُور ہے الفت محمدؐ کی
کرم ہے عام جیسے خلق پر خلاّقِ عالم کا
اسی کے مثل سب پر عام ہے رحمت محمدؐ کی
اسی کے فیض سے لطف وکرم نے زندگی پائی
مبارک برکتوں کو کرتی ہے برکت محمدؐ کی
عرب کے وحشیوں کو بھی جہانبانی سکھا ڈالی
فدا ہوں جان ودل اس پر یہ تھی حکمت محمدؐ کی
ازل سے جو نہیں بدلی ابد تک جو نہ بدلے گی
جو ہے اللہ کی فطرت وہی فطرت محمدؐ کی
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ سے یہ ظاہر ہے
صفاتِ اللہ کی مظہر ہے ہر خصلت محمدؐ کی
بھلائی کے لئے اُمّت کی کیسے ظلم سہ ڈالے
خدا کو کیوں بھلا پیاری نہ ہو اُمّت محمدؐ کی

جھپکنے سے پلک کے قبل جا کر لوٹ بھی آیا
زمیں سے عرش و کرسی تک یہ تھی سرعت محمدؐ کی

جو اس کی خصلتیں ہیں سب صفاتِ رَبِّ اکبر ہیں
خدا کی ہے وہی سنت جو ہے سنت محمدؐ کی

قسم محبوب کی بستی کی خود اللہ کھاتا ہے
فرشتوں کی قسم کی شان ہے عزت محمدؐ کی

شمیمِ خُلد بھی اس شخص کی نظروں سے گر جائے
اگر اک بار کوئی سونگھ لے نکہت محمدؐ کی

بندھا رہتا تھا پتھر پیٹ پر فاقوں پہ فاقے تھے
برائے اُمّتِ عاصی یہ تھی عسرت محمدؐ کی

دل و جاں اُس پہ صدقے ایک اُنگلی کے اشارے سے
کیا ہے چاند دو ٹکڑے یہ ہے قدرت محمدؐ کی

زمین و آسماں کا نور ہو کر حق رہا بے گھر
جو اس کے نور کا گھر ہے وہ ہے عترت محمدؐ کی

ادیؔم بے خبر کیوں مضطرب ہے، ایک لمحے میں
بدل دیتی ہے قسمت کا لکھا رحمت محمدؐ کی

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

ہو سلامِ تام رسولؐ پر

ہو سلامِ تام رسولؐ پر جو حبیبِ رَب علیٰ ہوا
نہ خدا، نہ اس کا شریک، پر نہ کبھی خدا سے جدا ہوا

ہے وہی مربیٔ جسم و جاں وہ تمام خلق کا باپ ہے
ہیں مثالِ طفل صغیر سب وہ کبیر خلقِ خدا ہوا

وہ احد کہ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ اسی بے مثال کی شان ہے
مگر ایک اس کا حبیب ہے جو مثیلِ شان خدا ہوا

چلو در پہ ساقی کے مے کشو کہ صفائے قلب نصیب ہو
کہو ساقیا ترا ہو بھلا تو ولیٔ مُلکِ بقا ہوا

ترے در پہ آئے ہیں بھک منگے انھیں رَب کے نام پہ جام دے
ہے تمام سائلوں کے لئے ترا در ہمیشہ کھلا ہوا

تو صلوٰۃ ہے تو سلام ہے تو ہی انبیاء کا امامؐ ہے
تو سجود ہے تو قیام ہے ترا نام نامِ خدا ہوا

تو عزیز ہے تو حکیم ہے تو کریم ہے تو رحیم ہے
تو ریاضِ حق کی شمیم ہے تو ہی دردِ دل کی دوا ہوا

تو سمیع ہے تو بصیر ہے تو ہی شانِ رَبِ قدیر ہے
تو لطیف ہے تو خبیر ہے تو سمّی رَبِّ علیٰ ہوا

تری شان مظہرِ ذاتِ حق تری خوبیاں ہیں صفاتِ حق
ترے قول ہیں کلماتِ حق ترا وصف وصفِ خدا ہوا
تو بشیر ہے تو نذیر ہے تو امیر ہے تو قدیر ہے
تو ہی نصر تو ہی نصیر ہے تو ہی رَب کی حمد وثنا ہوا
تو خلیل ہے تو جمیل ہے تو عقیل تو ہی سبیل ہے
تو مقیل تو ہی نبیل ہے تو دلیلِ ذاتِ خدا ہوا
تو قریب ہے تو بعید ہے تو ہی نورِ رَبّ مجید ہے
تو تمام خلق کے پاس ہے، نہ علیحدہ نہ ملا ہوا
تو مفید ہے تو شدید ہے تو معید تو ہی مبید ہے
تو سعید ہے تو حمید ہے تو ہی جنس تو ہی بہا ہوا
تو حبیب ہے تو طبیب ہے تو ہی عالَموں پہ رقیب ہے
تو حبیب تو ہی مجیب ہے تو ہی عہد تو ہی وفا ہوا
تو عطوف ہے تو رؤف ہے تو ہی صبر تو ہی صبور ہے
تو شکور تو ہی غفور ہے تو ہی عفو تو ہی رضا ہوا
تو رفیع ہے تو منیع ہے تو سریع ہے تو بدیع ہے
تو عطا ہے تو ہی شفیع ہے تو ہی جود تو ہی سخا ہوا
تو مکین تو ہی مکان ہے تو ولیٔ دورِ زمان ہے
تو مبین تو ہی بیان ہے ترا حکم عین قضا ہوا
کہے ''میرا'' وہ ترے ہاتھ کو کہے ''میں'' وہ تیری ہی ذات کو
جو ہے سب کا وہ تجھے ''میں'' کہے تو تُو ہی بتا کہ تو کیا ہوا؟

ہوا اُس کا تُو وہ ترا ہوا من و تو میں فرق نہ کچھ رہا
جو ہے اس کا سب وہ ترا ہوا تو ولیِ ارض و سما ہوا
ہو نگاہِ لطف ادیمؔ پر کہ ہے وقت آپ کا منتظر
ہُوا چاہتی ہے طلوع سحر یہ دیا ہے کب سے جلا ہوا

✲✲✲✲✲

رضائے الٰہی رضائے محمدؐ

رضائے الٰہی رضائے محمدؐ
ہے ایمان کی جاں ولائے محمدؐ
وہ عشقِ الٰہی کی پہلی نظر ہے
نہ کیونکر دلوں میں سمائے محمدؐ
وہ بولے تو ربِّ عُلیٰ بولتا ہے
خدا کی صدا ہے صدائے محمدؐ
ہے جنت میں حوروں کی آنکھوں کا سُرمہ
جو دنیا میں ہے خاک پائے محمدؐ
تمام انبیاء و رُسل میں سے ہر اک
دل و جان سے ہے فدائے محمدؐ
اُتارا اُسے اپنی رحمت بنا کر
کہ اُجڑے دلوں کو بسائے محمدؐ
خدا نے یہ چاہا کہ اوصاف اس کے
خلائق کو اس کی دکھائے محمدؐ
جہالت ہے چھائی ہوئی سب جہاں پر
سبق معرفت کا پڑھائے محمدؐ

بداخلاق ہیں سارے عالم کے بندے
اُنھیں خُلق اپنے سکھائے محمدؐ

منزّہ تھا رویت سے اس نے جو چاہا
کہ ہم کو وہ صورت دکھائے محمدؐ

کہیں جب ٹھکانا نہ پایا تو چاہا
ہمارے لئے گھر بنائے محمدؐ

عجب ہے ہزاروں حجابوں میں صورت
چھپائے خدا اور دکھائے محمدؐ

خدا کو ہو جب سارے عالم سے پیارا
نہ کیونکر رسولوں کو بھائے محمدؐ

نگاہیں ملائک کی خیرہ ہوئی ہیں
فلک پر جو پھیلی ضیائے محمدؐ

گئے عرش پر تو فرشتے پُکارے
وہ آئے محمدؐ وہ آئے محمدؐ

نبوّت ہوئی ختم فرمانِ رَب سے
ولایت کی بستی بسائے محمدؐ

فرشتے تصدق خدا اس پہ شیدا
ہر اک طالبِ حق فدائے محمدؐ

محمدؐ کا لشکر ہے لشکر خدا کا
خدائی کا پرچم لوائے محمدؐ

تماشا تو دیکھو کہ نوری غذائیں
پکائے خدا اور کھائے محمدؐ
ادیبِؔ حزیں جلد سجدے میں گر جا
خدا کی نشانی وہ لائے محمدؐ

✲✲✲✲✲

خالقِ اکبر نے

خالقِ اکبر نے کیا احسان ہم پر کر دیا
اپنے محبوبِ ازل ہی کو پیمبرؐ کر دیا
عالمِ علمِ لدُنی واقفِ اسرارِ غیب
خلق کی تعلیم پر اس کو مقرر کر دیا
تھیں گھٹائیں شرک کی چھائی فضا تاریک تھی
بعثتِ احمدؐ نے کُل عالم منوّر کر دیا
اس کی زلفِ عنبریں کی بُو جو پھیلی ہر طرف
کُل فضائے دہر کو اس نے معطر کر دیا
وہ لسانِ خالقِ ارض و سما جس نے بلند
ہر گلی میں نعرۂ اللہ اکبر کر دیا
ذی کرم ایسا جسے چاہے کرم ہی بخش دے
اک نظر سے جس نے ہر بدتر کو بہتر کر دیا
وہ مقلّب جس نے ہر اک ذرۂ ناچیز کو
اِک نگاہ فیض سے شمسِ منوّر کر دیا
ڈال دی جن پر ردا وہ بھی مُطَہّر بن گئے
اپنے خوں سے نفسِ خلقت کو مُطہّر کر دیا

رفعتِ شانِ محمدؐ کیا سمجھ سکتے ہیں وہ
جن کو گمراہی نے چوپایوں سے بدتر کر دیا

بنتا ہے وہ بھی مسلماں جس نے اپنے زُعم میں
خالقِ انساں کو انساں کے برابر کر دیا

آدمی کے ذہن کی مخلوق ہے تو وہ خدا
اِک صنم ہے ذہن نے جس کو مصوّر کر دیا

مشرکوں نے بت بنائے خشت و سنگ و چوب سے
یاں تصور کو مسلمانوں نے داور کر دیا

ہے خدائے آلِ احمدؐ تو منزّہ از صفات
حیدؑر و صفدؑر نے واضح اس کو یکسر کر دیا

وصفِ عبدِ تام کہلاتے ہیں خالق کے صفات
جاہلوں نے ان کو ہی اوصافِ داور کر دیا

مظہرِ اوصافِ خالق ہے وہی عبدِ کریم
خلق پر قربان جس نے اپنا گھر بھر کر دیا

وہ محمد مصطفٰیؐ جس نے سب اولاد سے
عہد لیکر فدیۂ اُمّت مقرر کر دیا

وہ نبیؐ ذوالکرم خود رحمتِ باری ہوا
حق نے جس بندے کو کُل خلقت کا سرور کر دیا

مصدرِ اسلام و ایماں مالکِ مُلکِ بقا
جس کے منہ میں دی زباں جنت کا سرور کر دیا

مالِ دنیا گھر نہ رکھا پر دکھا دی مقدرت
ناکس و مفلس کو دارا و سکندر کر دیا
اک نواسے ہی کو دیکھو کام کیسا کر گیا
اُمّتِ عاصی کی خاطر گھر برابر کر دیا
بھانجے، بیٹے، بھتیجے، بھائی، کمسن اور مسن
یاور و ناصر دیئے قربان پھر سَر کر دیا
اس صبی کی منزلت کو کون سمجھے گا ادیمؔ
جس کو خالق نے ولی اپنا مقرر کر دیا

✵ ✵ ✵ ✵ ✵

السّلام اے شہ کونین

السّلام اے شہ کونین رسولؐ عادل ① اسمیں کیا شک ہے کہ اللہ سے تو ہے واصل
تُو ہی خود عقلِ مجسّم ہے، تو ہی ہے عاقل جُز اللہ کوئی نہیں کام میں تیرے شامل
تو محمدؐ بھی ہے محمود کا مظہر تو ہے
ساری مخلوق پہ اللہ کا سَرور تو ہے

تیرے بندے ہیں سبھی جو ہیں خدا کے بندے ② عبد تیرے سبھی تسلیم و رضا کے بندے
تیرے دُشمن ہیں فقط حرص وہویٰ کے بندے پر جو مشتاق ہیں خالق کی رضا کے
وہ ہمیشہ تری دہلیز پہ سر رکھتے ہیں
یاد میں تیری سدا چشم کو تر رکھتے ہیں

ہے تری زُلف میں واللّیل کی تفسیر شہا ③ اور والشّمس کی تصویر ہے چہرہ تیرا
تُو ہی یٰسین ہے تُو ہی ہے مزمّل بخدا تو کہ عالم کی طہارت کے لئے خلق ہوا
تیرے قدموں پہ فدا عالمِ امکاں ہو جائے
خاکِ پا تیری جو چومے وہ سلیماںؑ ہو جائے

تو ہے محبوبِ خدا خالقِ اکبر کی قسم ④ ہے تو ہی خلق میں مرغوب خدائے عالم
کُل جہانوں کے اگر شمس بھی ہو جائیں بہم تیرے چہرے کی ضیا سے وہ پڑینگے مدّھم
تجھ سے روشن ہے جہاں نُورِ حقیقت تُو ہے
نُورِ معبود کے پانے کی شریعت تُو ہے

حق کے بندوں کیلئے ہے تو ہی خالق کی سبیل ۵ ذاتِ واجب کیلئے سب سے بڑی ایک دلیل
فلسفی سامنے آئیں تو چلے قال نہ قیل دیکھ لیں تجھ کو تو خاموش ہو شمع تاویل

فلسفے نے تو قیاسوں کی جلائی ہے آگ
اسطرح خلق کے نفسوں میں لگائی ہے آگ

ظنِّ موہوم کہاں، عقل کی تعبیر کہاں؟ ۶ شعلۂ نار کہاں، نور کی تنویر کہاں؟
قولِ انساں کہاں، معبود کی تقریر کہاں؟ خاک کے بُت کہاں اللہ کی تصویر کہاں؟

گوئے اِطفال ہے کیا چرخ مدوّر کیلئے
کِرمِ شبِ تاب ہے کیا شمس منوّر کیلئے

تو ہے خالق کی قسم عرشِ الٰہی کا مکیں ۷ تو ہی لاریب ہے انگشترِ قدرت کا نگیں
عرش سے فرش تلک سب ہے ترے زیرِ نگیں ہے تُو ہی باعثِ ایجادِ سمٰوات و زمیں

آنکھ سے تیری اگر ایک اشارا ہو جائے
اِک نیا عالم امکان دوبارا ہو جائے

آپ فرماتا ہے قرآن میں رَبِّ اِکبر ۸ خود ہی قرآن میں دیکھے وہ جو شک لائے بشر
آخری جز تو یہ کر دیتا ہے ظاہر یکسر برکت والا ہے وہ خلق کا جو ہے مصدر

جس نے برجوں سے یہ افلاک کو شوکت دی ہے
شمس سے روشنی اور چاند سے زینت دی ہے

پھر کہا عبد وہ رحمٰن کے سب ایسے ہیں ۹ صفحۂ ارض پہ نرمی سے قدم دھرتے ہیں
گفتگو کیسی بھی جُہال کیا کرتے ہیں بات وہ ان سے سلامت کی سدا کرتے ہیں

اور اوصاف بھی کچھ ان کیلئے ہیں ظاہر
بعدہٗ کہتا ہے ان کیلئے سب سے آخر

عرض وہ بندے یہ کرتے ہیں کہ اے رَبّ ِہدیٰ ⑩ جنتی اولاد کہ ازواج ہمیں دے مولا
خنکیٔ چشم ہمیں ان سے ہمیشہ ہو عطا اور ہمارے دلِ مضطر کو یہ ٹھنڈک پہنچا
متّقی بندے ترے جب بھی ہوں جتنے ہوں تمام
ان سبھوں کے لئے تو ہم کو بنا دینا امام

اَب ذرا غور کرو کون ہیں ایسے بندے ⑪ پیشوا متّقیوں کے جو زمانے میں ہوئے
جبکہ قرآن میں خلاّقِ جہاں خود یہ کہے عرش و افلاک و زمیں خلق ہوئے ان کیلئے
جو نہ مانے اِسے کافر ہُوا مردود ہُوا
مستحقِ غضب و لعنتِ معبود ہوا

اس کی تفسیر پہ لولاک لما شاہد ہے ⑫ عبدِ کامل ہے نبی رَبّ ِعُلیٰ شاہد ہے
حُسن اعمال پہ خالق کی رضا شاہد ہے خلق مشہود وہ مشہودِ خدا شاہد ہے
ہاتھ اس کا نہیں وہ ہاتھ ہی اللہ کا ہے
اس سے جو کام لے وہ کام بھی اللہ کا ہے

سنگریزے جو حُنین اور اُحد میں پھینکے ⑬ جس سے کفار کے لشکر سے سبھی بھاگ گئے
دیکھو کس طرح بیاں کرتا ہے اللہ اسے تو نے پھینکے نہیں اللہ نے وہ پھینکے تھے!
واقعہ بیعتِ رضواں کا یہی کہتا ہے
ہاتھ تیرا نہ تھا میرا تھا یہی کہتا ہے

تیرے قربان میں اے طاہر و اطہر مولاؑ ⑭ میرے آقا مرے سیّد مرے سرور مولاؑ
مالکِ مُلکِ خدا خلق کے رہبر مولاؑ تجھ پہ صدقے مرے اللہ کے مظہر مولاؑ
تو نے میرے لئے کیا درد سہے دکھ پائے
خشک کانٹوں پہ چلا جسم پہ پتّھر کھائے

تیرا مقصد تو تھا تزکیۂ نفسِ مخلوق ⑮ تا کہ رازق سے ملیں خلق کے سارے مرزوق
گو کہ اسلام میں داخل ہوئے سب جوق بجوق پر نہ سمجھا کوئی کیا خلق پہ ہیں تیرے حقوق

تو نے خلقت پہ کشادہ درِ ایمان کیا
پر مسلمانوں نے اس کا نہ کبھی دھیان کیا

کس طرح تجھ کو سمجھتے کہ نہ رکھتے تھے عقل ⑯ عقل دیتا تھا انہیں تو وہ نہ لیتے تھے عقل
وہ تو سمجھے نہ جدا زینتِ دنیا سے عقل کرتے قرآں میں تدبّر تو بھی پا لیتے عقل

ہائے افسوس نہ مقصد ترا سمجھے وہ لوگ
عقل یا نور کے لینے کو نہ تڑپے وہ لوگ

کون سمجھے کہ وہ کیا کہتے تھے کیوں آئے تھے ⑰ کونسا نور وہ خلقت کے لئے لائے تھے
کونسے طور طریقے ہمیں سکھلائے تھے کام کس واسطے یہ سب ہمیں بتلائے تھے

ہو نظر ڈالنی گر نائبِ یزدانی پر
غور ہم پہلے کریں فطرتِ انسانی پر

سینکڑوں عشق و محبّت کے ہیں قصے مشہور ⑱ جتنے عُشّاق کا قصوں میں ہوا ہے مذکور
دیکھتے ہی وہ محبّت سے ہوئے تھے مخمور نفس کو انکے نہ اس بات کا مطلق تھا شعور

راہ میں آگے بلاؤں کے پہاڑ آتے ہیں
اور پھر آگ کے دریا میں پگھل جاتے ہیں

ان کو ہوتا جو شعور اور سمجھتے یہ بات ⑲ جذب ہوتے نہ کبھی بیچ میں کہتے ہیہات
کیوں پڑے ایسی ہلاکت میں جہاں تھے آفات باز آجاتے محبّت سے نہ کھوتے اوقات

جو کشش کا تھا اثر راستے میں کھو دیتے
نقش جو دل پہ بنا تھا وہ وہیں دھو دیتے

لیکن اِک بار اگر نقش کوئی بیٹھ گیا ⑳ تیر اس درد کا دل تا بہ جگر بیٹھ گیا
پھر تو دل پھینک کے شمشیر سِپَر بیٹھ گیا بھول کر سارے لڑائی کے ہُنر بیٹھ گیا
جب تڑپ ہو چکی پیدا تو مٹے گی کیونکر
اَب تو محبوب ملے بھاڑ میں جائے گھر دَر

آئے احمدؒ اسی جذبہ کو جتانے کے لئے (۲۱) کوئی ہو خلق کی بھی چاہ نبھانے کے لئے
وصف معشوقِ حقیقی کا بتانے کے لئے عاشقِ رَبِّ عُلیٰ سب کو بنانے کے لئے
مقصدِ زندگی انساں کا یہی تنہا ہے
کہ اسے عاشقِ رَبِ دوسرا بننا ہے

جانتے تھے کہ یہ نادیدہ پہ مرتا ہی نہیں (۲۲) اس سے ملنے کی کبھی فکر یہ کرتا ہی نہیں
اس کی دہلیز پہ سر یہ کبھی دھرتا ہی نہیں جب تلک دیکھ نہ لے سعی یہ کرتا ہی نہیں
یہ کسی شاہدِ ذہنی پہ نہیں مرتا ہے
وصل کی اُس سے کبھی فکر نہیں کرتا ہے

اَب یہ سوچا کہ نکالو کوئی ایسی تدبیر (۲۳) باندھنے کے لئے ہو اسکے سنہری زنجیر
راستہ ایسا نکالو کہ جو یہ بالتحریر دیکھ لے آئینۂ قلب میں اس کی تصویر
پھر تو یہ آپ ہی جان اسکے لیے کھوئے گا
رات دِن اس سے ہی ملنے کیلئے روئے گا

اَب یہ تجویز کیا سب کو نہ بتلاؤ یہ بات (۲۴) کہ تمہیں آئیں گی پیش اسمیں ہزاروں آفات
کسطرح ہوگی تڑپ روؤگے کیسے دن رات اصل کچھ اور ہو ظاہر کرو کچھ اور ہی بات
کسی تکلیف کو پہلے سے اگر جان لے یہ
پھر یہ ممکن ہی نہیں بات کوئی مان لے یہ

جانتے تھے یہ بلانے سے نہیں آتا ہے ۲۵ خود اسی کو نہ طلب ہو تو نہیں جاتا ہے
خوشنما باتوں سے یا تو یہ بہل جاتا ہے یا یہ ہمدردی میں بیکس کی طرف آتا ہے
مال کی چاہ ہے یہ اس کے لئے مرتا ہے
عزّت و نام کو شہرت کو طلب کرتا ہے

فخر کرتے تھے عرب اپنی فصاحت پہ بہت ۲۶ ناز اُن لوگوں کو تھا اپنی بلاغت پہ بہت
جاں فدا کرتے تھے شعروں کی سماعت پہ بہت اور قربان تھے وہ نام کی چاہت پہ بہت
اس لئے عرش سے منگوا لیا کچھ ایسا کلام
جسکے کانوں میں پڑا ہو گیا دل اس کا رام

پہلے جتنے بھی نبی دنیا میں ہوتے آئے ۲۷ یا تو اُمید دلائی یا ڈراتے آئے
جانبِ حُبِّ خدا سب کو بُلاتے آئے راستے دل کی طہارت کے بتاتے آئے
ہے مسلماں وہی ان سب کو جو تصدیق کرے
انمیں ہرگز نہ کسی طرح کی تفریق کرے

بس اسی طرح سے مولا بھی ڈراتے رہتے ۲۸ تھے کبھی ذکر جہنم کا سُناتے رہتے
اور کبھی منظرِ فردوس دکھاتے رہتے نیک اعمال پہ اُمید دلاتے رہتے
کبھی اخلاقِ کریمانہ سے گرویدہ کیا
قولِ شیریں سے کبھی ہاتھ میں دل انکا لیا

غیب کی جتنی ہیں باتیں وہ سناتے سب کو ۲۹ حسّی تمثیل سے احساس دلاتے سب کو
شوق کی آنچ سے پھر جوش میں لاتے سب کو کبھی عصیاں پہ جہنم سے ڈراتے سب کو
کھول دی سب کیلئے ایک شریعت آخر
جس پہ چلنے سے کُھلے اصل حقیقت آخر

جب تلک غیب کی دیکھے نہ حقیقت کو بشر (۳۰) آئے گا کیسے یقیں قلب رہے گا مضطر
کیسے نکلے گا نجاست سے وہ شک کی باہر ہاں یقیں آئے تو عاشق وہ بنے گا یکسر
اور گر عشق نہ ہو، دیں سے نکل جائے گا
جائے گا بھی تو جدہر اہلِ دَوَل جائے گا

نفسِ انسان تو دنیا کو طلب کرتا ہے (۳۱) مال اور عزّتِ دنیا پہ سدا مرتا ہے
ویسے اللہ سے، دوزخ سے نہیں ڈرتا ہے لیکن حُکّام کے قدموں پہ یہ سر رکھتا ہے
پس کہا سب سے کہ اللہ کو گر مانو گے
سلطنت قیصر و کسریٰ کی بھی تم پالو گے

بس اسی واسطے بنیادِ حکومت ڈالی (۳۲) تا کہ دنیا کے لئے ہیں جو محبِ غالی
انکی آنکھیں ہوں اسی نشے سے کچھ متوالی بت پرستی سے نکل جائیں یہ سب ضلاّلی
اسی مقصد سے بنائی گئی فوجی تنظیم
اور آدابِ حکومت کیے اُن کو تعلیم

دن میں ہوں پانچ دفعہ ایک جگہ سب حاضر (۳۳) ایک آواز پہ تیار ہوں اس کی خاطر
ایک آواز پہ صف باندھنے کے ہوں ماہر کوئی بد نظمی نہ ہو وقت پہ ان سے ظاہر
عملی طور سے پھر جنگ کی دیدی تعلیم
بسکہ قائم ہوئی ہر ملک سے بہتر تنظیم

سنئے اَب ساری زمیں کارگہِ قدرت ہے (۳۴) آلہء کار ہے انسان یہی حکمت ہے
خلق نے مفت خریدی ہوئی اِک لعنت ہے بعض نے بعض کے سر ڈالی ہوئی ذلّت ہے
صاحبِ دولت و ثروت تو ہیں عزّت والے
اور جو باقی رہے، سارے وہ ذلّت والے

مقدرت والے جو ہیں اہل، وہ کرتے ہیں کام ﴿۳۵﴾ اور مخلوق میں ہوتا ہے بلند ان کا نام
جو نہیں اہل وہ رہتے ہیں ہمیشہ ناکام پست افراد کو ملتا نہیں عزّت کا مقام
اپنے نفسوں کو سمجھتی ہے ذلیل ان کی نظر
رہتے ہیں خلق میں وہ عضوِ معطّل بن کر

پست لوگوں کو مساوی جو بڑوں کے کر دیں ﴿۳۶﴾ جوش ہمّت کو دیں اور حوصلہ دل میں بھر دیں
سطحِ عالی پہ جگہ ان کو اُٹھا کر کر دیں دیکھو پھر ہوتی ہیں کیا انکے عمل کی فردیں
تربیت سے تو بہت اہل نکل آتے ہیں
دین و دُنیا کے بڑے کام سنبھل جاتے ہیں

ابر ذلت کا تھا لوگوں کے سروں پر چھایا ﴿۳۷﴾ بادشاہوں نے غلام ان کو بنا رکھا تھا
پھر غلامی میں کہاں نفس ترقی کرتا اِس لئے لازمی تھا سب کو مساوی کرنا
تا کہ احساسِ خودی خلق میں پیدا ہو جائے
ہو جو خواہش تو چُھپا نور ہویدا ہو جائے

چاہتے تھے یہ نبیؐ سب پہ کرم ہو جائے ﴿۳۸﴾ ساری دنیا میں مساوات علَم ہو جائے
اہلِ ثروت کا شکستہ جو صنم ہو جائے خلق کو چین ملے دُور اَلَم ہو جائے
سب برابر ہوں ہر اک شخص کی ہمّت بڑھ جائے
کام مل جل کے کریں خلق کی شوکت بڑھ جائے

پس مساوات مسلمانوں میں قائم کر دی ﴿۳۹﴾ پست اقوام کے ہمّت بھی دلوں میں بھر دی
عزّتِ نفس کے ملتے ہی ملی پامردی پھر لگے جھیلنے موسم کی وہ گرمی سردی
اَب حکومت بھی ضروری تھا کہ قائم کر دیں
اور مساوات کو دنیا کے دلوں میں بھر دیں

اس لئے ایک حکومت کی بھی ڈالی بنیاد (۴۰) ساری دنیا سے جدا جسمیں ہر اک تھا آزاد
تھی مساوات وہ ایسی کہ ہر اک تھا دلشاد اور غلامی نظر آنے لگی بالکل برباد
مفلسی اور امارت میں نہ کچھ فرق رہا
راعی میں اور رعیّت میں نہ کچھ فرق رہا

اَب ذرا غور کرو کیسی مصیبت ہے یہ (۴۱) آدمی چین جو پاتا ہے تو عادت ہے یہ
جوشِ جذبات بڑھے نفس کی فطرت ہے یہ تزکیہ ہو نہ سکے کس قدر آفت ہے یہ
یا تو دنیا کو مساوات پر عامل کر دیں
یا اُنھیں تزکیۂ نفس پہ مائل کر دیں

کیسی مشکل تھی بتاؤ کہ نبیؐ کیا کرتے (۴۲) کِسکو وہ چھوڑتے اور کِسکو وہ پورا کرتے
اِک حکومت سے تو دو کام نہیں ہو سکتے پر میں قربان کہ کسطرح سے دو کام لیے
اپنی اُمّت کو یہ تجویز کیا، دو۲ کر دوں
ایک کو نور ملے ایک کو مال و زَر دوں

جانتے تھے کہ عرب میں ہیں بہت کم ایسے (۴۳) جنکو خواہش ہو کہ رحمت کا اُنھیں نور ملے
کچھ تو ہڑ بونگ میں اسلام میں داخل تھے ہوئے اور حقیقت کو سمجھ لینے کے بھی اہل نہ تھے
مال کی چاہ میں آئے تھے بہت ایسے تھے
انکو خواہش تھی کہ اسلام سے کچھ عیش ملے

اور بعضوں کو امارت کی محبّت بھی تھی (۴۴) چاہ تھی نام کی اور خواہشِ شہرت بھی تھی
اپنے ماحول میں تنظیم کی قوّت بھی تھی فتح امصار کریں دل میں یہ چاہت بھی تھی
ایسے ہی لوگ حکومت کیلئے موزوں تھے
شہرت و مال پہ جن لوگوں کے دل مفتوں تھے

جن کے افکار پہ چھایا تھا حکومت کا خمار ۴۵ ان کو کچھ اور نہ تھا اس کے علاوہ درکار
ایسے ہی لوگ بنے اس کیلئے آلہء کار کہ کریں جوش کے عالم میں فتوحِ امصار
اِن سے رشتے کئے اسطرح سے عزّت بخشی
ولولہ دینے کو لشکر کی امارت بخشی

اپنی عترت کو دیا صرف ہدایت کا کام ۴۶ تا کہ دل انکے رہیں غرق اسی غم میں مدام
کہ سدھر جائے کسی بندۂ اللہ کا کام نیک ہو جائے کسی عبدِ خدا کا انجام
سوچا اس واسطے تنظیم کو تقسیم کرو
راز سب سے رکھیں عترت کو یہ تعلیم کرو

حق کی جانب یہ جماعت ہو بلانے والی ۴۷ دوسری لُطف ہو دنیا کا اُٹھانے والی
یہ ہو اپنے ہی کو مظلوم بنانے والی دوسری مال سے دنیا کو لُبھانے والی
ایک تو راستہ ایماں کا دکھائے سب کو
دوسری ظاہری اسلام میں لائے سب کو

اَب یہ ممکن ہے کہ یہ وہم بھی کر بیٹھے کوئی ۴۸ وہ سمجھ لے کہ یہ اِک بات ہے بچّوں کی سی
کیوں نہ سب ہی کو رہِ راست دکھاتے تھے نبیؐ انکو تو اِس سے بھی مقصود ہدایت ہی تھی
ساری دنیا کو تھا پستی سے اُٹھانا مقصود
اور غلامی کے نشانوں کا مٹانا مقصود

دوسرا امر یہ تھا جائے گا جو لڑنے کو ۴۹ اور خواہش بھی کرے فدیہ رہِ حق کا ہو
تزکیۂ اس کا کریں کھینچ لیں فوراً اس کو وصل اللہ سے ہو جائے تو جنّت میں ہو وہ
کیسے ممکن ہے کوئی جان لے انکی حکمت!
کیاہے ذہنِ بشری، اسمیں کہاں یہ قدرت!

اُنکے اِک کام کی حکمت جو کرے کوئی بیاں ۵۰ بولتے بولتے تھک جائے ہو مفلوج زباں
چاہے لکھنا کوئی تو ہاتھ ہو ایسا بے جاں اُنکی حکمت کے عوض عجز کرے اپنا عیاں
عقل و حکمت کا سکون و حرکت میں سنگم
سوچ کر دیکھیں تو مبہوت ہوں اہلِ عالم

فخر انساب پہ کرنا تھا عرب کا دستور ۵۱ قوم پر اور قبیلے پہ بہت تھے مغرور
اس لئے پست قبیلوں کو ملاتے تھے حضور تاکہ ہو فخرِ نسب کا بھی صنم چکنا چور
فخر لسّانی و قرأت کا بھی ایسے توڑا
کہ اذاں کہنے کو اِک شخص حبش کا رکھا

پھر یہ تجویز کہ پہلے تو مساوات بڑھے ۵۲ کوئی اِنساں کسی انساں کی پرستش نہ کرے
پستیٔ ذہن کو اک طاقتِ پرواز ملے اور آزاد خیالی کے لئے راہ کُھلے
پھر مساوات بھی اس طرح سے انکی توڑیں
کہ تڑپ دے کے اُنھیں حق کی طرف رخ موڑیں

ایک شخص ایسے قبیلے کا ملانا ٹھہرا ۵۳ جو قبیلہ کہ بہت مال کا ہو دلدادہ
اور وہ شخص طبیعت کا ہو کمزور بڑا طاق پر اہلِ قبیلہ اسے رکھیں بٹھلا
خلق پر ظلم کریں اور مساوات گھٹے
مضطرب ساری رعایا ہو تڑپ دل میں بڑھے

اس لئے آپ کی تھیں دو جو ربیبہ دختر ۵۴ اسکو دونوں ہی وہ دے ڈالیں یکے بعد دِگر
اس طرح اپنا بنا ڈالا مقرب یکسر تاکہ اسلام میں اُسپر بھی پڑے سب کی نظر
اُس کو مل جائے حکومت تو قبیلہ سب کو
لُوٹ لے، جان بھی لے، وعدۂ حق پورا ہو

ظلم ہوں اور تڑپ دل میں ہو ہر روز سوا ۵۵ اور معلوم مساوات کی ہو قدر ذرا
پھر تو ہو جائینگے سب حق کی طلب پر شیدا اہلِ حق کی بھی طرف لپکے گا پھر دل سب کا
جب طلب ہو تو ہدایت کو کھڑے ہم ہو جائیں
ہے جو حق طرزِ حکومت اسے سبکو دکھلائیں

کس کی طاقت ہے کہ جو راز تھے اسمیں پنہاں ۵۶ سب کا اظہار کرے کھول سکے رازِ نہاں
چند ان میں سے مگر کرتا ہوں اسوقت بیاں تا کہ عظمت ہو پیمبرؐ کی زمانے پہ عیاں
سُن کے رازوں کو تڑپ قلب میں پیدا ہو جائے
در جو باطن کے کھلیں حق پہ وہ شیدا ہو جائے

پست ذہنی کا تھا دنیا سے مٹانا مقصود ۵۷ اور اسلامی حکومت کا بڑھانا مقصود
اسمیں غیروں ہی کو تھا کام میں لانا مقصود فتح ہوں ملک بڑے پھر تھا دکھانا مقصود
کونسی تھی وہ حکومت جو مساوات کی تھی
سب کو جو بانیٔ اسلام نے سکھلائی تھی

ختم یوں کرتے ہیں ہم خلق پہ حجت دیکھو! ۵۸ اَب امیری میں فقیری کی حکومت دیکھو!
راعی کی کیسی رعایا پہ ہے شفقت دیکھو! بادشاہی میں کہاں جبر و رعونت؟ دیکھو!
دین کی اصلی حقیقت ہمیں دکھلانی ہے
فقر کا یہ ہی تو اک طرزِ جہانبانی ہے

نانِ جو کھاتے ہیں گو خلق کے ہیں شاہنشاہ ۵۹ اور پیوند لگے کپڑے ہیں پہنے مولا
اصل میں یہ ہے حقیقت کی مساوات کی راہ واہ کیا کام کیا خلق میں سبحان اللہ!
سبکو اے پیارے نبیؐ راہ دکھائی تم نے
راستی کس طرح، کیا خوب سکھائی تم نے

دوسرا امر یہ تھا دنیا کا یہی ہے دستور ۶۰ لوگ پہچانتے ہیں حاکم اعلیٰ کو ضرور
اور تواریخ میں ہوتا ہے جو اُن کا مذکور بعد والوں کو اسی سے ہوا کرتا ہے شعور
روشناس آلِ نبیؑ کو تھا کرانا مقصود
اہلِ حق کون ہیں، تھا اس کا دکھانا مقصود

تیسرا امر، جنھیں مال بھی مل جائیں خوب ۶۱ انکی غفلت بڑھے جذبات بھی بڑھ جائیں خوب
نفس میں خُبث بڑھے ظلم و ستم ڈھائیں خوب اور شیطان کے کہنے میں سب آجائیں خوب
پاک ہو نسل نہ ان کی یہ دکھانا تھا ضرور
ایسے لوگوں کو پھر عالم سے مٹانا تھا ضرور

جب یہ سب ہو چکے تحریر یہ تقدیر کریں ۶۲ ایسے لوگوں کی حکومت ہو یہ تدبیر کریں
ساری مخلوق سے خالق کی جو تزویر کریں کِذب کو عام کریں صِدق کی تحقیر کریں
جور ایسے ہوں کہ ہر دل میں تڑپ پیدا ہو
ہو جسے حق کی طلب صدق پہ وہ شیدا ہو

خلق کی اس سے تھی مولاؑ کو ہدایت منظور ۶۳ تھا اسی واسطے اک وعدۂ خالق مستور
ایسے لوگوں کی حکومت کے ہوں کُل الف شہور دَور میں انکے تہ و بالا ہوں نزدیک و دُور
ظلم اتنے ہوں کہ ہر شخص کا دل ہل جائے
نُورِ حق قلب کو مخلوق کے یوں مل جائے

ایسی صورت کوئی پہلے تو نکالی جائے ۶۴ دلِ مخلوق میں حق والوں کی اُلفت آئے
بعدہٗ آلِ نبیؑ دَرد سہے دکھ پائے جس سے احباب کا ہر ریشہء دل بل کھائے
دشمن آلِ نبیؑ ان پہ اگر ظلم کریں
چاہنے والے سدا رَنج و اَلم میں تڑپیں

روز وشب ہوں جو کسی شخص کے لب پر نالے ﴿۶۵﴾ ظلم اس درجہ ہو پڑ جائیں جگر میں چھالے
اور پڑ جائیں اسے جان کی اپنی لالے ایسا جو شخص بھی ہو نُورِ حقیقت پالے
اس کا دل پھر نہ کسی غیر کا بیگانہ ہو
شمع نُورِ نبوی کے لئے پروانہ ہو

پھر وہ سامان کریں خلق کے تزکئے کا ﴿۶۶﴾ اور پیدا کریں اپنے لیے اِک ایسی بلا
انتہا جس کی نہ ہو، وہم وگماں سے ہو سوا مِثل جس کا کبھی دُنیا نے نہ دیکھا نہ سنا
اس مصیبت کے پہاڑوں کو وہ سر پر لے لیں
حشر تک دَرد کا سامان مہیّا کر دیں

جو بھی سُن پائے تڑپ قلب میں پیدا ہو جائے ﴿۶۷﴾ کیفِ دَرد و اَلم و رَنج مہیّا ہو جائے
چین ناپید ہو بے چینی کا چرچا ہو جائے غفلتیں دُور ہوں اور نُور ہویدا ہو جائے
شرق سے غرب تلک بابِ ہدایت کُھل جائے
لاشعوری کی جو کالک ہے وہ سب دُھل جائے

دَرد وغم سے اگر آ جائے کسی کو بھی شعور ﴿۶۸﴾ یہ اَثر کرتے ہیں نفسوں میں بطورِ مستور
دیکھ لے قلب کی آنکھوں سے چمکتا ہوا نُور آپ ہو جائے حریفِ شجرِ کوہِ طور
رِجس سے شک کے نکل جائے حقیقت کُھل جائے
عبد ومعبود کے ملنے کی شریعت کھل جائے

حاملِ نُورِ خدا خلق میں انسان بنے ﴿۶۹﴾ منزلِ مرتبۂ و مرحلۂ شان بنے
پھر کبھی بھول کے انسان نہ حیوان بنے مظہرِ رحمتِ حق عالمِ امکان بنے
صاحبِ علم ہر انسان بنے دُنیا میں
امن ہو چین ہو ایمان رہے دُنیا میں

سوچئے وہ کسے اس کام کا دم خم دیتے (۷۰) ان مظالم کے لئے کس کو وہ پرچم دیتے
بربریّت کے لیے مملکتِ جم دیتے کس قبیلے کو عروج اس قدر اک دم دیتے
غور کرنے سے پتہ آپ ہی چل جائیگا
شک ذرا سا بھی ہو باقی تو نکل جائے گا

مادرِ معاویہ، ہندہ کہ جو تھی بد انجام (۷۱) کرتی تھی جنگ میں وہ جوش دلانیکا کام
بدر میں حیدرؑ و حمزہؓ نے جو کی یُرّش عام باپ اور بھائی خبیثہ کے ہوئے قتل تمام
چین اوروں کو دیا اس نے نہ خود چین لیا
جب تلک دوسرا لشکر نہ اُحد میں جھونکا

پہلے ہی روز ہوا گرم جو میدانِ قتال (۷۲) بڑھ کے اُس نے یہ کیا اپنے جوانوں سے سوال
بدر کے روز سے گھیرے ہیں مجھے رَنج و ملال وقف اس شخص پہ خود ہونگی بہت دونگی مال
جو بھی حمزہؓ کو محمدؐ کو علیؑ کو مارے
انکے لاشوں کے میں جی بھر کے کروں نظّارے

بھول بیٹھے جو مسلمان ہدایاتِ نبیؐ (۷۳) چھوڑ کر بھاگ پڑے سب سے مقدّم گھاٹی
مچ گئی لشکرِ اسلام میں افراتفری اِک غلامِ حبشی نام تھا اس کا وحشی
گھات میں حضرت حمزہؓ کی وہ بیٹھا بدکار
جیسے ہی پہنچے چلاتے وہ دو دستی تلوار

آڑ سے پھینک کے وحشی نے جو نیزہ مارا (۷۴) گر پڑے ضرب کی شدّت سے جنابِ حمزہ
ابوسفیان بھی اتنے میں وہاں آ پہنچا سر پہ ظالم نے بھی حضرت کے لگایا نیزہ
آپ کے مغز میں نیزے کی انی بیٹھ گئی
ہوئی واصل بخدا روح وہیں حمزہؓ کی

آن کر ہندہ نے حضرت کا کلیجہ چیرا ۷۵ کاٹ کر منہ میں کلیجے کو چبایا اُگلا
اس نے خود لاشِ مبارک کو کیا پھر مثلہ ناک اور کان کا ہار اس نے گلے میں پہنا
تھی یہی جنگ نبیؐ کے جو ہوئے دانت شہید
اور پیشانی پہ حضرتؐ کی لگی ضرب شدید

ساتھیوں سے ابوسفیان نے اس دم یہ کہا ۷۶ فتح اَب تک تو ہماری ہے نہیں شبہ ذرا
لے لیا بدر کے مقتولوں کا ہم نے بدلہ اَب کرو کوچ نہ ہوجائے وہ صورت پیدا
کرلیں احمدؐ نہ کوئی جلدی سے بندوبست
اور ہوجائے کہیں ہم کو ہی اُلٹی نہ شکست

اہلِ لشکر کو وہیں واپسی کا حکم دیا ۷۷ مستقل لات وحبل کے لئے وہ کہتا تھا
لات کا نام بلند اور حبل کا اعلیٰ اس طرح جانب مکّہ وہ مدینے سے چلا
جا کے مکّے میں پھر اک جنگ کے سامان کیے
پورے دو[۲] سال میں تیاری کے ارمان کیے

جمع اعراب ہوئے اور یہودی بھی ملے ۷۸ پھر مدینے کو چلے لشکرِ جرّار لئے
دس ہزار آدمی فوجِ ابوسفیان میں تھے جنگِ احزاب یہ قرآن کے الفاظ میں ہے
اپنے دِل میں ابوسفیان کو تھا پورا یقیں
اب نہ بچتے ہیں محمدؐ نہ بچے ان کا دیں

تھا غضب یہ کہ پڑا پہلے علیؑ سے پالا ۷۹ جنگجو سامنے آیا بڑی شہرت والا
عمرو بن عبدوَد، احزاب کا قدِ بالا قتل اِک وار میں حیدرؓ نے اسے کرڈالا
اور کچھ روز کے بعد ایسی ہوا سرد چلی
کپکپی جسم میں ہر ایک سپاہی کے پڑی

اُس گھڑی بولے حذیفہ سے رسولِؐ اکبر ⑧۰ لائیں اس وقت وہ افواجِ مخالف کی خبر
سخت تنبیہہ کی جب تک کہ نہ واپس آکر حال اعدا کا وہ مولاؐ سے کہیں سر تا سر
ایسی حرکت کسی حالت میں نہ وہ کر بیٹھیں
ہاتھ ہی خون سے دشمن کے کہیں بھر بیٹھیں

اب یہ کہتے ہیں حذیفہ مجھے جب حکم ملا ⑧۱ بہرِ تعمیل سوئے لشکرِ کفّار چلا
پار خندق کو کیا لشکرِ دشمن میں گیا اِس قدر تیز وہاں چلتی تھی اِک سرد ہوا
کہ مرے جسم میں رعشہ سا پڑا جاتا تھا
خون شریانوں میں گویا کہ جما جاتا تھا

یہی حالت رہی کچھ دیر تو مجھ پر طاری ⑧۲ بعدہٗ جسم میں گرمی ہوئی میرے ساری
خوب تاریکی تھی تھارات کا فرماں جاری خیموں کو دیکھتا پھرتا تھا میں باری باری
ابوسفیان کے خیمے کو جو میں نے دیکھا
اسی تاریکی میں خاموشی سے اندر پہنچا

میں نے دیکھا ابوسفیان ہے اک مسند پر ⑧۳ سامنے ظرف ہے اور آگ ہے اسکے اندر
اُس پہ اِس درجہ ہے ان سرد ہواؤں کا اثر دانت بجتے ہیں بدن کانپتا ہے سر تا سر
عمر و عاص اور معاویہ کو بیٹھے دیکھا
میں نے دیکھا اُنھیں مجھ کو نہ کسی نے دیکھا

دونوں کے بیچ میں خاموشی سے میں جا بیٹھا ⑧۴ ابوسفیان نے اتنے میں یہ دونوں سے کہا
غیر تو کوئی نہیں خیمے کے اندر آیا وقت ایسا ہے کہ مجھ کو ہے بڑا اندیشہ
کوئی جاسوس محمدؐ کا نہ آجائے کہیں
میرے لشکر کا کوئی بھید نہ پا جائے کہیں

فوراً ہی میں نے پسرِ عاص سے پوچھا، تو کون؟ ۸۵ پھر معاویہ سے بھی یہ ہی کہا، بتلا تو کون؟
پس نہ جرأت ہوئی مجھ سے کوئی کہتا، تو کون؟ الغرض ختم ہوا جبکہ یہ کہنا، تو کون؟

میں نے کی عرض، نہیں غیر کوئی مت گھبرائیں!
جو بھی فرمانا ہو بے خوف وخطر فرمائیں

ابوسفیان نے کہا تب کہیں ڈرتے ڈرتے ۸۶ راز کی بات ہے کوئی نہ اسے سن پائے
ہم نے اصحابِ محمدؐ کو سُنا ہے کہتے آسماں والے بھی ہیں ان کی مدد کو آتے

ساکنِ ارض سے ہو جنگ تو یہ جان لڑے!
پر فلک والوں سے کسطرح یہ اِنسان لڑے؟

آج کچھ ایسا ہی مسئلہ ہے ہمارے آگے ۸۷ کوئی صورت نظر آتی نہیں کیا کوئی کرے؟
اِتنا کہنا تھا ہوئے تیز ہوا کے جھونکے سارا سامان اُڑا اُڑ گئے تنبو خیمے

خوف وہیبت سے برے حال میں لشکر بھاگا
چھوڑا ہر شے کو رکھا پاؤں کو سر پر بھاگا

چاہتے تھے یہ نبیؐ ان کو مسلمان کریں ۸۸ منھ زبانی سہی، ظاہر ذرا ایمان کریں
آئیں حلقے میں مسلمانوں کے پردھان بنیں اُن پہ حاکم ہوں زمانہ کو پریشان کریں

انکے ذریعے سے ہی کچھ درد کا ساماں ہو جائے
تزکیۂ نفس کا ہو کوئی تو انساں ہو جائے

معاویہ کی تھیں جو اک اُمِّ حبیبہ خواہر ۸۹ باحیا، بے ریا، پاک دل و پاک نظر
ساتھ شوہر کے کیا ہجرت حبشہ کا سفر جو وہاں جا کے مسیحی مرا مرتد ہو کر

لیکن بی بی نے کسی طرح نہ چھوڑا اسلام
تھا دل وجان سے شوہر سے پیارا اسلام

پھر تو محبوبِ الٰہی نے کیا عقد ان سے ۹۰ تا کہ سفیان کی اولاد کی کچھ قدر بڑھے
انکو جب قربتِ مولائے اُمم مل جائے وہ حکومت کیلئے ان کی معاون ٹھہرے
فتح مکّہ پہ یہ فرمان کہ سفیان کا گھر!
دی اماں اُنکو جو موجود ہوں اسکے اندر!

الغرض، کلمہ پڑھایا کہ چھڑی جنگِ حنین ۹۱ اور سب بھاگ پڑے خوف سے ہو کر بے چین
تیر ملعون نے کھینچا پئے شاہِ ثقلین ایک کافر نے جو دیکھا تو کیا شور وشین
ابوسفیان خبردار! یہ کیا کرتا ہے؟
غیر کی جنگ میں اپنوں سے دغا کرتا ہے؟

یہ تو تھی اس کی نیّت اور یہ اس کے اعمال ۹۲ پھر بھی حضرت نے غنیمت سے دیا ڈھیر سا مال
ایک دن ساتھ پسر کو لیئے کی شہ سے مقال لکھنے پڑھنے کیلئے حاضر خدمت ہے لعل
کاتبِ وحی شہِ والا نے بنایا اس کو
اسطرح لوگوں کی نظروں میں چڑھایا اس کو

اس طرح سے جو چلائی تھی انوکھی اسکیم ۹۳ پردۂ راز میں کی آلؑ کو اپنی تعلیم
اسی بنیاد پہ قائم ہوئی پوری تنظیم اہلِ بیتِ نبویؑ نے کیا اس کو تسلیم
اسی منصوبے پہ احمدؐ کے عمل کر ڈالا
وقت جب آیا تو مولاؑ نے کٹا سر ڈالا

اسی تجویز پہ احمدؐ نے سدا کام کیا ۹۴ ظاہری شکل میں مضبوط یوں اسلام کیا
ایسے لوگوں کا بلند آپ نے خود نام کیا مال سے رشتوں سے رتبوں سے انہیں رام کیا
کبھی سردار کیا ساتھ میں لشکر بھیجا
اور تو اور، مبلّغ بھی بنا کر بھیجا

تھا یہ مقصد لگے سرداری کا ان کو چسکا ۹۵ ساتھ ہی ساتھ ہو اِتمام بھی ہر حجت کا
جان لے دیکھ کے ہر روپ میں مخلوقِ خدا فرض اور حق کو یہ ہرگز نہیں کر سکتے ادا
اصل ایمان کی اور غیب کی معلوم نہیں
رازِ دیں اِن میں کسی کو کوئی معلوم نہیں
حج کو سنہ دس میں گئے، تھا جو یہی آخر سال ۹۶ نازل آیت ہوئی لو دین کا ہوتا ہے کمال
اور حکومت کا لگا گھومنے لوگوں میں خیال بغض سینوں میں بھرا سمجھے مقابل ہے آل
کیا اعلان، نبی تم میں سے اُٹھ جائے گا
میرے منصب پہ ولی میرا علیؑ آئے گا
ناگواری کا بڑا بوجھ پڑا غیروں پر ۹۷ دھڑکنیں دل کی بڑھیں، فق ہوئے چہرے سُنکر
پر محبّوں پہ کُھلا بابِ ہدایت یکسر حُبِّ مولاؑ بڑھی اُن پاک دلوں کے اندر
وقتِ بیعت تھے فقط چند، تھی جنکو رغبت
باقی اکثر نے کراہت سے ادا کی بیعت
ایک بیوی سے کہا شہ نے سُنے راز کی بات ۹۸ اور فرمایا کسی سے نہ کہے راز کی بات
باپ ہو اسکا خلیفہ کہ یہ ہے راز کی بات پھر پدر حفصہ کا، بس دل میں رکھے راز کی بات
اس سے مطلب تھا کہ وہ جلد خبر کو سن لیں
اور حکومت کیلئے جتنے جتن چاہیں کرلیں
اسی انداز سے کرتے تھے عمل آلِ رسولؐ ۹۹ زندگی کا رہا دنیا میں یہی ان کا اصول
لاشعوری میں کھنچیں لوگ یہی تھا معمول یہ ہی حیدرؑ نے کیا اور یہی کرتی تھیں بتولؑ
ساری خلقت کے ولی کام یہی کرتے تھے
اس پہ جیتے تھے اسی کیلئے وہ مرتے تھے

درد دینے کیلئے تھی یہ ضروری اِک بات ﴿۱۰۰﴾ جذب عترت کیطرف کرتے دلِ مخلوقات
تا کہ جب گھیر لیں ہر سمت سے انکو آفات انکی مظلومی و عظمت پہ وہ تڑپیں دن رات
اس لیئے انکے فضائل بھی بیاں کرتے تھے
عملی طور سے بھی سب پہ عیاں کرتے تھے

صبح کو جاتے تھے دروازۂ زہراؑ پہ مدام ﴿۱۰۱﴾ اور فرماتے تھے آلِ نبویؐ تم پہ سلام
رَبِّ کونین کا کس درجہ ہے تم پر انعام تم ہی کو سونپا ہے تطہیرِ خلائق کا نظام
میرے پیارے بھی ہو اللہ کے محبوب ہو تم
ساری مخلوق میں ہم دونوں کو مرغوب ہو تم

پھر یہ فرمایا کہ ہم چھوٹے بڑے ہیں یکساں ﴿۱۰۲﴾ لاشعوری کا نہ بچّوں پہ بھی تم کیجو گماں
سن لیا سب نے مگر غور کیا، ان پہ کہاں جو بھی باتیں ہوئیں حسنینؑ سے بچپن میں عیاں
انکا مقصود تھا کیا؟ کیوں وہ بنے تھے بچّے؟
وہ تو بچپن میں ہی تھے پیر و جواں سے اچھے

کرتے گر غور و تفکّر تو سمجھ لیتے سبھی ﴿۱۰۳﴾ ہو سکوں یا حرکت ان کی، ہدایت ہی تھی
عملی طور سے اظہار یہ کرتے تھے نبیؐ ان کو محبوب ہیں حد درجہ نواسے، بیٹی
پاک و پاکیزہ ہیں سب ہیں یہ خدا کے محبوب
اسلئے انکو بھی دل سے یہ سبھی ہیں مرغوب

اسلیئے کرتے تھے یہ سارے نبیؐ اور امامؑ ﴿۱۰۴﴾ لاشعوری میں کریں جذب خلائق کو مدام
کھینچ کر انکے ہی جذبات کی تصویر تمام نفسِ مخلوق کو دیں اپنی محبت کا پیام
جب کسی نفس پہ اِک کیف ہوا اکثر طاری
لاشعوری میں وہ ہو جائیگا اُسمیں جاری

اپنے جذبات سے جب ملتی ہو حالت ساری ﴿۱۰۵﴾ کیف اس نفس پہ ہو جائیگا وہ ہی طاری
کرتے دیکھے جو نبیؐ کو کوئی گریہ زاری دل میں اسکے نہ ہو کیوں جذبہء اُلفت جاری؟

پس بہ تکرار یہی کیف ہو جس کے اُوپر
نہ سمجھتے ہوئے پڑ جائے محبت کا اَثر

اس طرح اپنی محبت کی طرف لاتے تھے ﴿۱۰۶﴾ کام اسطرح کے کر کر کے وہ دکھلاتے تھے
انکی سچّائی میں جو شک نہ کبھی لاتے تھے وہ نفوس انکی طرف آپ ہی کھنچ آتے تھے

قلب پر ان کے محبت کا اثر ہوتا تھا
دیکھ کر ان کو یونہی ان کا مُحب روتا تھا

جن کو تھا بغض علیؑ سے وہ کہا کرتے واہ ﴿۱۰۷﴾ کیا نبیؐ کو بھی ہے یہ حیدرؑ و حسنینؑ کی چاہ
وہ تو بس انکی محبت میں ہوئے ہیں گمراہ ہم سے کہتے ہیں کہ ہے انکو یہی حکمِ الٰہ

اس قدر کا ہے کو بچّوں پہ کوئی جاں کھوئے
ہو نواسہ ذرا بے چین تو نانا روئے

کیا کہا جائے کہ کس رنگ سے پیغام دیئے ﴿۱۰۸﴾ کیا بڑے چھوٹوں نے مِل جُل کے بڑے کام کئے
کام تطہیر کے سب اپنے مصائب سے لئے جل اُٹھے تند ہواؤں میں ہدایت کے دیئے

سُن لو! ان سب کو شعورِ ازلی حاصل تھا
ان کا اِک چھوٹا سا بچّہ بھی بڑا کامل تھا

اور سنو ایک روایت جو کلیجہ تڑپے ﴿۱۰۹﴾ دو نواسے تو بنے چھوٹے سے ناداں بچّے
راستہ بھولنے کو گھر سے وہ باہر نکلے باغ میں پہنچے یہودی کے وہیں جا سوئے

شام تک لوٹ کے آئے جو نہ دونوں گلفام
خانہء بنتِ نبیؐ میں ہوا برپا کہرام

آئیں روتی ہوئی خدمت میں نبیؐ کی زہراؓ (۱۱۰) عرض کی آج نہیں ملتا ہے بچّوں کا پتا
کھوج لگوایئے لوگوں سے کہیں بچّوں کا آپ پر صدقے ہو بیٹی مرے اچھے بابا

سُن کے خود روئے نبیؐ سخت پریشان ہوئے
بیقراری سے رواں سیّدِؐ ذیشاں ہوئے

سوچو تو سیّدہ کونین کی روتی تھی کیوں؟ (۱۱۱) کیا نہ تھی صابرہ؟ پھر چین کو کھوتی تھی کیوں؟
مضطرب اس قدر اِن باتوں پہ ہوتی تھی کیوں؟ چادر و پیرہن اَشکوں سے بھگوتی تھی کیوں؟

جذبِ دل کا یہ ہمارے لیے سامان کیا
اور ہمارے لئے اپنے کو پریشان کیا

کس لیے کہتے تھے اصحاب سے حضرت آوٗ (۱۱۲) میرے بچّوں کو ذرا ڈھونڈھ کے جلدی لاوٗ
مختلف سمت اُنہیں دیکھنے فوراً جاوٗ دل ہے بے چین مرا، چین اسے دلواوٗ

ہمیں اپنانے کو یہ شکل بنائی مولاؐ
تجھ پہ قربان ہو مخلوقِ الٰہی مولاؐ

کیوں مدینے کے گلی کوچوں میں پھرتے تھے رسولؐ؟ (۱۱۳) کیا سبب خاص تھا جس سے ہوئے جاتے تھے ملول؟
کس لئے کہتے تھے فرقت میں بہت ہو گیا طول؟ کس طرف ہیں مرے بچّے مرے غنچے مرے پھول؟

میرے نازوں کے پلے میرے دلارے حسنینؑ
کس طرف ہیں مری دو۲ آنکھوں کے تارے حسنینؑ

کیوں یہ فرمایا کہ جو ڈھونڈنے جائیگا اُنہیں (۱۱۴) جستجو کر کے کہیں سے کوئی لائیگا اُنہیں
لا کے جو شخص بھی نانا سے ملائے گا انہیں جو بھی مانگے گا وہ پائے گا جو پائیگا اُنہیں

انکا مقصد تھا تڑپ قلب میں پیدا کر دیں
سب کو اللہ کے محبوب پہ شیدا کر دیں

باغِ زہراؑ کے شگوفوں سے سجا کر کاندھے ﴿۱۱۵﴾ انکو بازار میں پھرتے تھے بٹھا کر کاندھے
کس لیے گھومے تھے گلیوں میں اُٹھا کر کاندھے رو ئے تھے کس لیے دونوں کو چڑھا کر کاندھے

سب کو دکھلانا تھا اللہ کے پیارے یہ ہیں
دیکھو دیکھو کہ مری آنکھوں کے تارے یہ ہیں

کس لئے روئی تھیں مل مل کے پھر ان سے زہراؑ ﴿۱۱۶﴾ اور کہتی تھیں کہ کس سمت گئے تھے بیٹا؟
کوئی صدمہ تو نہیں تم کو کہیں پر پہنچا جانِ مادر یہ بتاؤ ہوئے کیوں مجھ سے جدا؟

اس سے مقصود تھا بس ان کی محبت دینا
ہم سے گمراہوں کو اللہ کی اُلفت دینا

غور تو کیجیے ادنیٰ سا جو ہوتا ہے فقیر ﴿۱۱۷﴾ ہو وہ عیسائی کہ ہندو یا کوئی اور بے پیر
دل میں جب اسکے اُتر جائے کوئی اِک تصویر اور ریاضت میں رہے چند برس گوشہ گیر

اس پہ کچھ حال عیاں غیب کا ہوتا ہے ضرور
جان لیتا ہے حالات جو ہوں پاس و دُور

اب ذرا سوچو کہ معنی ہے تقیّے کے کیا؟ ﴿۱۱۸﴾ یہ ہی بس ان کا تقیّہ ہے نہیں اسکے سوا
صاحبِ فضل ہیں وہ ان میں نہ چھوٹا نہ بڑا بہرِ تربیّتِ مخلوق ہے ظاہر ان کا

عام جذبات کا جب تک کہ نہ اظہار کریں
اپنی اُلفت کے لئے کیسے وہ تیار کریں

راستہ بھولتے ہیں پہلے حسنؑ اور حسینؑ ﴿۱۱۹﴾ فاطمہؑ روتی ہیں پھر جس سے سبھی ہوں بے چین
پھرتے ہیں روتے ہوئے وجہ وجودِ کونین تم پہ قربان ہوں ہم مادر و جدِّ حسنینؑ

ہم پہ کس طرح محبت کے طریقے کھولے
عقل حیراں ہے کوئی بولے تو کیوں کر بولے

صاف کہتے ہیں یہ اُسوقت کے اخبارِ حجاز ﴿۱۲۰﴾ حسبِ معمول تھی مسجد میں جماعت کی نماز
لوگ مصروفِ عبادت تھے بصد عجز و نیاز اور محراب میں تھے فخرِ رُسلؐ زینتِ راز
دفعتہً صحن میں زہراؑ کا دُلارا آیا
کھیلتا کھیلتا اللہ کا پیارا آیا

پہنچا مسجد میں جونہی بنتِ نبیؐ کا دلدار ﴿۱۲۱﴾ آ گیا دیکھ کے نانا پہ نواسے کو پیار
ہوگیا پیار سے وہ دوشِ رسالت پہ سوار رُک گئے سجدے کی حالت میں رسولِ مختارؐ
سر نہ سجدے سے اُٹھا ذکر یہ تکرار کیا
لوگ کہتے ہیں کہ ستّر کا عدد پار کیا

اپنی مرضی ہی سے جس وقت نواسہ اُترا ﴿۱۲۲﴾ تب کہیں سجدے سے سرِ ختمِ رسالت کا اُٹھا
ختم جب کر کے فریضے کو اُٹھے شاہِ ہدیٰ آ کے اصحاب نے مولائے اُمم سے یہ کہا
آج سجدے کو دیا طول بڑا حضرت نے
فہم و ادراک کو گھیرا ہے عجب حیرت نے

شہؐ نے فرمایا سنو! میں جونہی سجدے میں گیا ﴿۱۲۳﴾ میں نے چاہا تھا کہ سجدے سے کروں سر اُونچا
میرے شانوں پہ حسینؑ ابنِ علیؑ آ کے چڑھا وحی نازل ہوئی اللہ کا یہ حکم آیا
جب تک آپ اُتر جائے نہ زہراؑ کا حسینؑ
سر نہ سجدے سے اُٹھے ہو نہ کہیں وہ بے چین

سوچئے! بچّے تھے وہ؟ اور نہ تھا انکو شعور؟ ﴿۱۲۴﴾ جس نے یہ سوچ لیا، ہوگیا حق سے مہجور
یہ تھا اِظہارِ مقام، ایک نیا جلوۂ طور اپنی اُلفت سے عطا کرنا تھا اِک شعلۂ نُور
کھیل بھی تیرے ہدایت کیلئے تھے مولاؑ
بچپنے کو بڑے انداز دیئے تھے مولاؑ

غور تو کیجئے شبیر بھلا بچّے تھے ﴿۱۲۵﴾ ٹھیک ہے ناز وہ بچّوں کیطرح کرتے تھے
عید کا دن تھا سواری کے لیے مچلے تھے رُوٹھ کر مالکِ کونین سے یہ کہتے تھے
عید ہے آج تو درکار سواری ہو گی
روئیں گے بات جو پوری نہ ہماری ہو گی

کہیے ! ناناؐ نے کہا کیوں، کہ ہمارے بیٹا ﴿۱۲۶﴾ تم پہ قربان ہوں ہم، حق کے دلارے بیٹا
تم کو ناناؐ کی قسم روؤ نہ پیارے بیٹا آپ بن جائینگے ہم اُونٹ تمہارے بیٹا
تم سواری کرو ہم آپ سواری ہوں گے
وعدہ پہلے کرو آنسو نہ جاری ہوں گے

دیکھئے اُونٹ بنے آپ رسولِؐ مختار ﴿۱۲۷﴾ ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ پشتِ مبارک پہ سوار
راکبِ دوشِ محمدؐ مری جاں تجھ پہ نثار توبھی کیا خوب ہے کیا خوب ہے تیرا رہوار
تیرا مرکب تو ہے کونین سے برتر مولاؑ
تجھ پہ قربان ہوں مہر و مہ و اختر مولا

اسطرح پہنچے جو مسجد میں خدا کے محبوب ﴿۱۲۸﴾ تھی جن اصحاب کو خوشنودئ حضرت مرغوب
بڑھ کے کہنے لگے اے بنتِ نبیؐ کے مطلوب یا حسینؑ ابنِ علیؑ ہے ترا مرکب کیا خوب
بولے سرکارِ دو عالم کہ ہے افسوس کی جا
یہ نہیں کہتے کہ راکب ہے یہ کتنا اچھا

صحنِ مسجد میں کہو کس لیے آتے ہیں رسولؐ ﴿۱۲۹﴾ اپنے دلدار کو ہر سمت پھراتے ہیں رسولؐ
شان اس شان کے مالک کی دکھاتے ہیں رسولؐ باخبر اسکے فضائل سے بناتے ہیں رسولؐ
کر سکیں لوگ نہ اس پر بھی جو اُلفت پیدا
پھر بتاؤ کہ قصور اس میں پیمبرؐ کا کیا؟

ہے اسی طرح روایات میں یہ بھی آیا (۱۳۰) ایک دن بچۂ آہو جو شکاری لایا
خدمتِ سیّدِ والا میں اسے پہنچایا نذر کو اس کی قبول آپ نے بھی فرمایا
کھیلتے تھے وہیں شبّرؓ جونہی دیکھا اس کو
دوڑ کر آئے کہا ناناؐ یہ بچّہ ہمیں دو

اچھے ناناؐ مرے کیسا ہے یہ پیارا بچّہ (۱۳۱) کتنا خوشرنگ ہے یہ سارے کا سارا بچّہ
کسطرح سے ہے یہ قدرت نے سنوارا بچّہ ہو گیا آج سے ناناؐ یہ ہمارا بچّہ
کھیلیں گے ساتھ ہم اسکے تو خوشی پائیں گے
روئینگے بھیّا تو اس سے اُنہیں بہلائیں گے

الغرض بچّۂ آہو کو حسنؓ گھر لائے (۱۳۲) کھیلتے آئے اسے پیار بھی کرتے آئے
پوچھا شبیرؓ نے بھائی یہ کہاں سے پائے کتنا پیارا ہے یہ بچّۂ آہو ہائے
بولے شبّرؓ کہ یہ ناناؐ نے دیا ہے ہم کو
ہم بھی کھیلیں گے اسی آہو سے تم بھی کھیلو

سُن کے بھائی کی یہ تجویز کہا ہم کیوں لیں (۱۳۳) آپ ہی کھیلئے ہم کس لئے اس سے کھیلیں
کیوں نہ ہم آپ ہی ناناؐ کی حضوری میں چلیں ایک اپنے لیے بھی بچّۂ آہو مانگیں
کس لیے بن گئے اک بچّہ نادان حسینؓ
بس ہمارے ہی لیے، تم پہ میں قربان حسینؓ

لیجئے آئے وہ دوڑے ہوئے مسجد میں حسینؓ (۱۳۴) جستجو بچّۂ آہو کی تھی دل تھا بے چین
جب نہ پایا تو سسکنے لگے بھر آئے نین جلوہ افروز تھے مسجد میں رسولؐ الثقلین
مضطرب ہوگئے کہنے لگے پیارے بیٹا
آج کیا تجھ کو ہوا میرے دلارے بیٹا

کس نے پیارے کو مرے کر دیا ناراض کہو ⑬⑤ کس نے ننھے سے کلیجے کو دُکھایا بولو
میرے پیارے مرے دلبر مجھے آگاہ کرو نانا قربان ہو یہ رنج اکیلے نہ سہو
آؤ لگ جاؤ کلیجے سے مجھے پیار کرو
ننّھی باہیں مری گردن میں حمائل کردو

جب یہ دیکھا کہ نواسے پہ ہوا کچھ نہ اثرؔ ⑬⑥ ہاتھ پھیلا کے بڑھے گود میں لینے سرور
گود میں آئے نہ شبیرؑ پیمبرؐ کی مگر خاک پر لوٹ گئے بچۂ آہو کہہ کر
شہہؐ نے فرمایا کہ کیوں ایسے مچلتے ہو تم
یہ خبر ہم کو نہ تھی ہم سے ہی رُوٹھے ہو تم

تم جو چاہو تو برادر سے دلائیں بچّہ ⑬⑦ بولے شبیرؑ وہ کیوں اپنا گنوائیں بچّہ
اَب ہمارے لیے اِک اور منگائیں بچّہ روئینگے ہم یونہی جب تک کہ نہ پائیں بچّہ
چاہا بہلانا بہت پر نہ بہلتے تھے حسینؑ
روتے تھے لوٹتے تھے اور مچلتے تھے حسینؑ

جب یہ زہراؑ نے سنا روتا ہے مسجد میں حسینؑ ⑬⑧ اُسکا آہو کیلئے ننّھا سا دل ہے بے چین
کہہ کے رونے لگی شہزادئ مُلکِ کونین میرے دلدار مرے لعل مرے نورِ عین
تُو اِک آہو کے لئے کیسا پریشان ہوا
چھوٹا سا جی ترا کیا مفت میں ہلکان ہوا

پھر یہ فرمایا حسنؑ سے یہ کیا کیا پیارے ⑬⑨ بچۂ آہو کا لیے کاہے کو گھر میں آئے
رو کے وہ کہتے تھے یہ جانتے تو کیوں لاتے میرے بھائی کو ابھی آپ اسے دید یجئے
وہ یہ کہتی تھیں کہ ہرگز وہ نہ لے گا اس کو
اَب تو لے گا وہی جو ناناؐ ہی دیگا اس کو

پھر کہا فضہ ؑ سے مسجد میں ذرا دیکھ تو آ ﴿۱۴۰﴾ ابھی روتا ہے کہ خاموش ہے میرا پیارا
رُوٹھ کر ہو نہ کہیں خاک کے اُوپر لیٹا   کیسے اس کے لئے ہو بچّۂ آہو پیدا
دیکھ تو جا کے کوئی بات بنی آہو کی
ڈھونڈھنے والا خبر لایا کوئی آہو کی

جستجو کرنے کسی دشت میں جاؤں کیسے ﴿۱۴۱﴾ کیا ہو تدبیر ہرن ڈھونڈھ کے لاؤں کیسے
کیا کروں بچّۂ آہو کوئی پاؤں کیسے   سب سے رُوٹھا ہے حسینؑ اُسکو مناؤں کیسے
اِک ہرن کے لئے روتا ہے دُلارا میرا
اس کے رونے سے تڑپتا ہے کلیجہ میرا

اُس طرف اَشک بہاتے تھے رسولؐ ذیجاہ ﴿۱۴۲﴾ مضطرب ہو کے ٹہلتے ہوئے بھرتے تھے آہ
ہاتھ اُٹھا کر ہوئے مصروفِ دُعا آخر شاہ   عرض کی اے مرے خالق مرے مالک اللہ
تیرے مُرسل سے نہ خاموش ہوا تیرا حسینؑ
بچّۂ آہو اگر لے گا تو دم لے گا حسینؑ

بھیج دے بچّۂ آہو مرے پیارے مولا ﴿۱۴۳﴾ تو ہی خالق ہے تو ہی سارے جہاں کا آقا
روتا ہے آج بُری طرح سے تیرا پیارا   ضد یہ کرتا ہے کہ اِک بچّۂ آہو لے گا
دل مرا ٹکڑے ہوا جاتا ہے روتا ہے حسینؑ
بھیج دے بچّۂ آہو کہ ملے مجھ کو بھی چین

تھی نہ حضرت کی دُعا ختم بھی ہونے پائی ﴿۱۴۴﴾ اپنے بچّے کو لئے ساتھ اِک ہرنی آئی
دوڑ کر خدمتِ مولاؐ میں وہ بچّہ لائی   اور بولی رہے آباد تمہاری جائی
حکم خالق کا ہوا مجھ کو پہنچ جلدی کر
بنتِ احمدؐ کا پسر مانگتا ہے تیرا پسر

تیرے بچےّ کا طلب گار ہے میرا پیارا ﴿۱۴۵﴾ اپنے بچےّ کو بہت جلد وہاں تک پہنچا
نذر کر خدمتِ شبیرؑ میں بچّہ اپنا ساری مخلوق میں پیارا ہے وہی خالق کا

اسکے رونے سے تو ہر ایک مَلک روتا ہے
کرسی و عرش لرزتے ہیں فلک روتا ہے

دیکھ کر بچۂ آہو کو ہوئے شاد حسینؑ ﴿۱۴۶﴾ کِھل گیا چہرۂ دل پارۂ فتاح حنین
شکر کرنے لگے محبوبِ خدائے کونین حیدرؑ و شبّرؑ و زہراؑ کو ملا دل کا چین

ہر کوئی حلقہء اصحاب میں خوشنود ہوا
خود بھی خوش اُنکی خوشی دیکھ کے محمود ہوا

اے محبانِ رسولِؐ عربی غور کرو ﴿۱۴۷﴾ کیسے دِل کھینچنے کے طور تھے کچھ تو سوچو
دل میں اَب بھی جو نہ لوگوں کے تڑپ پیدا ہو کونسا کام کریں اس سے سوا کچھ بولو؟

کھیل کھیلے تھے کہ مائل بہ محبت کر دیں
آفتیں جھیلیں کہ اس پیار میں شدّت بھر دیں

کیا سناؤں تمہیں بچپن کے زمانے کا حال ﴿۱۴۸﴾ پاک تن کرتے تھے اظہارِ محبّت میں کمال
یوں تو پیارے تھے اُنہیں فاطمہؑ کے دونوں لعل تھا حسینؑ ان کے تئیں پیار کا منشاء و مآل

یہ نہ تھا صرف شہنشاہِ عرب کھنچتے تھے
اُسکی اُلفت کی طرف خلق میں سب کھنچتے تھے

ہر طرح کر گئے اِظہار رسول الثقلینؐ ﴿۱۴۹﴾ کہ مرے قلب کی ٹھنڈک ہیں حسنؑ اور حسینؑ
رَنج انکا مرا غم ان کی خوشی ہے مرا چین پیروی تا کہ کریں لوگ یہ تھا نصب العین

اگر اس پر بھی کسی کا نہ کلیجہ تڑپے
رہے محرومِ نجات اور ہمیشہ تڑپے

روروکہتے تھے کہ چُپ کون کرائے گا ہمیں ⑮ کس سے ہم رُوٹھیں گے، اَب کون منائیگا ہمیں
گود میں پیار سے اَب کون بٹھائیگا ہمیں کون بازار میں کاندھوں پہ چڑھائیگا ہمیں
پیار سے کون لگائے گا ہمیں سینے سے
کر گئے آپ تو بیزار ہمیں جینے سے
چھوڑ کر ہم کو سوئے خُلد سدھارے ناناؒ ⑮ ہائے کیوں رُوٹھ گئے ہم سے ہمارے ناناؒ
دل پر چلتے ہیں غم ورَنج کے آرے ناناؒ آج بے آس ہوئے آپکے پیارے ناناؒ
کون وہ لُطف وعنایات، وہ شفقت دیگا
کون دُکھ دَرد میں بے مثل محبّت دیگا
ہاتھ اُٹھا روک قلم اپنا ادیمِؔ مضطر ⑮ اَب شہنشاہِ دو عالم سے دعا کر رو کر
اے مُرادِ دو جہاں نورِ خدائے برتر ڈال دے دل میں مرے اپنی محبّت کا اثر
اپنے پیاروں کی محبت سے مرا دل بھر دے
قلب کو نورِ حقیقت سے منوّر کردے

✵✵✵✵✵

۲

ذکر مولائے کائناتؑ

میں بھلا کیسے کہوں

میں بھلا کیسے کہوں نفسِ خدا پیدا ہوا
مصطفٰیؐ جانیں خدا کے گھر میں کیا پیدا ہوا

تھا ضروری منزلِ وحیِ خدا سے پوچھنا
یارسولؐ اللہ! خدا کے گھر میں کیا پیدا ہوا

مسکرائے زیرِلب اور سُن کے فرمانے لگے
نفسِ حق، نفسِ نبیؐ، قولِ خدا پیدا ہوا

حاملِ نورِ حقیقت مظہرِ اوصافِ حق
ناصرِ اسلام دستِ کبریا پیدا ہوا

مرتضٰیؑ ومشتری ومالکِ مرضاتِ رَب
مسلکِ حق سالکِ راہِ رضا پیدا ہوا

خوف واُلفت سے نہ کیوں لرزیں محبّوں کے قلوب
نائبِ حق، حاکمِ روزِ جزا پیدا ہوا

جو نبوّت کی شہادت میں خدا کا ہے شریک
عالمِ کثرت میں وہ وحدت نما پیدا ہوا

تولے جائیں گے عمل خلقت کے جس میزان پر
وہ ولیؑ عادلِ روزِ جزا پیدا ہوا

نوحؑ کا طوفان میں بیڑا لگایا جس نے پار
کشتیٔ اسلام کا وہ ناخدا پیدا ہوا
جس نے موسیٰؑ سے کہا اِنّی انا اللہ طُور پر
وہ لسانِ صدق عالیِ العُلیٰ پیدا ہوا
غرق جس نے کر دیا فرعون کولشکر سمیت
نیل شاہد ہے جلالِ کبریا پیدا ہوا
جس نے عیسیٰؑ کو سکھایا خلق کرنا طیر کا
خلق میں وہ بندۂ خالق نما پیدا ہوا
حق ہمیشہ ساتھ ہے اُس کے وہ حق کے ساتھ ہے
جو نہ ہوگا اور نہ تھا حق سے جُدا پیدا ہوا
سچ ہے اعضا و جوارح سے منزّہ ہے خدا
گھر میں اس کے ہی مگر دستِ خدا پیدا ہوا
جس ولی کے عشق سے انسان شر سے پاک ہو
وہ مطہّر تاجدارِ انمّا پیدا ہوا
جس نے پایا حق سے عوناً فی النّوائب کا خطاب
وہ نصیر ونصرتِ دینِ خدا پیدا ہوا
وہ رَجُل جو نُورِ حق کے بیت ہونے کا اہل
جس کے اندر بولتا ہے خود خدا پیدا ہوا
مسکنِ نُورِ الٰہی اوّلِ مخلوقِ رب
کبریا کے گھر میں بیتِ کبریا پیدا ہوا

✵✵✵✵✵

بتلائیں مجھ کو اہلِ دیں

بتلائیں مجھ کو اہلِ دیں ہیں غمزدہ کیوں اہل کیں؟
فرحاں ہے کیوں عرش بریں نازاں فلک رقصاں زمیں؟
جس سمت بھی دیکھیں وہیں ہیں لب پہ لب، چرخ و زمیں
انجم لئے ماہِ مبیں پھرتا ہے خوش گردِ زمیں
ہر سمت دوڑائی نظر پائی نہ جب کوئی خبر
باعث نہ کچھ آیا نظر منہ رکھ کے خاکِ عجز پر
کی عرض رَبِّ بحر و براے عالمِ ہر خشک و تر
اِس راز سے آگاہ کر بہرِ شفیع المذنبیں
آئی صدا ہاتف کی تب کر دُور سب فکر و تعب
پیدا ہوا ہے وقت شب وہ سرورِ عالی نسب
جس کی ولادت کے سبب بت گر پڑے ہیں سب کے سب
پھیلے گا جس سے نُور اب چمکے گا جس سے مہرِ دیں
وہ صاحبِ حمد و لِوا شاہِ جہانِ اولیاء
مسند نشینِ انمّا، محبوبِ حق، سیفِ خدا
افضل ترینِ اوصیا، مجموعِ جمعِ انبیاء
جس کی رضا حق کی رضا جس کی وِلا ہے عینِ دیں

وہ ماحیٔ شرک وجد، مختارِ سرکارِ اَحد
جس کے فضائل لاتُعد، باقی رہیں گے تا ابد

وہ روح اور ایماں جد، وہ مظہرِ ذاتِ اَحد
عینِ خداوندِ صمد، وجہِ الٰہُ العالمیں

وہ سیّدِ کون و مکاں، شاہِ زمین و آسماں
وہ وارثِ پیغمبراں، نفسِ رسولِؐ انس و جاں

نُورِ ہدیٰ، دیں کا نشاں، دوشِ نبیؐ جس کا مکاں
شاہِ زمن، میرِ زماں، دامادِ ختمُ المُرسلیں

روحِ روانِ انجمن، کرّار، فاتح، صف شکن
درمانِ غم، کشف المحن، مشکل کشا و قلعہ کَن

اژدر و خیبر شکن، عنتر کُش و مرحب فگن
دستِ خدائے ذوالمنن، استادِ جبریلِ امیں

سکتے میں ہیں اہلِ دَغل، لرزے میں ہیں لات وجبل
خنّاس تھے جو بے بدل، مشہور شیطانوں میں یَل

باطل ہوا ان کا عمل، اب کھا رہے ہیں بَل پہ بَل
آیا غوایت میں خلل، گھبرایا ابلیسِ لعیں

پھولا ہے گلزارِ جہاں، اُبھری بہار، اُجڑی خزاں
غنچے ہیں سب خندہ زَناں، ہیں بلبلیں نغمہ کناں

پھرتی ہے بادِ گلستاں، کرتی ہوئی اٹھکیلیاں
ہے نامیہ جو مہرباں، سرسبز ہے روئے زمیں

بلبل نے چھوڑا عشقِ گُل، حق حق کا ہے گلشن میں غُل
صدقے کئے شاخوں نے کُل، جتنے بھی لاسکتی تھیں گُل
جُود و سخا کا سُن کے غُل، مٹھی گئی غنچوں کی کُھل
عصیاں گئے رِندوں کے دُھل، پی کر شراب الصالحین

کہتا ہوں بابا نگِ دُہل، واعظ تجھے ہم دیں گے جُل
روکے گا گر پینے سے مُل، بیٹیں گے تیرے سر کی چُل
پی کر خُمِ وحدت کی مُل، رندوں میں ہے ہُو حق کا غُل
مخمور ہیں جتنے ہیں کُل، اصحابِ عرفان و یقیں

لو مومنو! پیدا ہوا وہ عارفِ ذاتِ خدا
اک فرد نے جس کے سوا جُز ذاتِ ختم الانبیاء
خالق کو پہچانا نہ تھا اور اس کا بھی عارف نہ تھا
غیر از جنابِ کبریا یا رحمۃ اللعالمیں

پیدا جو کرنا خلق کا منظور خالق کو ہوا
تو پہلے نُورِ مصطفٰیؐ اللہ نے پیدا کیا
وہ نُور سجدے میں جُھکا خالق کو بھائی یہ ادا
اس واسطے وہ ہو گیا محبوبِ رَبُّ العالمیں

کرسی تھی اور نہ عرش تھا اک عبد اک معبود تھا
اَب پیار خالق کا بڑھا اُس نُور کو دوٗ کر دیا
اک نُور احمدؐ کا ہوا اور دُوسرا حیدرؑ بنا
وہ مُنذرِ ہر دوسرا، یہ ہادئ دنیا و دیں

گو مُدّعی تھے سب کے سب، احمدؐ کو بھی سمجھا تھا کب
کوئی بجز شاہِ عرب یا وہ جو اُن دونوں کا رَب
سمجھے ہیں جو اس کا سبب، ہیں سالکانِ راہِ رَب
سُنیئے مفصّل مجھ سے اب حالاتِ عرفان و یقیں

وہ باعثِ خلقت ہوئے یہ حامئ وحدت ہوئے
خالق کی وہ رحمت ہوئے منعم کی یہ نعمت ہوئے
وہ کفر پر زحمت ہوئے یہ شرک پر آفت ہوئے
وہ ماحیِ بدعت ہوئے یہ قاتل کُل مشرکیں

کون اس کا ہے منکر بھلا، مرقوم ہے یہ جا بجا
یعنی یہ شاہ باصفاماں کے شکم میں جب کہ تھا
تعظیمِ ختم الانبیاؐء اُس وقت بھی کرتا رہا
بولے شہنشاہِ ہُدیٰ، ہے یہ مکرّم بالیقیں

احمدؐ نے پائی جب خبر، پیدا ہوا خالق کے گھر
بُرجِ امامت کا قمر، نخلِ ولایت کا ثمر
وہ طیّب و طاہر بشر سب خلق سے محبوب تر
نزدِ خدائے بحر و بر، مُہرِ نبوّت کا نگیں

گھر میں نبیؐ حق کے گئے نکلے تو پھر اس شان سے
گودی میں حیدرؓ کو لئے فرحت سے فرماتے ہوئے
ہم کو وصی اللہ کے گھر سے ملا ہے شکر ہے
پڑھ پڑھ کے اس پر دَم کئے اسماء رَبُّ العالمیں

پیدا ہوئے جب شاہِ دیں آنکھیں نہ مطلق کھولی تھیں
گودی میں احمدؐ کی جونہی آئے امیرالمومنینؑ
بس کھول دیں آنکھیں وہیں پہلی نگاہیں جو اُٹھیں
رُوئے محمدؐ پر پڑیں اور مسکرائے شاہِ دیں
اقرار میں توحید کے پہلے کُھلے لب آپ کے
شانِ رسالت میں کہے جملے معارف سے بھرے
پھر مصحفِ سابق پڑھے سب انبیائے پاک کے
آدمؑ صفی اللہ سے تا عیسیٰؑ گردوں نشیں
مسجد میں بیٹھے تھے نبیؐ حاضر تھے سب اصحاب بھی
اصحاب سے بولے نبیؐ حق نے ہے مجھ پر کی وحی
صدیقِ اکبر ہے علیؑ، فاروقِ اعظم ہے علیؑ
ایمان والوں کا ولی، اور ہے امام المتقینؑ
خیبر میں جب اوّل دوم بھاگے دبا کے اپنی دُم
لشکر سے بولے بھاگے تم، لشکر پکارا پہلے تم
چھوڑ آئے جب کارِ اہم اصحابِ شاہِ ذوالکرم
پہنچا بہت شہ کو اَلم غصّے میں بولے کھا کے غم
کل دوں گا میں اُس کو عَلَم جو ہے حبیب و محترم
پیشِ خدائے ذوالکرم اور نزد ختم المرسلیں
جو عشق میں اللہ کے کفّار سے لڑتا رہے
حملے پہ جو حملہ کرے، ہرگز نہ جو پیچھے ہٹے

یاں تک کہ اس کے ہاتھ سے اللہ قلعہ سَر کرے
لَوٹے نہ بے حاصل کئے کفّار پر فتح مبیں

جو جا چکے تھے پہلے واں، تھے مشرکوں پر مہرباں
مطلق نہ پہنچا یا زیاں حِپر کا نہ خود کھایا وہاں
بھاگے مگر لیکر نشاں سُن کر نبیؐ کا وہ بیاں
باسی کڑھی میں بھی اُبال آیا مگر اُبلی نہیں

سب رات بھر بیٹھے رہے دل میں بھگوڑے سوچتے
ان میں علَم کس کو ملے جو با جماعت بھاگے تھے
سمجھے نہ یہ وہ مسخرے کچھ امتحاں کی حد بھی ہے
ایسا رسولِ پاکؐ سے ہونا عمل ممکن نہیں

جس دم فریضہ صبح کا کر کے اُٹھے حضرت ادا
بولے علیؑ کو لو بُلا، پہنچے علیؑ باصفا
پیشِ رسولؐ دوسرا شہ نے کیا رایت عطا
لیکر علَم ضیغم بڑھا بہرِ قتالِ مشرکیں

خندق کو دم میں پار کر پتّھر پہ نیزہ مار کر
گاڑا علَم للکار کر مرحب کے ٹکڑے چار کر
عنتر کو پھینکا مار کر اشرار کو فی النّار کر
دو اُنگلیوں سے وار کر توڑا جو دَر کانپی زمیں

قلعے کے دَر کو توڑ کر پہنچے علیؑ نامور
خیبر کے اندر بے خطر حق کے نبیؐ کو دی خبر

جبریل نے یہ آن کر، کرلی مہم حیدرؑ نے سَر
ہووئے مبارک یہ ظفر اے سرورِ دنیا و دیں
ممکن ہے کب وصفِ علیؑ تفصیل سے لکھے کوئی
جس کی صفت خالق نے کی جس کا ثنا خواں ہے نبیؐ
قبل از ظہورِ ظاہری، امداد جس نے سب کی کی
جو خلق میں مثلِ نبیؐ، افضل ہے سب سے بالیقیں
فرماتے ہیں محبوبِ رَب، گر ہوں قلم اَشجار سب
سیاہی بنیں اَنہار سب، کاتب بشر دنیا کے سب
حسّاب ہوں جنّات سب، ممکن نہیں جُز ذاتِ رَب
اِحصا کریں وہ سب کے سب فضلِ امیرالمومنینؑ
اک جاہلِ مطلق سے کیا ہو وصفِ شاہِ اتقیا
ہے میرا بس یہ مدّعا، مدّاحِ شاہِ اولیاء
پائیں جگہ زیرِ لِوا جس روز ہو روزِ جزا
ہو دامنِ شاہِ ہُدیٰ اور دستِ جملہ مومنیں

✵✵✵✵✵

بیتِ حق میں آج

بیتِ حق میں آج عبدِ حق نما پیدا ہوا
خود خدا کے گھر نُصیری کا خدا پیدا ہوا

جس کے آنے پر تھا اظہارِ نبوّت منحصر
ناصرِ دینِ رسولؐ دوسرا پیدا ہوا

جو خدا کی خلق میں ہر ایک شے پر ہے شہید
وہ ولیٔ حاملِ نُورِ خدا پیدا ہوا

مشکلوں میں جس نے کی سارے رسولوں کی مدد
رہروانِ حق کا وہ مشکل کُشا پیدا ہوا

تھی اَزل سے جس کے آنے کی ولایت منتظر
وہ ولی و پیشوائے اولیاء پیدا ہوا

ہاتھ میں ہے جس کے کُل مخلوق کی موت وحیات
وہ امیر و مالکِ قدر وقضا پیدا ہوا

طالبِ حق کے لئے جو ہے صراطِ مستقیم
وہ سبیل و مسلکِ راہِ خدا پیدا ہوا

بے سہاروں کا سہارا بیکسوں کا دستگیر
بے نوا محتاج کا حاجت روا پیدا ہوا

مُورقِ اَشجارِ عالَم، مُثمِر اَثمارِ دہر
مُنزلِ باران و مُجری ہوا پیدا ہوا

قاتلِ عمرو یومِ خندق، فاتح بدر و حنین
مرحب و عنتر کش خیبر کُشا پیدا ہوا

طینتِ آدم کا اک مدّت کیا جس نے خمیر
دستِ پاکِ خالقِ ارض و سما پیدا ہوا

باعثِ تنزیلِ بلّغ تاجپوشِ ھل اتیٰ
معنی و مصداقِ قولِ قُل کفیٰ پیدا ہوا

بخشی سائل کو اُنگوٹھی جس نے دورانِ رکوع
وہ ولی و تاجدارِ اِنّما پیدا ہوا

علمِ آدمؑ، زُہدِ عیسیٰؑ، حلمِ نوحؑ، رُعبِ کلیم
جامع اوصافِ جمیع انبیاء پیدا ہوا

وہ لِسان و وجہِ باری جو خدا کا ہے دہن
جس کے منہ سے بولتا ہے کبریا، پیدا ہوا

مانگ بخشش تو بھی اب اپنے گناہوں کی ادیؔم
رحمتِ حق، باعثِ عفوِ خطا پیدا ہوا

✲✲✲✲✲

مآلِ زندگی اپنا

مآلِ زندگی اپنا فنا فی اللہ ہو جانا
غمِ فرقت میں جل جل کر مجسّم آہ ہو جانا

ترابی کے مقدّر کی بلندی اور بیداری
علیؑ کے کارواں کا ہے غبارِ راہ ہو جانا

تُو وہ ذکرِ الٰہی ہے کہ تیری یاد کا آنا
کسی کے قلب میں ہے اُس کا بیت اللہ ہو جانا

ولیٔ عالمیں ہے تُو ترے در کا گدا ہونا
زمینوں آسمانوں کا ہے شاہنشاہ ہو جانا

تُو وہ شہرِ ہدایت ہے کسی کا تیرے کوچے میں
فقط اک مرتبہ پھرنا ہے خضرِ راہ ہو جانا

عبادت فرض ہے لیکن عبادت بِن تری اُلفت
خدا کی راہ پر چلتے ہوئے گمراہ ہو جانا

تری نعلینِ پا کی پشت پر اے والیٔ عالم!
تقبّل اک دفعہ کرنا ہے عالی جاہ ہو جانا

ذرا بھی شک نہیں تنزیلِ قرآں کے برابر ہے
کسی کے دل میں نفسِ اللہ! تیری چاہ ہو جانا

مراتب میں ترے، موؐلا! کسی کے دل میں آجانا
ذرا سے شک کا راہِ حق میں ہے بے راہ ہو جانا

اِنھیں الفاظ کا جو بولتا ہے ہر کس و ناکس
زباں پر تیری آنا ہے کلام اللّٰہ ہو جانا

پڑھایا جس فرشتے کو وہ حامل وحی کا ٹھہرا
ترا شاگرد ہونا ہے رسول اللّٰہ ہو جانا

اطاعت ہے ترے احکام کی اللہ کی طاعت
غلامی کا تری تمغہ ہے مثلِ اللّٰہ ہو جانا

بتوں کا گھر ہے یہ بھی اس کو بیت اللہ بنانے کو
ہمارے خانۂ دل میں کبھی لِلّٰہ ہو جانا

ادیمِؔ راہ افتادہ کو بھی جلدی اُٹھا موؐلا
کہ ہے تاخیر میں اَب اس کا گردِ راہ ہو جانا

✵✵✵✵✵

الغدیر

جس بات کی آج خوشی ہے | معلوم وہ سب کو ہو چکی ہے
اٹھارواں دن ہے ذی الحجہ کا | اور جشنِ ولایت علیؑ ہے
اظہار کیا رسولؐ نے آج | حیدرؑ کُل خلق کا ولی ہے
معنیٰ کو ولی کے جو سمجھ لے | لاریب وہ شخص جنّتی ہے
ممکن نہیں اس کا پر سمجھنا | نفسوں میں رِجس گر بھری ہے
جب نفس ہو پاک خود سمجھ لے | جو معنی و مقصدِ ولی ہے
ہوں لفظ پرست چونکہ میں بھی | لفظوں ہی میں گفتگو ہوئی ہے
مجھ کو بھی اس کی ہے ضرورت | میں بھی سمجھوں جو مقصدِ نبیؐ ہے
قرآن میں کہہ رہا ہے خالق | اللہ ہی خلق کا ولی ہے
زندہ کرتا ہے وہ ہی مُردوں کو | اس کو قدرت ہر ایک امر کی ہے
آیت نے کیا ہے صاف ایسا | یہ بات یقین پر منتہی ہے
قادر جو ہر ایک امر پر ہو | اس کو جانو کہ وہ ولی ہے
ہے کون سا عبد ایسا جس سے | شانِ معبود منجلی ہے
معلوم ہے اہلِ معرفت کو | وہ بعدِ رسولِؐ حق علیؑ ہے
اوصافِ الٰہیّہ کا مظہر | جو اُس میں فنا ہوا وہی ہے
جس کا ہر کام، کام رَب کا | مرضی، مرضی اللہ کی ہے
بیعت نیچے شجر کے دیکھو | دستِ احمدؐ پہ ہو رہی ہے

لیکن فرماتا ہے یہ خالق
بیعت سب نے خدا سے کی ہے

ہاتھوں پر اُن کے ہاتھ رَب کا
یہ بات رَب نے ہی کہی ہے

دنیا اس امر کو جانتی ہے
کس نے خندق کی جنگ کی ہے

بولو! عمر ابنِ عبدِ وَد کا
قاتل کوئی اور جُز علیؑ ہے

لیکن خالق یہ کہہ رہا ہے
جنگ خندق میں ہم نے کی ہے

جنگِ احزاب میں کفایت
اہلِ ایماں کی رَب نے کی ہے

کیوں نہ کھائے نصیر پھر دھوکا
اور بول اُٹھے خدا علیؑ ہے

اہلِ ایمان جانتے ہیں
یہ شانِ کمالِ عبد کی ہے

رَبِّ اکبر ہی دیکھتا ہے
جو عبد کی آنکھ دیکھتی ہے

گر وہ میدان میں قتال کرے
گویا خالق نے جنگ کی ہے

جس کسی پر کرے وہ شفقت
اس پہ رحمت خدا نے کی ہے

جس سے خوشنود ہو گیا وہ
جانو، رَب کی رضا ملی ہے

ہیں کون جہاں میں ایسے بندے
جن میں ہر ایک ہی ولی ہے

اللہ ہے ساتھ جن کے
وہ خلق میں عترتِ نبیؐ ہے

سب کے سب ہیں امامؑ اس کے
جو شخص جہاں میں متقّی ہے

عترت کی سُناؤں اک فضیلت
احمدؐ نے جو بیان کی ہے

سَن دس(۱۰) میں گئے رسولؐ حج کو
فرمایا میری طلب ہوئی ہے

مجھ کو پیاری لقائے رَب ہے
تم سے اَب رخصتِ نبیؐ ہے

ثقل دو(۲) تم میں چھوڑتا ہوں میں
اک کتاب حق کی آخری ہے

دوسرا ثقل ہے مری عترت
یعنی حسنینؑ و فاطمہؑ، علیؑ ہے

دونوں سے جو کرے تمسّک — حقدار بہشت کا وہی ہے
اِن سے جو پھرا، نہیں مسلماں — کافر ہے، لعیں ہے، دوزخی ہے
یہ دونوں کبھی جُدا نہ ہوں گے — ساتھ اُن کا ہمیشہ لابدی ہے
آخر مجھے حوض پر ملیں گے — وہ حوض جو خُلد میں بنی ہے
اَب تو معلوم ہوگیا صاف — یہ حکمِ رسولؐ ایزدی ہے
قرآن اور عترتِ نبیؐ کو — پکڑو مضبوط لازمی ہے
مضبوط گرفت کی علامت — ہر عقلِ سلیم جانتی ہے
پیچھے پیچھے چلے گی اُس کے — جو چیز کہ ہاتھ آگئی ہے
ممکن نہیں اور راہ چلنا — مضبوط گرفت گر ہوئی ہے
آلِ احمدؐ کی زندگی کی — جو کرے نقل جنّتی ہے
اور اغیار کی کرے جو نقل — سمجھو وہ صرف مدّعی ہے
عترت کے لئے رسولِ حق نے — یہ بات بھی کھول کر کہی ہے
مثال عترت کی گویا میری — بالکل کشتیٔ نوحؑ کی ہے
اِس میں طوفاں کے وقت جو بھی — آ گیا تو نجات ہی ملی ہے
جو شے ہوئی نہ اس میں داخل — وہ غرق و ہلاک ہوگئی ہے
کشتی میں سواری کی علامت — مخلوقِ خدا جانتی ہے
گھومے گی پھرے گی اس کے اندر — جو شے اِس میں آ گئی ہے
اور اپنی ہی راہ پر ہمیشہ — کشتی لیکر اُسے چلی ہے
آ کے کشتی میں بھی کوئی شے — راہ خلاف پر گئی ہے؟
صاحبِ عقل و فہم پر تو یہ — سورج کی طرح سے منجلی ہے

نقل آلِ نبی کی جو کر لے — لاریب وہ شخص جنّتی ہے
اور جو بنا ہوس کا بندہ — پوجا شیطان کی اُس نے کی ہے
زندگی میں عمل سے اپنے — نقل اغیار کی ہی کی ہے
حیرت ہے اس نے کیسے جانا؟ — وہ پیروِ عترتِ نبیؐ ہے
کیسے سمجھا؟ اُسے سواری — کشتیٔ نجات میں ملی ہے
کشتیٔ نجات میں سواری — کیسی آساں سمجھ رکھی ہے
آسان نہیں ہے بلکہ بے حد — مشکل عترت کی پیروی ہے
ہے بات منحصر طلب پر — بولو! پیدا طلب ہوئی ہے؟
ہو طلب ہی نہ گر کسی کو کچھ — اور کہتا پھرے کہ جنّتی ہے
خود ہی گھاٹے میں وہ رہے گا — مُنھ زبانی جو مدّعی ہے
اربابِ سیَر نے اِس پر — بات تاریخ میں لکھی ہے
اس حج میں رسولِؐ کبریا نے — تبلیغ کی خوب داد لی ہے
سارے ہی فرض اور سنن کی — تشریح رسولِؐ حق نے کی ہے
فارغ ہوئے لو رسولؐ حج سے — اَب سب کی گھروں کو واپسی ہے
رستے میں ہوئے امیںؑ نازل — بولے حق نے وحی یہ کی ہے
سب خلق کو میری تم سُنا دو — جو بات ابھی ابھی کہی ہے
کام یہ نہ کیا تو سب بیکار — جتنی تبلیغ تم نے کی ہے
سنتے ہی یہ رسولؐ یوں بولے — اِک امرِ عظیم اس گھڑی ہے
حکم خالق کا ایک آیا ہے — جس کی تعمیل لازمی ہے
بڑھ گئے ہیں جو اُن کو بُلوا لو — لازم ہر ایک کی واپسی ہے

پیچھے آتے ہیں انتظار اُن کا
کرنا اِک امرِ واجبی ہے

میدانِ غدیرِ خُم میں اس دم
دیکھیں اک بھیڑ سی لگی ہے

منبر پالان کا بنا ہے
جنگل کھلا، دھوپ بھی کڑی

مجمع سترّ ہزار کا ہے
حیرت بعضوں کو ہو رہی ہے

کون سا ایسا حکم آیا ہے؟
اب یہ خالق نے کیا وحی کی ہے؟

جس کی تعمیل کے لئے آج
ایسی تعجیل ہو رہی ہے

دیکھیں کیا کہتے ہیں پیمبرؐ؟
کچھ کو یہ فکر کھا گئی ہے

قصّہ کوتاہ، رسولؐ منبر پر
آئے، آتے ہی حمدِ رَب کی ہے

پھر مخاطب کیا ہے یوں سب کو
اور گفتار اس طرح کی ہے

''تم سے زیادہ تمہارے نفسوں کا
مالک ومختار کیا نبیؐ ہے؟''

بولے گردن جھکا کر سب اپنی
شک نہیں! حق ہے، واقعی ہے!

سُن کے فرمایا ''جس کا میں مولا
مولا اُس شخص کا علیؐ ہے''

پھر دعا کی اُٹھا کے دونوں ہاتھ
''نائب میرا جو یہ اخی ہے

رکھیو بس اُس کو دوست تُو بھی!
جس کو حیدرؑ سے دوستی ہے

اور دشمن اُسے سدا رکھنا
جو کوئی دشمنِ علیؐ ہے''

رحم کر ہم سبھوں پہ تُو یا رب!
تیرا ہی کام رہبری ہے

نصرت جس نے بھی تجھ سے چاہی
تُو نے تائید اس کی کی ہے

صدقے میں اس کے میرے مولا
تیرا محبوب جو نبیؐ ہے

آلِ احمد کے واسطے سے
مرضی جن کی تری خوشی ہے

طاری نفسوں پہ ہے جو غفلت
بدعت جس سے کہ پھیلتی ہے

رِجسِ شرک و ہویٰ پرستی — جس پہ بنیاد ظلم کی ہے
دُور کر دے ہمارے نفسوں سے — تُو ہی ہر نفس کا ولی ہے
ایسا ایمان کر عنایت — جس کی تعریف تو نے کی ہے
حُب ہے تیری، ترے نبیؐ کی — وہ ہی نورِ محبتِ علیؑ ہے
اُن کے صدقے میں جن پہ تو نے — اپنی نعمت تمام کی ہے
نظرِ رحمت کا تیری طالب — عبدِ عاصی ادیؔم بھی ہے

✵ ✵ ✵ ✵ ✵

السَّلام اے رُخِ پُرنور

السَّلام اے رُخِ پُرنورِ علی الاعلیٰ ① راکبِ دوشِ فلک منزلتِ او ادنیٰ
مقصدِ قولِ نبیؐ ھذا علیؑ مولا سب کے نفسوں پہ ہوا مثلِ نبیؐ جو اولیٰ
تیری طاعت ہے رسولِؐ عربی کی طاعت
تیری طاعت ہے خدائے ازلی کی طاعت

اے شہ عُقدہ کُشا اے شہ عالی منزل ② تو ہی خود عدل کی ہستی ہے تو ہی ہے عادل
جمعِ امکاں کے لئے تو ہی ہے شمعِ محفل اتی بالماء مَعین رَبِّ ھو ارَبِّ گِل
عالمِ قُدس میں شمعِ حرمِ لَم یزلی
مظہرِ ذاتِ خدائے اَبدی و ازلی

باعثِ خلقت و ایجاد سمٰوات و زمیں ③ حاکمِ یومِ ورود و شہِ دُنیا و دیں
مالکِ ملکِ قدم واضع دین و آئیں بلدِ اللہ امین مرجع زیتون و تیں
تو ہی قندیل حقیقت کا ہے مصباحِ نُور
ہے تو ہی وجہِ حیاتِ مَلک و جنّ و حور

کفشِ پا کا تری صدقہ یہ جہاں کی رونق ④ دید کے شوق میں غنچے کا کلیجہ ہے شق
رُخ گلوں کے تری فرقت میں ہوئے جاتے ہیں فق ہے تو ہی ناصرِ حق ، مظہرِ حق ، رہبرِ حق
شاخسارِ اَحدَیت کے لئے بلبل ہے
بوستانِ صَمدَیت کے لئے تو گُل ہے

مثمرِ شاخِ ثمر مورقِ ہر نخل وشجر ⑤ نُور بخشندۂ شب خالقِ مصباحِ سحر
سببِ خاص پئے تربیتِ جنّ و بشر تیرے ہی نُور سے روشن مہ ومہر واختر
مصدرِ دشتِ مکاں مخرجِ انہارِ زماں
علّتِ منتہیٰ ومبدأ اشیائے جہاں

عالِمِ علم لدُن حاملِ نُور صمدی ⑥ پَرتو نورِ ازل مظہرِ ذاتِ احدی
واقفِ سرِّ خدائے ازلی و ابدی پئے اثباتِ وجودِ ''احد'' انت سندی
از پئے رازق ومرزوق حجابِ اکبر
وَسطِ خالق ومخلوق نقابِ منظر

تُو ہے خالق کی قسم ذاتِ حقیقی کی سبیل ⑦ بہرِ ذاتِ صمدی اوضح برہان و دلیل
آیۂ رَبِّ ہُدیٰ ناسخِ ہر قال وقیل وبربّ احدی انت نبیل انت نبیل
مظہرِ قدرتِ حق دستِ خدائے کونین
ناصرِ دینِ خدا کُفوِ رُسول الثقلین

مبطلِ شرک ہے اور ماحیِ بدعت ہے تو ⑧ منعمِ خلق کی مخلوق پہ نعمت ہے تو
صبغۃ اللہ ہے اللہ کی قدرت ہے تو علم کا نُور ہے دروازۂ رحمت ہے تو
تو ہی جنت، تو ہی رضواں، تو ہی طوبیٰ کا شجر
تو ہی تسنیم کا ساقی ہے تو ہی ہے کوثر

تو ہی میزان ہے اعمال کی احمدؐ کی قسم ⑨ وزن سب جس پہ کئے جائینگے اعمالِ اُمم
تو ہی وازن پئے میزان تو ہی ثقلِ اہم لوحِ محفوظ بھی تو، اور ہے تو خود ہی قلم
تو ہی منظر، تو ہی ناظر تو ہی منظورِ حق
تو ہی نصرت، تو ہی ناصر تو ہی منصورِ حق

مہبطِ رحمت والطافِ خدائے کونین ⑩ واقف وحاملِ اسرارِ رسولؐ الثقلین
زوَج بنت نبیؐ و والدِ پاک حسنینؑ فاتحِ خندق و خیبر، اُحد و بدر و حنین
علمِ نُورِ ہدایت پئے مخلوقِ خدا
مصدرِ فیض وکرم خلق میں خالق کی رضا

تو ہی شاہد تو ہی مشہود و شہید اور شہود ⑪ تو ہی عابد بھی ہے اور تو ہی رضائے معبود
زچّہ خانہ ترا سب خلق کا ٹھہرا مسجود تو ہی حامد ہے تو ہی حمدِ خدائے محمود
تو ہی ساجد ہے تو ہی آپ مجسّم سجدہ
ہے تو ہی حج وزکوٰۃ اور نماز و روزہ

بابِ حکمت ہے تو ہی خلق میں حکمت کی قسم ⑫ مظہرِ قدرتِ حق ہے تو ہی قدرت کی قسم
ابرِ رحمت ہے ہمارے لئے رحمت کی قسم بالیقین نعمتِ منعم ہے تو نعمت کی قسم
ہے تو ہی مظہرِ انوارِ جنابِ باری
تیری ہی ذات سے ہے نورِ ہدایت جاری

مُغرقِ لشکرِ فرعون و نجیٔ موسیٰ ⑬ دستِ خلّاقِ جہاں منزلِ منّ و سلویٰ
اذنِ داعیِ خدا سامع سرّ و نجویٰ واقفِ سِرّ فاوحیٰ والیٰ ما اوحیٰ
صاحبِ قدرتِ مطلق ہے تمام اشیاء پر
ولی و والیٔ برحق ہے تمام اشیاء پر

ہے عمل نُور میں ظلمات سے لانا تیرا ⑭ کام مخلوق کو خالق سے ملانا تیرا
نُور سے پُر ہے ہدایت کا زمانہ تیرا ہم نے افسوس کوئی حُکم نہ مانا تیرا
درَ د کا تُو نے بہت خلق کے سامان کیا
کتنے حیوان تھے تُو نے جنھیں انسان کیا

تُو ہی واللہ ہے خلقت میں ہدایت کا علم ۱۵ بہرِ تطہیرِ جہاں تُو نے سدا کھایا غم
تجھ پہ قربان ہوں ہم سیّد و مولائےؑ اُمم تُو ہمارے لئے افسوس سہے رَنج و اَلم
خاکِ پا پر تری قربان نہ ہم ہو جائیں
جب ہمارے لیے مولاؑ پہ ستم ہو جائیں
کس کی طاقت تھی کوئی تجھ سے خلافت لیتا ۱۶ کون تھا خلق میں جو تجھ سے حکومت لیتا
کس سے ممکن تھا کہ احمدؐ کی نیابت لیتا تو نہ گر چاہتا کیوں گھر میں سکونت لیتا
تو نے اسطرح سے میدان کو خالی چھوڑا
جان لیں لوگ کہ دُنیا سے ہے مُنھ کو موڑا
تُو جو لے لیتا حکومت یہی ہوتا مذکور ۱۷ سلطنت ایک تھی احمدؐ کو بنانی منظور
اس لیے کرتے تھے وہ تذکرۂ حور و قصور تا کہ اولاد کا سکّہ چلے نزدیک و دُور
نہ کوئی وحی ہوئی اور نہ فرشتہ آیا
بس حکومت کے لئے جال تھا یہ پھیلایا
تُو نے دکھلا دیا دُنیا کو حقیقت ہے کیا ۱۸ مال و زر کھینچنا مخلوق سے مقصود نہ تھا
اُس کا مقصد تھا کہ لوگوں کو کرے نُور عطا اُسکی خواہش تھی کہ سب کو کرے واصل بخدا
پھر یہ وعدہ تھا زباں سے کہو تم الا اللہ
تم کو مل جائے گی دُنیا اگر اس کی ہو چاہ
بیٹھ کر کہہ دیا اس واسطے گھر کے اندر ۱۹ ایک جا کرتا ہوں قرآنِ خدائے برتر
جمع جب تک نہ ہو کاندھے پہ نہ ڈالوں چادر چاہتا ہوں کہ مرتّب ہو کتابِ داور
اَب کُھلی اصل حقیقت ہمیں معلوم ہوا
تو ہمارے ہی لئے جان کے مظلوم ہوا

تیرا مقصود اگر ہوتا حکومت لینا ⑳ کیوں نہ لوگوں سے یہ کہتا کہ یہ کرتے ہو کیا
کیا نہیں یاد کہ احمدؐ نے یہ فرمایا تھا جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ بھی مولا

جب بھی مسجد میں گیا بس یہی کہہ دیتا تھا
میں احق تم سے ہوں جس حق سے یہ منصب ہے لیا

اور زیادہ سے زیادہ یہ کبھی بول اُٹھا ㉑ تم نے یہ جھوٹ ہے کیا جلد نبیؐ پر باندھا
یہ جو تم کہتے ہو اپنے کو خلیفہ اُس کا کب بنایا تھا تمہیں اس نے خلیفہ اپنا

جب سُنا، کر چکے سب اہلِ مدینہ بیعت
ساتھ لے بنتِ نبیؐ کو گئے گھر گھر حضرتؑ

کھٹکھٹاتے تھے ہر اک شخص کا پھر دروازہ ㉒ جب نکلتا تھا تو فرماتے تھے اس سے مولا
مردِ مسلم تجھے بالکل ہی نہیں خوفِ خدا کس لئے تم نے بنایا یہ خلیفہ اپنا؟

جو نبیؐ کہہ گئے تھے کچھ نہ رکھا تم نے یاد!
حقِ آلِؑ نبوی کر دیا بالکل برباد!

کیا نہیں کہہ گئے تھے تم سے رسولِؐ دوسرا ㉓ کہ مرے بعد علیؑ ہوگا خلیفہ میرا
چند ہی روز میں تم نے دیا سب کچھ ہی بھلا فاطمہؑ ساتھ ہے میرے، ہے اسے بھی شکوا

سوچ لو اَب بھی یہ کیا کام کیا ہے تم نے
یہ تو برباد ہی اسلام کیا ہے تم نے

کہتا تھا ہو کے پشیماں وہ بشر، یا حیدرؑ! ㉔ اب تو ہم کر ہی چکے عہد اطاعت کا مگر
کاش پہلے سے جو فرماتے تو ہوتا بہتر لیکن خود آپ گئے بیٹھ جو گھر کے اندر

ہم نے سمجھا، ہے جدائی کا نبیؐ کی صدمہ
چھوڑ دی آپ نے اس واسطے بالکل دُنیا

اَب تو بیعت بھی ابوبکر کی ہم کر بیٹھے ﴿۲۵﴾ اُس غلط فہمی میں اِس عہد کو لے سر بیٹھے
کام ہوتا رہا اور آپ رہے گھر بیٹھے کیا خبر تھی ہمیں کیا سوچ کے حیدرؑ بیٹھے
اَب تو مجبور ہیں مُنھ موڑ نہیں سکتے ہم
کر کے بیعت تو کبھی توڑ نہیں سکتے ہم

بعض نے کہہ دیا ہم بھول گئے قولِ رسولؐ ﴿۲۶﴾ ہم سے یا حیدرِؑ کرّار نہ ہوں آپ ملول
آپ کیسا تھ جو آئی ہیں یہاں آج بتولؑ کیسے اَب حکم کریں بنتِ پیمبر کا قبول
گھر پہ آئی ہے محمدؐ کی دُلاری بھی آج
بڑھ گئی پیشِ خدا قدر ہماری بھی آج

حق نے فرمایا تھا ایمان جو تم لاؤ گے ﴿۲۷﴾ کیا سمجھتے ہو یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤ گے
آزمائش میں بڑی سخت نہ تم آؤ گے؟ پورے اُترو گے تو ہاں اسکی جزا پاؤ گے
اس لئے خلق پہ کی شاہ نے پوری حجت
دیکھ لیں کس کو ہے خالق کے نبیؐ سے اُلفت

ایک وعدہ تھا عرب کو یہ کیا تھا آگاہ ﴿۲۸﴾ چاہتا ہو جسے دنیا کے ملیں حشمت و جاہ
کہہ دے اسکے ہی لئے ہے کلمہ الا اللہ پوری کردینگے اسی دُنیا میں ہم اسکی چاہ
نہ کسی طرح کی دُنیا میں کمی آئے گی
فردِ اعمال مگر صاف بگڑ جائے گی

اور احمدؐ نے بھی سب سے یہی فرمایا تھا ﴿۲۹﴾ تم مسلمان جو ہو جاؤ تو دیکھو کیا
ساری مخلوق میں بڑھتا ہے تمہارا رُتبہ تم سے دَب جائینگے قیصر ہو وہ یا ہو کسریٰ
راہ بتلاتا ہوں میں ہو گے جو اس پر سالک
ساری دُنیا کے خزانوں کے بنو گے مالک

سوچنا ہے کہ علیؑ خود جو حکومت لیتے ۳۰ اوران لوگوں کو مطلق نہ امارت دیتے
وہ جو اسلام میں دُنیا کے لئے آئے تھے ساری دُنیا سے یقیں ہے کہ یہی وہ کہتے
ہم نے پائے سبھی اللہ کے وعدے جھوٹے
ہم نے جانا تھا نبیؐ اور وہ نکلے جھوٹے

اَب بتاؤ جو نہ یہ لوگ حکومت پاتے ۳۱ دینِ آباء کی طرف لوٹ نہ سارے جاتے؟
خاک میں کام محمدؐ کے سب ہی مل جاتے پھر پلٹ کر بھلا مخلوق میں احمدؐ آتے؟
بس اسی واسطے حیدرؑ نے حکومت دیدی
پھلے پھولے یہی اسلام، امارت دیدی

اوراک امر ہے اس پر بھی کریں غور ضرور ۳۲ کہ شُتر کینہ ہیں اعراب یہی ہے مشہور
کتنے سردارِ عرب تھے جو نہایت مغرور دستِ حیدرؑ سے ہوئے قتل نہیں ہے مستور
سارے اعراب کو حیدرؑ سے زبس کینہ تھا
ان کا اک لمحہ گوارا نہ اُنھیں جینا تھا

اسی باعث نہ لڑے آپ رسولِ مختار ۳۳ نہ لڑائی میں کبھی آپ نے کھینچی تلوار
تاکہ اسلام میں آئیں جو عوام و سردار انکو کچھ بُغض نہ ہو ذات سے میری زنہار
میری اولاد سے حیدرؑ سے رہے گو کینہ
کم سے کم صاف رہے مجھ سے ہی انکا سینہ

ہاتھ سے جن کے نہ اک زخم کسی نے کھایا ۳۴ میل کفّار سے بھی ان کا ھتا ہوتا آیا
رَنج کیا، شکوہ بھی عربوں کو نہ ان سے کچھ تھا اِس لئے تختِ حکومت پہ اُنھیں بٹھلایا
اَب جنہیں بغضِ علیؑ تھا وہی دل سے بیٹھے
ایک اسلام کی تنظیم میں مل کے بیٹھے

کون وہ لوگ تھے کیا آپ کو معلوم نہ تھا ﴿۳۵﴾ دیکھ لو صاف ہے قرآن کے سوروں میں لکھا
کہ جو ہیں سخت منافق اُنہیں تُو نے دیکھا تُو نہیں جانتا پر جانتا ہے ان کو خدا

غور کرلے گا اگر ان کی علامات سے تُو
جان جائیگا انہیں ان کی فقط بات سے تُو

ہیں وہ باتُون بہت کہتے ہی رہتے ہیں سدا ﴿۳۶﴾ جنگ کا حکم نہیں کس لئے ہم کو ملتا
جب مقابل نہ ہو کوئی تو ہلائیں نیزا حکم جب تک نہ ملے تیغ گھمائیں کیا کیا

اور کہیں مار دُوں فی الفور میں اس کافر کو
سَر اُڑا دُوں ابھی مولا کا ذرا حکم تو ہو

اور ہو جاتی ہے جس دم کوئی آیت نازل ﴿۳۷﴾ دے جو فرمانِ جہاد ان کو خلافِ باطل
اسکے سُنتے ہی لرز جاتا ہے بس انکا دل انکی چھاتی پہ ہو رکھی ہوئی جیسے اِک سِل

خوف ہو جاتا ہے نفسوں میں جو انکے جاری
موت کی ہوتی ہے فی الفور غشی سی طاری

تھا یہ ان کیلئے بہتر جو اطاعت کرتے ﴿۳۸﴾ جیتے خالق کیلئے اس کی رضا پر مرتے
جنگ جب ہوتی یہ اسوقت لڑائی کرتے اپنے خالق سے صداقت کا سدا دم بھرتے

ہے یہ نزدیک کہ حاکم یہ اگر بن جائیں
مُفسدہ ارض پہ خالق کی بڑا پھیلائیں

اور جو خلق میں ہیں ''تیرے قرابت والے'' ﴿۳۹﴾ ہیں یہی ''ان کیلئے'' قطعِ مروّت والے
جان لے، ہیں یہی اللہ کی لعنت والے بہرے کانوں سے ہیں اور اندھی بصارت والے

ان میں کوئی نہیں قرآں پہ نظر جو ڈالے
انکے قلبوں پہ خدا نے ہیں لگائے تالے

صاف فرماتا ہے مرتد جو ہوئے لَوٹ گئے ⑩ جبکہ احکامِ خدا صاف اُنھیں پہنچے تھے
انکی امید بڑھادی ہے بہت شیطاں نے کہتے ہیں ان سے جو ہیں حق سے کراہت کرتے

اِس پہ اللہ نے نازل جو کیا ہے قرآں
بعض تو مان لو اور بعض نہ مانو فرماں

انکے اعمال ہوئے حبط نہیں جانتے ہیں ⑪ جس سے اللہ ہو ناراض اُسے مانتے ہیں
اور ہو جس سے بھی خوش اُسکو برا جانتے ہیں دل میں اپنے تو منافق یہی بس ٹھانتے ہیں

ان کے کینوں کو کرے گا نہ کبھی حق ظاہر
وہ چھپا رکھیں گے سب کچھ وہ بڑے ہیں ماہر

پھر یہ فرمایا خدا چاہتا تو دکھلاتا ⑫ ان کی پیشانیوں سے جان تو ان کو پاتا
قول سے اُنکے اُسی وقت پتہ چل جاتا ہم ہیں واقف جو یہ کرتے ہیں عمل میں بھاتا

جب تلک صابر و جابر نہ جدا ہو جائیں
ہم تو پرکھیں گے اُنہیں چاہے یہ جتنا بھاگیں

پس بہ تحقیق کہ حق سے ہوئے منکر یہ ذلیل ⑬ لوگوں کو روکتے ہیں کرتے ہیں ہر قال وقیل
تا کہ عترت کو تری چھوڑ دیں پائیں نہ دلیل وہی عترت جو ہے مخلوق میں خالق کی سبیل

برخلاف حکمِ نبیؐ کے جو کئے کام اُلٹے
کیا ضرر حق کو ہے حبط انکے ہی اعمال ہوئے

دیکھ لو ''سورۂ ماعون'' میں کہتا ہے خدا ⑭ تُونے دیکھا اُسے جو دین کو جھٹلائے گا
ہے یہ ہی شخص یتیموں کو جو دھکے دے گا اور مسکینوں کا کھانا بھی وہ لے لے گا

گو نمازوں کا اُسے روز ادا کرنا ہے
پر ہلاکت میں ہمیشہ کے لئے رہنا ہے

اُسکو بھولے ہوئے ہیں جو ہے نمازِ اصلی ۴۵ دین ان لوگوں کا ہے اصل میں ظاہر داری
مانگا جائے گا جو سامانِ معونت کوئی مانگنے والے کی عرضی نہ سُنی جائے گی
ان میں کس بات سے واقف نہ علیؑ تھے کہیے؟
وہ نہ بتلاتے تو لوگ آج بھی جاہل رہتے

سوچو کیا چاہتے تھے وہ اُنھیں کیا تھا منظور ۴۶ انکا مطلب تھا مساوات ہو نزدیک و دُور
ڈال رکھا ہے غلامی نے جو دنیا میں فتور پست ہمّت ہیں بہت لوگ ہیں بیحد مجبور
چھوٹی اقوام ہیں دُنیا میں معطّل بالکل
ذہن اُنکے اُمرائے نے ہیں کیے شل بالکل

جب لگائے اُنھیں آزاد خیالی مہمیز ۴۷ انکی آنکھیں کھلیں پیدا ہو تضادوں میں تمیز
خود کو پہچانیں تو چُومیں نہ کسی کی دہلیز اور بڑے کاموں کو سمجھیں نہ کوئی مشکل چیز
خوش رہیں دل بڑھیں ماحول میں آزاد ہوں سب
حسبِ دلخواہ ترقی کریں آباد ہوں سب

سطحِ عالم سے مٹے جہل بڑھیں فضل و کمال ۴۸ دور مخلوقِ خدا سے ہو یہ صدیوں کا وبال
غیر ممکن تھی مگر ایسی کوئی صورتِ حال مرکزِ ظلم سے جب تک نہ ہٹیں قوّت و مال
حکمرانوں کے نہ مٹ جائیں قبیلے جب تک
عامّۃ النّاس کو ہوش آئے نہ اسوقت تلک

لازمی تھا کہ ممالک پہ کریں فوج کشی ۴۹ بحر کی راہ سے ہو یا ہو براہِ خشکی
اَب یہ بتلاؤ یہی کام اگر کرتے علیؑ انکی وقعت کہاں لوگوں کی نظر میں رہتی
وہ سمجھتے کہ یہی شاہ کیا کرتے ہیں
یہ بھی اک شاہ ہیں ملک اپنا بڑا کرتے ہیں

ایسا ہی ان کو اگر جانتی ساری دنیا ۞۵۰۞ کیا سمجھتی اُنھیں اسکندر و دارا کے سوا
کون یہ جانتا انصاف سے بتلاؤ ذرا نوعِ انسان کا یہ شخص ہے عاشق سچا

بادشاہ چیز ہیں کیا حق کا پیارا ہے علیؑ
ہر ترقی کی منازل کا سہارا ہے علیؑ

تھا ضرور اس لئے غیروں کو حکومت دنیا ۞۵۱۞ کام یہ نفس کے بندوں سے تھا ان کو لینا
اور مقصد بھی مگر پیشِ نظر تھا اپنا اپنی جانب تھا مسلمانوں کو مائل کرنا

ایسا ماحول بنے ظلم جو خود پر آئیں
اہلِ دل دیکھ کے تڑپیں تو رہِ حق پائیں

بات اک راز کی اَب یاد دلاؤں سب کو ۞۵۲۞ حکمتِ والیٔ کُل صاف دکھاؤں سب کو
طینتِ نفسِ بشر ایک بتاؤں سب کو جانتے ہونگے مگر میں بھی سُناؤں سب کو

بادشہ ہو جو بزرگوں کا کسی کے قاتل
دے نہیں سکتا محبّت کی جگہ اس کا دِل

ساری دنیا کو اُنھیں دینا تھا اُلفت کا پیام ۞۵۳۞ فتحِ امصار میں لازم ہے کہ ہو قتلِ عام
پس جو رہ جاتے وہاں باقیۃُ السّیف تمام کیسے محبوب اُنھیں ہوتے یہ بتلاؤ امام

اس لئے اپنا تعلّق تو دلوں سے جوڑا
فتحِ امصار کو غیروں کی ہوس پر چھوڑا

جانتے سب ہیں جو سُنتے ہیں حدیث و تفسیر ۞۵۴۞ حق نے حیدرؑ کو بنایا تھا محمدؐ کا وزیر
مومنوں کے لئے بتلایا پیمبرؐ نے امیر اس پہ شاہد ہے کُھلا واقعۂ خُمِّ غدیر

سب کے والی و ولی حیدرِ کرارؑ بنے
یعنی اللہ کی سرکار کے مختار بنے

حل شدہ چیز ہے اُسوقت کی حالت کا سوال ۵۵ صاف قرآن میں موجود ہے پورا احوال
طالبِ رشد و ہدایت تھے وہاں بہرِ مثال تھا ہجوم انکا جنھیں تھی ہوسِ دولت و مال
پیشوا ان کے بھلا کیسے علیؑ بن جاتے
جو نبوّت میں تھے ہر شام و سحر شک لاتے

مشغلہ صدیوں سے اعراب کا تھا خونخواری ۵۶ بعض کرتے تھے ہدایت سے کُھلی غدّاری
بعض کو شوق کہ مل جائے اُنہیں سرداری لائے تدبیر سے یوں ان کو حبیبِ باری
آلۂ کار بنایا کہ ممالک لوٹیں
اہلِ ثروت کے صنم ان کی بدولت ٹوٹیں

اہلِ ایمان بھی کچھ تھے کہ علیؑ پر تھے نثار ۵۷ تھے منافق مگر اتنے کہ نہ تھا ان کا شمار
غور اب کیجئے اس پر کہ رسولِ مختار ان کی مرضی کا بنا سکتے تھے کس کو سردار؟
بس حکومت کیلئے چھانٹ لیے اُن جیسے
شادیاں کر کے تقرّب بھی تھے انکو بخشے

اور اک راز توجّہ سے سُنیں سب حضرات ۵۸ ہوا گر امن اور آرام سے گزریں اوقات
غفلتِ نفس بڑھے جوش میں آئیں جذبات حزبِ شیطان کے دن اور اسی کی ہو رات
جانتے بوجھتے پھر دل میں تڑپ کون بھرے
عیش کو چھوڑ کے کیوں درد کے سامان کرے

سوچیئے! خود سے جو مولاؑ یہ حکومت لیتے ۵۹ پاؤں پھیلا کے بھلا لوگ نہ پھر کیوں سوتے
لاشعوری کے حجاب ان پہ پڑے ہی رہتے نورِ ایمان رعایا کو وہ کیسے دیتے؟
اس لئے تھا یہ ضروری کہ بنیں خود مظلوم
بے قراری سے محبّوں کی ہو غفلت معدوم

عقل حیران ہے کیونکر میں بتاؤں حکمت ⑥⓪ باب کیا کیا ہیں کُھلے کیسے دکھاؤں حکمت
باتیں گننے کی اگر ہوں تو گناؤں حکمت خضرؑ کی عمر ہوا ہو جو سُناؤں حکمت

وہ تو ہے نورِ خدا اس کا بیاں کون کرے
غیب کے راز کو لفظوں میں عیاں کون کرے

یہ سمجھ لیجئے اس کو تھی ہدایت منظور ⑥① چاہتا تھا کہ ملے لوگوں کو ایمان کا نُور
جوش جذبات مٹے جس سے ہے دُنیا میں فتور میں جو مظلوم بنوں، میرے محبّوں پہ ضرور

میرے آفات و مصائب کا اثر ہوئے گا
جو سُنے گا مری تکلیف وہی روئے گا

غم سے تڑپیں گے تو خود آپ چُھٹے گی غفلت ⑥② درد جب مل گیا تو کیسے رہے گی غفلت
جوش و ہیجاں ہوئے کم اور گھٹے گی غفلت چند ہی سال کے عرصے میں ہٹے گی غفلت

نفس جب پاک ہوا قلب میں نُور آئیگا
چاہنے والوں کو پھر میرے سُرور آئے گا

ایک بھی خلق میں بن جائے جو ایسا انساں ⑥③ ہو لگن اس کو شب و روز یہی ہو ارماں
کہ رہیں میرے بنی نوع نہ مثلِ حیواں گر ضرورت پڑے ہو جائے وہ ان پر قرباں

سلسلہ یوں ہی ہدایت کا چلے جائے گا
ایک کوشش کرے تو دس کو شعور آئے گا

اہلِ دنیا تو سبھی غرقِ ہویٰ تھے دن رات ⑥④ اسلئے جان کے پیدا کیے ایسے حالات
وہ بھی اور اسکے احبا بھی اُٹھائیں آفات تھا یہی مقصدِ اعلیٰ کہ بڑھیں نیک صفات

پست اقوام جو ہیں خوش رہیں شاداں ہوئیں
میرے احباب مگر صاحبِ ایماں ہوئیں

الغرض اس پہ ہی مولاؑ نے عمل کر ڈالا ٦٥ اک خلافت ہی نہیں بلکہ لُٹا گھر ڈالا
قوم نے ہاتھ ہر اک قسم کے حق پر ڈالا ملی قوّت تو غصب باغِ فدک کر ڈالا
سیّدہؑ روتی تھیں دن رات نبیؐ کے غم میں
تا کہ اس ذریعہ ہی کچھ لوگ ہوں داخل ہم میں

باخبر رمزِ سیاست سے تھے مولائے اُمم ٦٦ جانتے تھے کہ حکومت نہیں ہوتی قائم
جب تلک خلق پہ ہو جائیں نہ کچھ ظلم و ستم بے تعلّق رہا اس واسطے شاہِ عالم
جب رعایا پہ کوئی ظلم و ستم ہو جائے
اسمیں حضرت کا بھی شامل نہ قدم ہو جائے

فتنہ جس وقت کہ یہ ہو کے علم ختم ہوا ٦٧ اہلِ قبلہ پہ ہر اک ظلم و ستم ختم ہوا
قتل کا قید کے آفات کا غم ختم ہوا سرکشی کا جو قبیلوں میں تھا دم ختم ہوا
بے دھڑک قتل کیا مال بھی انکے لُوٹے
دَردوغم کے بڑے لوگوں پہ پہاڑ آ ٹُوٹے

جب حکومت کا ہوا سب پہ تسلّط پورا ٦٨ صلح کا آیا جو پیغام تو منظور کیا
ساتھ دیتے رہے جتنا کہ مناسب سمجھا اس طرح دونوں خلیفوں کا زمانہ گزرا
انکو سمجھاتے رہے ملک کے آداب تمام
عسکری صورتِ اسلام کی تنظیم و نظام

لازمی تھا ابوسفیان کا ان سب پہ اثر ٦٩ تھے حکومت پہ ابوبکر ابھی جلوہ گر
اس کے بیٹوں کو بنا ڈالا امیر لشکر مہر بہ لب تھے علیؐ ان کو تو سب کچھ تھی خبر
اِن ہی حالات میں جب فتح ہوا ملک شام
دیدی سفیان کے بیٹے کو حکومت کی زمام

ساری اولادِ اُمیّہ کہ تھے آزاد غلام ۷۰ ایسی تدبیر بھی ممکن تھی کہ یہ بے ہنگام
گر علیؑ چاہتے ہوسکتا تھا اک یہ بھی کام انکے قبضے ہی میں جانے نہ دیا جاتا شام
نہ قوی ہوتے نہ شر کوئی یہ برپا کرتے
دُور سے مال و حکومت کو تکا ہی کرتے

ابوسفیان کو آمادہ ذرا کر دیتے ۷۱ کچھ صلہ آلِ اُمیّہ کو ملا کر دیتے
وہ تو خود آیا تھا اس وقت کھڑا کر دیتے ان کو آپس میں لڑا کر ہی فنا کر دیتے
لیکن اک وعدہ خالق کو وفا کرنا تھا
بندروں پر ہی ہدایت کا جُوا دھرنا تھا

لوگ کچھ علمی سوالات جو لے آتے تھے ۷۲ طوطے ہاتھوں سے خلیفاؤں کے اُڑ جاتے تھے
لاجوابی سے ندامت میں یہ گڑ جاتے تھے ایسی مشکل میں مدد آپ ہی فرماتے تھے
آپ موجود نہ ہوتے تو وہ لیتے تھے بُلا
یا خلیفہ ہی خود آجاتا تھا پیشِ مولاؑ

اسطرح کرتے رہے علم سے امداد حضورؑ ۷۳ کھول کر رکھتے تھے ہر عُقدۂ نزدیک و دُور
ڈھونڈ ھنے آتا تھا جس دم کوئی اسلام کا نُور اسکے دل سے وہیں شبہات کو کر دیتے دُور
روشنی نُورِ حقیقت کی دکھا دیتے تھے
اور داخل اُسے اسلام میں کر لیتے تھے

ابنِ خطّاب کا اس طرح زمانہ گزرا ۷۴ اپنے مابعد کو شوریٰ پہ بظاہر چھوڑا
لکھ گئے فیصلہ کُن ایک وصیّت نامہ سات اصحاب کا قائم کیا جائے شوریٰ
انتخاب ایک کا ان سب میں سے ملکر کرلیں
اور اسے امرِ خلافت پہ مقرّر کرلیں

ایک تھا اپنا پسر پوری حمایت کا نشاں ۷۵ اور طلحہ و زبیر، چوتھے تھے عبدالرحمٰن
پانچویں سعد ابی وقاص کے آرامِ جاں چھٹے عثمان اور آخر میں علیؑ ذیشاں
پھر بنِ عوف کو ان سب پہ حَکم ٹھہرایا
چونکہ عثماں سے اُنہیں ربطہ قرابت کا تھا

طے شدہ اَمر تھا عثمان خلافت پائے ۷۶ نام ایسے ہی وصیت میں گئے لکھوائے
دوستوں میں سے علیؑ کے نہ کوئی در آئے بغض مولاؑ سے ہو عثمان ہی دل سے بھائے
گر وصیّت کوئی مجہول عمر لکھ جاتے
پھر بھی ایسے میں علیؑ کیسے خلافت پاتے؟

بات پھر بھی نہ بنی تو پسرِ عوف اُٹھے ۷۷ ظاہری طور پہ شورائے عوامی کو چلے
فکر تھی جیت کا گُر ہاتھ کہیں سے آئے منتظر راہ میں ان کو پسرِ عاص ملے
سُن کے بولے کہ جو کہتا ہوں تم اسکو مانو
تم علیؑ کی روشِ خاص بھلا کیا جانو

کر دو اعلان کہ میں اسکو حکومت دوں گا ۷۸ جو کہے سیرتِ شیخین پہ عامل ہوں گا
اس پہ حیدرؑ یہ کہیں گے نہ کبھی مانوں گا اور عثمان تو کہہ دیگا کہ جان واروں گا
کوئی الزام بھی شوریٰ پہ نہ آپائے گا
راستہ بیعتِ عثمان کا کُھل جائے گا

جب بنِ عوف نے یہ شرطِ خلافت رکھی ۷۹ حسبِ دستور علیؑ نے وہیں گردن پکڑی
کہ کہو سیرتِ شیخین علیحدہ شے تھی جس سے مل سکتی نہیں سنّتِ اللہ و نبی
اس پہ عثماں نے کیا عہد، خلافت سر لی
اور بنِ عوف نے عثمان سے بیعت کر لی

اقتدار آتے ہی کی اہل قرابت پہ نظر ⑧⓪ ہاتھ ان کے ہوئے تلوار زبانیں خنجر
کھا گئے چیر کے مِلّت کے خزانے کا جگر جو جہاں بھا گئی چھوڑی کوئی شے خشک نہ تر
باغ بازار تر و تازہ چراگاہیں لیں
دِل سے اشرافِ مدینہ کے بڑی آہیں لیں

ایک باران سے اُگلوائی گئی اتنی رقم ⑧۱ ان کے دَر پر ہوئی نسلِ اُموی مستحکم
جن میں مرتد بھی تھے مشہور تو کچھ عبدِ صنم اِک طرف رکھ دیئے احکامِ نبیؐ اکرم
اختیارات گئے اوروں کے عمّال گئے
گھر گئے سر گئے سردار گئے مال گئے

مصر سے آئے ہوئے مال کی اُونچی ڈھیری ⑧۲ جسکی قیمت تو حقیقت میں بہت زیادہ تھی
حق میں مروان کے بولی بڑی نیچی چھوڑی وہ رقم بھی اسے سرکار کے کھاتے سے ملی
حقِ دامادی میں اک لاکھ درہم کا تحفہ
وہ بھی مرتی ہوئی اُمّت کے خزانے سے ملا

سخت ناراضی کے عالم میں مہاجر انصار ⑧۳ مجتمع ہو گئے مصری وحجازی اک بار
ایسے افعال سے کہنے لگے ہو کر بیزار اہلِ اسلام کہاں اور کہاں تم مختار
ہم پہ نا اہل جو عمّال ہیں ان کو بدلو
وہ جگہ ہم جنھیں تجویز کریں ان کو دو

نامزد مصر پہ فرزندِ ابوبکر ہوا ⑧۴ اجنبی راہ سے جاتا ہوا اِک شخص ملا
مصر کے قافلے والوں نے اسے روک لیا اسکے مشکیزے سے عثمان کا اک خط نکلا
حاکمِ مصر کو تھا حکم کہ تعجیل کرو
نامزد شخص کی رستے میں خبر لے ڈالو

قافلہ دیکھ کے اس خط کو مدینے پلٹا ۸۵ اور دربارِ خلافت میں وہ خط پیش کیا
اس پہ عثمان نے برجستہ قسم کھا کے کہا کام مروان کا ہوگا نہیں کچھ مجھ کو پتا
تب کہا لوگوں نے پھر اسکو ہمیں دید یجئے
یا قدم تختِ خلافت سے علیحدہ کیجئے

مگر عثمان کسی بات پہ آمادہ نہ تھے ۸۶ بعض کہتے ہیں سوا ماہ وہ محصور رہے
بہرِ امداد معاویہ کو نامے لکھے فوج تک آئی مگر گھات میں رہنے کیلئے
آخری خط میں تھا شاید یہی منشا ہے ترا
قتل ہو جاؤں اگر میں تو کرے جنگ بپا

انکو سمجھانے سے جب حیدرِؑ صفدر ہارے ۸۷ ہٹ گئے ایک طرف صلح منش بیچارے
راہِ امداد تو روکے تھے محاصر سارے لوگ بھی گھُس پڑے آخر گئے عثماں مارے
اُموی شام کا جنجال تھا یہ جتنا تھا
اس کی طاقت پہ تکبّر سببِ فتنہ تھا

ظلم کی دھوپ ڈھلی یاد عدالت آئی ۸۸ منھ کے بَل خاک پہ منبر سے خجالت آئی
کام من کنت کی آخر کو رسالت آئی یاد اس روز کے منظر کی جلالت آئی
آ گئے یاد نبیؐ آلؑ کا احساس ہوا
تجربہ معترفِ خامہ و قرطاس ہوا

مجتمع ہو گئے مصری و حجازی سارے ۸۹ نزدِ حیدرؑ گئے اور سب نے یہ نعرے مارے
اَمر کے اہل نہیں وقت کے یہ بنجارے اَب تو تم پر ہی نظر کرتے ہیں سب بیچارے
بار اُٹھانے سے بہت آپ نے انکار کیا
کام آجایئے ہر شخص نے اصرار کیا

آ گئے یاد رسولؐ آپ نے حامی بھر لی ﴿٩٠﴾ بہرِ تربیتِ مخلوق بلا یہ سر لی
بغض میں پر جو نمایاں تھے اُنہیں موت پڑی کام بیعت سے بھلا کیا تھا، بغاوت کر لی
بصرہ و شام میں وہ آگ لگائی نہ بجھی
ابتدا جنگِ جمل سے جو ہوئی پھر نہ تھمی

اور اعراب کا احساس تھا کے دِن کیلئے ﴿٩١﴾ پیٹ میں آگ لگی مفت کا بے کھائے پیئے
دل میں دینار جلانے لگے یادوں کے دیئے کوئی آوارہ صفت زُہد میں کیا خاک جیئے
شام سے نت نئے لالچ کی ہوائیں سنکیں
جن سے پیشانیاں اربابِ ہوس کی ٹھنکیں

دین کی ٹھنڈ میں صحرا کی حرارت اُبھری ﴿٩٢﴾ سچ سے گھبرائے بہت جھوٹ کی عادت اُبھری
عزّتِ نفس سے تنگ آئے ذلالت اُبھری لُوٹنے والوں میں پھر لوٹ کی خصلت اُبھری
ظلم تو ظلم تھا انصاف کو بھی غرق کیا
حق و باطل میں نہ اس قوم نے کچھ فرق کیا

ظلم کی حد ہوئی آخر کو یہ کر ڈالا کام ﴿٩٣﴾ زہر میں ڈوبی ہوئی سر میں لگائی صمصام
سر بھی اور ریشِ مطہّر ہوئے تر خوں میں تمام دیکھ لو مسجدِ کوفہ میں تڑپتا ہے امامؑ
رَبِّ کعبہ کی قسم کھا کے یہ فرماتا ہے
مرتبہ آج علیؑ حق سے بڑا پاتا ہے

لو مسلمانوں اُٹھا آج وہ پیارا سردار ﴿٩٤﴾ جو یتیموں کا تھا بیواؤں کا تھا خدمتگار
ظلم سہنے سے نہ تھکتا تھا کبھی وہ زنہار بہرِ تطہیر جہاں رہتا تھا غم میں سرشار
اس نے اسلام کی بنیاد کو مضبوط کیا
اور تحفّظ کے لئے اپنا ہی پھر خون دیا

۳

ذکر سیّدۂ کونین صلوٰۃ اللہ علیہ

عرشِ پُرنُور میں اک نقشِ جلی ہے زہرا
فرش پر باغِ نبوّت کی کلی ہے زہرا
تاج ہے سر کا ولی والیٔ سرکارِ خدا
خود بھی ماں ولیوں کی اور بنتِ ولی ہے زہرا

روزِ ازل کی پہلی تحریر

روزِ ازل کی پہلی تحریر فاطمہؑ ہے
نُورِ خدا کی روشن تصویر فاطمہؑ ہے

آیاتِ حق کی مرجع خود آیتِ الٰہی
قرآن کی مجسّم تفسیر فاطمہؑ ہے

بہرِ کلیم چمکا جو طور پر شجر سے
اس نُورِ کبریا کی تنویر فاطمہؑ ہے

صوم وصلوٰۃ ہے وہ تسبیح و ذکر ہے وہ
تہلیل فاطمہؑ ہے تکبیر فاطمہؑ ہے

جو بارگاہِ حق سے مانگیں خلیل رَب نے
اُن میں سے ہر دعا کی تاثیر فاطمہؑ ہے

ہو دُور جس سے فوراً عصیاں کی کثافت
اُلفت ہے جس کی ایسی اکسیر فاطمہؑ ہے

یومِ الست سے بھی پہلے لکھی ہے جس نے
کون ومکاں کی ساری تقدیر فاطمہؑ ہے

تقوے میں ایسی کامل جسکی کنیز سے بھی
صادر ہوئی نہ کوئی تقصیر فاطمہؑ ہے

وہ نُورِ اوّلیں ہے اور کلمہ الٰہی
یعنی کہ حق کی پہلی تعبیر فاطمہؑ ہے

ایسی مدبّرہ ہے بچوں کے آگے جسکے
اک کھیل ہے جہاں کی تدبیر فاطمہؑ ہے

اے عاصیانِ اُمّت جو عمر بھر تمہاری
فکرِ نجات میں تھی دلگیر فاطمہؑ ہے

احبابِ آلِؑ احمد محشر میں ہونگے جتنے
بخشائے گی جو سب کی تقصیر فاطمہؑ ہے

☼☼☼☼☼

کیوں نہ ہوں مسرور آج

کیوں نہ ہوں مسرور آج کافتہ المومنیں
شافعۂ روزِ جزا دہر میں پیدا ہوئیں

اُس کے ہی انوار سے دونوں جہاں ہیں فیضیاب
انجم و ماہ و آفتاب، کرسی و عرش اور زمیں

حافظِ اسلام ہیں اس کے بنون اور بنات
کیوں نہ کرے اس پہ ناز دینِ شہِ مرسلین

واقفِ اسرارِ غیب مَس نہ ہوا جس سے رَیب
یاد سے بھی جس کی عیب پاس بھٹکتے نہیں

مظہرِ نُورِ خدا زیب دہ اِنَّمَا
مرضئ رَبِّ ہُدیٰ جانِ رسولِؐ امیں

مرجعِ صدق و صفا مخزنِ جُود و سخا
مصدرِ فیض و عطا واقفِ اسرارِ دیں

نقطۂ پرکارِ حق، رونقِ دربارِ حق
مالکِ سرکارِ حق، سیّدۂ عالمیں

اصلِ اصولِ صلوٰۃ، باعثِ خُمس و زکوٰۃ
جس کے ہاتھوں میں نجات، مالکِ خلدِ بریں

نُورِ رُخِ طاہرہ فرش پہ ہے ضوفشاں
رشکِ سپہرِ بریں آج ہوئی ہے زمیں
اُس کے کفِ پا کا نقش چومنے کی فکر میں
گردشِ سیّارگاں، جنبشِ مہرِ مبیں
کر یہ دعا اَب ادیمؔ حق سے کہ رَبِّ کریم
سلّم وصلِّ علٰی بنتِ رسولؐ امیں

✵✵✵✵✵

عالم میں آج

عالم میں آج اُمُّ الابرار آ رہی ہے
فردوس کی زمیں پر مختار آ رہی ہے
عالم کے بیکسوں کی غمخوار آ رہی ہے
کون و مکاں کی مالک مختار آ رہی ہے

ہر ایک نقشِ پا ہے جس کا گُلِ ہدایت
لیکر ہدایتوں کے گلزار آ رہی ہے

اولاد جس کی ساری ہے نُورِ حق کا پیکر
شوہر ہے جس کا نور الانوار آ رہی ہے

ہر قول و فعل جس کا خالق کی بندگی ہے
اطوارِ حق ہیں جس کے اطوار آ رہی ہے

ہے باعثِ وجوبِ فردوسِ خُلد بیشک
دنیا میں جس کے حق کا اقرار آ رہی ہے

وہ زینتِ مجسّم یومِ الست حق کا
جس سے ہوا مزیّن دربار آ رہی ہے

دنیائے شرک و عصیاں برباد جس کے دَم سے
آباد دینِ حق کی سرکار آ رہی ہے

جس کی نگاہ نُورِ عینِ جنابِ باری
حق کا کلام جس کی گفتار آ رہی ہے

لُطف و کرم سے جس کے گلزار دینِ حق کے
پھولیں پھلیں گے سارے اَشجار آ رہی ہے

ذکرِ خدا مجسّم ایسی کہ یاد جس کی
یادِ خدا میں کر دے سرشار، آ رہی ہے

صوم و صلوٰۃ و حج و خُمس و زکوٰۃ سارے
قائم ہیں جس سے دیں کے آثار، آ رہی ہے

کرسی و عرش تک کا عُزلت گہِ عدم سے
جس کے سبب ہوا تھا اظہار، آ رہی ہے

وہ ایسی شاہدہ ہے جس کی نظر کے آگے
حاضر ہے صاف سارا سنسار، آ رہی ہے

اسلام بھی خوشی سے پھولا نہیں سماتا
عالَم میں قصرِ دیں کی معمار، آ رہی ہے

حوریں فدا ہیں جس پر جنّت ہے جس پہ صدقے
رفتارِ حق ہے جس کی رفتار، آ رہی ہے

حوّاؑ و آسیہؑ کی، سارہؑ و حاجرہؑ کی
عیسیٰؑ کی والدہ کی سردار، آ رہی ہے

بے ریب و شک وجوبِ فردوس کا سبب ہے
دنیا میں جس کے حق کا اقرار، آ رہی ہے

مخزن علوم کی ہے واقف ہے جو سبھی سے
جتنے بھی ہیں خدائی اسرار، آ رہی ہے
وہ شمعِ نُورِ یزداں خود نُور جس پہ نازاں
پھیلیں گے جس سے حق کے انوار، آ رہی ہے
اس کی رضا ہو جس میں ہے اس میں حق کی مرضی
اَمرِ خدا کی جو ہے مختار، آ رہی ہے
قدرت کے راز بیحد تھے پردۂ خفا میں
جس کے سبب سے ہوگا اظہار، آ رہی ہے
وہ روحِ حرّیت ہے وہ جس کی بندگی پر
کرتے ہیں فخر سارے احرار، آ رہی ہے
عفّت ہے جس کی باندی، عصمت کنیز جس کی
دنیا میں اَب وہ اُمّ الاطہار، آ رہی ہے
موسٰیؑ و نوؑح و آدمؑ شیثؑ و خلیلؑ و عیسیٰؑ
سب مُرسلوں کی نُورالابصار، آ رہی ہے
دینِ خدا نے عزّت جس کے قدم سے پائی
احمدؐ کے گھر میں ایسی دیندار، آ رہی ہے
تاجِ عبودیت ہے تابندہ جس کے سَر پر
اور زیرِ پا اِرم کا گلزار، آ رہی ہے

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

اے مُطر بانِ خستہ تن

اے مُطر بانِ خستہ تن، گزر از مانِ پُرفتن
مٹنے لگے رَنج ومحن، بدلا زمانے کا چَلن
آئی وہ نُورِ مُنجلی، ہر بات ہے جس کی بھلی
جس کے فضائل ہیں جلی، جو باغِ رحمت کی کلی
نخلِ رسالت کی پھلی، فرزند ہیں جس کے ولی
ہے زوجِ مولائے علیؑ بنتِ رسولِؐ ذوالمنن
لو بیبیو پیدا ہوئی وہ شاہزادی دین کی
جو ہے نبیؐ کی لاڈلی، احمدؐ کے سانچے میں ڈھلی
گلزارِ دینِ احمدیؐ، حق کی مجسّم بندگی
نُورِ جمالِ ایزدی کشافۂ رَنج ومحن
حمدِ مجسّم، حامدہ، انوارِ حق کی شاہدہ
قعدوقعود وقاعدہ، رُکع وسُجود وساجدہ
اُمّت پہ فرض عائدہ، عصمت کی فردِ واحدہ
کُل عورتوں کی قائدہ، صدّیقۂ شیریں سُخن
نُورِ دو چشم مصطفٰےؐ کفوِ علیِ مرتضٰیؑ
سروِ گلستانِ ہُدیٰ حق بین وحق گو حق نما

جانِ رسولؐ دوسرا، وجہ نزول ھل اتیٰ
مسند نشینِ انمّا، روحِ روانِ پنجتن

وہ رونقِ معیارِ حق، زینت دہِ دربارِ حق
عطرِ گلِ گلزارِ حق، گنجینۂ اسرارِ حق

وہ مرکزِ انوارِ حق، مجموعۂ اذکارِ حق
کارندۂ سرکارِ حق، حق پرور و باطل شکن

بنتِ شہِ خیرالبشر، نُورِ مجسّم سربسر
نخلِ نبوّت کا ثمر، باغ رسالت کا شجر

جس کی نظر رَب کی نظر، ہے جس کی اُلفت کا اثر
ایمانِ کامل کا گہُر، تطہیرِ جاں ریحانِ تن

وہ عصمت وعفّت کی جاں، گیارہ اماموں کی ہے ماں
عرفانِ حق کا گلستاں، اسلام کی کُل داستاں

ایمان کی جائے اماں، نُورِ زمین وآسماں
دینِ حقیقی کا نشاں، حق کی زباں، حق کا دہن

دلبندِ شاہِ مُرسلیں، مخدومۂ روح الامیں
عرشِ معلیٰ کی مکیں، زینت دہِ گلزارِ دیں

بخشندۂ خُلد بریں، تفسیرِ قرآنِ مبیں
عرفانِ حق، عین الیقیں، نُورِ خدائے ذوالمنن

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

یومِ پیدائش ہے

یومِ پیدائش ہے یہ بنتِ رسولؐ اللہ کا
فرش سے تا عرش ہے اک شور الّا اللہ کا

گُلبنوں نے آج سارے پھول صدقے کر دیئے
یہ اثر تھا بنتِ ختم الانبیاء کی چاہ کا

گود میں محبوبِ حق کی سیّدہ جس دم گئیں
اک نظارہ تھا قرآن سعد مہر و ماہ کا

حوضِ کوثر میں اُٹھیں موجیں تو ہر اک موج سے
غُل مچا فردوسِ اعلیٰ میں تعالیٰ اللہ کا

آج وہ کون و مکاں کی مالکہ پیدا ہوئی
جس کے دَر پر سر جھکا ہر ایک شاہنشاہ کا

تہنیت دینے نبیؐ کو جب مَلک حاضر ہوئے
لا اِلٰہ کا غُلغُلہ تھا اور اِلاَّ اللہ کا

اس کے صدقے عورتوں کے بھی مقدّر کُھل گئے
وہ بھی پائیں گی سبق اَب انبیاء کی راہ کا

برتر از وہم و گماں ہے نوعِ انساں کے لئے
ہو سکے کیوں کر بیاں زہراؑ کے عزّ و جاہ کا

اِک شعاعِ نُورِ زہراؓ سے ملی یہ روشنی
آج تک ظلمت شکن ہے نُورِ مہر و ماہ کا
اُس کی اُلفت ہے خدائے پاک کی اُلفت ادیم
جو محب اُس کا وہ محبوب ہے اللہ کا

✵✵✵✵✵

عالم کی عورتوں کی سردار

عالم کی عورتوں کی سردار فاطمہؑ ہے ۔۔۔ محبوبِ کبریا کی دلدار فاطمہؑ ہے
بزمِ ازل کی نُورالابصار فاطمہؑ ہے ۔۔۔ اور قدرتِ خدا کا اظہار فاطمہؑ ہے
تعمیرِ دینِ حق کی معمار فاطمہؑ ہے ۔۔۔ فردوس کا معطّر گلزار فاطمہؑ ہے
کفر و بدعت کی ظلمت زہراؑ کی ضو سے زائل ۔۔۔ پھیلے ہیں جس سے حق کے انوار فاطمہؑ ہے
سب کارگاہِ قدرت کا علم اس کو حاصل ۔۔۔ سینہ ہے جس کا گنج اسرار فاطمہؑ ہے
اقرار اس کے حق کا اقرار ہے خدا کا ۔۔۔ حق کا ہوا ہے جسکے انکار فاطمہؑ ہے
منہ اس سے جس نے موڑا اس نے خدا کو چھوڑا ۔۔۔ ناصر ہیں جسکے حق کے انصار فاطمہؑ ہے
جس پر ملائکہ بھی حیران رہ گئے ہیں ۔۔۔ جس نے کیا ہے ایسا ایثار فاطمہؑ ہے
اولاد کو کیا ہے قربان راہِ حق میں ۔۔۔ حُبّ خدا میں ایسی سرشار فاطمہؑ ہے
طوبیٰ و حوضِ کوثر تسنیم و حور و جنت ۔۔۔ ہیں جسکی بندگی کے اثمار فاطمہؑ ہے
ہر شخص سو رہا تھا، تھے نفس سب کے غافل ۔۔۔ جس نے کیا سبھوں کو بیدار فاطمہؑ ہے
بخشے جسے وہ چاہے، چاہے جسے نہ بخشے ۔۔۔ سرکارِ ایزدی کی مختار فاطمہؑ ہے
شرک و غرور کے سب قلعہ ہائے محکم ۔۔۔ جسکے طفیل سے ہوں مسمار فاطمہؑ ہے
اوڑھی ردا وہ جس میں پیوند لیف خرما ۔۔۔ دنیا کی زینتوں سے بیزار فاطمہؑ ہے
خادم ملک ہیں جسکے رضوان جس کا درباں ۔۔۔ سرکارِ حق ہے جسکی سرکار فاطمہؑ ہے
ایسی خدا کی پیاری جسکے قدم کے نیچے ۔۔۔ ہر وقت ہے ارم کا گلزار فاطمہؑ ہے

ایمان اس پہ لاؤ پھر دینِ حق جتاؤ
دین اور امتحانِ دیندار فاطمہؑ ہے

مخلوق کی بھلائی اور رہبری کی خاطر
صدقے کیا ہے جس نے گھر بار فاطمہؑ ہے

ہر روز دن میں روزہ رکھتی تھی اور شب کو
رہتی تھی جو ہمیشہ بیدار فاطمہؑ ہے

راضی ہوئی وہ جس سے اس سے خدا بھی راضی
ملعون ہے وہ جس سے بیزار فاطمہؑ ہے

کیسے کہوں نہ اس کو حق کی زبانِ گویا
خلّاقِ بے زباں کی گفتار فاطمہؑ ہے

وجہِ جنابِ باری ہے جس کا روئے روشن
دیدارِ حق ہے جس کا دیدار فاطمہؑ ہے

اسکی ردائے اقدس ہے پردہ پوشِ اُمّت
عیبوں کی مومنوں کے ستار فاطمہؑ ہے

وہ مطلعِ کرم ہے اور تابِ حُریّت ہے
بندے ہیں جسکے سارے احرار فاطمہؑ ہے

ہر قول و فعل جس کا سنّت قرار پایا
مرغوبِ حق ہیں جسکے اطوار فاطمہؑ ہے

جُود و سخا و بخشش جس کی عطا پہ نازاں
لُطف و کرم ہے جسکا کردار فاطمہؑ ہے

✲✲✲✲✲

فاطمہؑ بنتِ حبیبِ کبریاؐ

فاطمہؑ بنتِ حبیبِ کبریاؐ پیدا ہوئی
راحتِ جانِ رسولِؐ دوسرا پیدا ہوئی

بیبیوں کو ہو مبارک سیّدہ پیدا ہوئی
احمدِؐ مُرسل کے گھر میں فاطمہؑ پیدا ہوئی

سب سے پہلی مومنہ پر یہ خدا کا فضل ہے
بطن سے اس کے مقدّس طاہرہ پیدا ہوئی

جس نے اپنا مال سب راہِ خدا میں دیدیا
اس کی بیٹی اسخیا کی مالکہ پیدا ہوئی

مال سے اور دل سے کی جس نے مددِ اسلام کی
بطن سے اس کے ہی دیں کی ناصرہ پیدا ہوئی

نیک دل بی بی خدیجہ جس نے تصدیقِ رسولؐ
سب سے پہلے کی اسی کی دلرُبا پیدا ہوئی

عاصیوں کو دو بشارت ترکِ مایوسی کریں
اُمّتِ خیرالوریٰ کی شافعہ پیدا ہوئی

جس کی نسلِ پاک ہوگی مرکزِ صدق وصفا
جس کا صدیقہ لقب وہ طاہرہ پیدا ہوئی

جس کے بچّے خود خدا کی معرفت کی ہوں سبیل
بائی عرفاں کے گھر وہ عارفہ پیدا ہوئی

لیفِ خرما کے لگیں پیوند جس میں وہ ردا
ہو گی جس کے سر پہ ایسی زاہدہ پیدا ہوئی

جس کی خدمت پر کریں گے فخر جبریلِ امیں
خالقِ اکبر کی ایسی طالبہ پیدا ہوئی

مریمؑ و سارہؑ و حوّاؑ، آسیہؑ و ہاجرہؑ
کُل کنیزانِ خدا کی قائدہ پیدا ہوئی

جس کی اُلفت سے منافق اور مومن کی تمیز
ظاہر و باطن کی ایسی ناقدہ پیدا ہوئی

جس کا صدرِ پاک ہے مخزن کلام اللہ کا
عالمِ امکاں میں ایسی عالمہ پیدا ہوئی

غیب کا عالم بھی جس بی بی کے آگے ہے شہود
عالمِ اَنوار کی وہ شاہدہ پیدا ہوئی

خواستگاری کر لے اَب عفوِ جرائم کی ادیبؔ
عاصیانِ عالمیں کی شافعہ پیدا ہوئی

✲✲✲✲✲

خوانِ ازل کی پہلی مہمان فاطمہؑ ہے

خوانِ ازل کی پہلی مہمان فاطمہؑ ہے
اور کشورِ ابد کی سلطان فاطمہؑ ہے

مخلوق پر خدا کا احسان فاطمہؑ ہے
اسلام فاطمہؑ ہے ایمان فاطمہؑ ہے

ممکن نہیں ہے کہنا ہستی کو اسکی واجب
پر باعثِ وجودِ امکان فاطمہؑ ہے

تھیں عورتیں جہاں کی چوپاؤں سے بھی بدتر
جس نے بنایا ان کو انسان فاطمہؑ ہے

سینہ ہے اس کا مخزن اسرارِ کبریا کا
گویا کہ ایک ناطقِ قرآن فاطمہؑ ہے

اُلفت سے اسکی روشن ہوتا ہے قلبِ مومن
اس واسطے کہ نورِ ایمان فاطمہؑ ہے

تعمیلِ حکم اس کی ہے طاعتِ الٰہی
شکلِ بشر میں حق کا فرمان فاطمہؑ ہے

ممکن نہیں بقائے عالم بغیر اس کے
ارض وسما جسد ہیں اور جان فاطمہؑ ہے

حوریں تمام جس کی دہلیز چومتی ہیں
رُوح الامیں ہے جسکا دربان فاطمہؑ ہے

ساتوں بہشت جسکی نعلین پا کے نیچے
ادنیٰ غلام جس کا رضوان فاطمہؑ ہے

ہے عرش کی تمنا نقشِ قدم کو چومے
کون ومکاں میں ایسی ذیشان فاطمہؑ ہے

قربان کر کے اپنی اولاد راہِ حق میں
جس نے کیا سبھوں پر احسان فاطمہؑ ہے

جسکے محب ہیں ناجی دشمن ہیں جسکے ناری
مابینِ حق و باطل فرقان فاطمہؑ ہے

زُہرہ میں اور زحل میں مریخ و مشتری میں
جاری ہے جسکا یکساں فرمان فاطمہؑ ہے

روزِ جزا شفاعت ہے منحصر اسی پر
ہم عاصیوں پہ فضلِ رحمٰن فاطمہؑ ہے

مدح وثنائے زہراؑ ممکن نہیں بشر سے
ایمان کی تو یہ ہے ایمان فاطمہؑ ہے

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

رسولِ پاکؐ کی دُختر جنابِ فاطمہ زہراؑ

رسولِ پاکؐ کی دُختر جنابِ فاطمہ زہراؑ
علیؑ کی زوجۂ اطہر جنابِ فاطمہ زہراؑ

نبیؐ کا قول ہے زہراؑ ہی خاتونِ قیامت ہے
بنی ہیں مالکِ محشر جنابِ فاطمہ زہراؑ

گُنہ بخشائیں گی خالق سے خُدّامِ رسالت کے
شفاعت کی بنیں افسر جنابِ فاطمہ زہراؑ

خدائے ذوالکرم کی یاد میں وہ غرق رہتی تھیں
شبوں کو روتی تھیں اکثر جنابِ فاطمہ زہراؑ

ہر اک ایمان والی کے لئے حق کا نمونہ ہیں
نساءِ دہر کی سرور جنابِ فاطمہ زہراؑ

کئے فاقوں پہ فاقے مشکلوں میں عمر بھر کاٹی
رکھے تھیں پیٹ پر پتّھر جنابِ فاطمہ زہراؑ

وہ جَو خود پیستی تھیں جب بھی لاتے حیدؑرِ صفدؑر
پکاتیں خود ہی پھر روٹی جنابِ فاطمہ زہراؑ

کئی فاقوں میں جب کچھ مل گیا اور آ گیا سائل
تو اس کو وہ بھی دے دیتیں جنابِ فاطمہ زہراؑ

کریمہ ہیں، رحیمہ ہیں، عزیزہ ہیں، شفیعہ ہیں
خدا کے دین کی داور جنابِ فاطمہ زہراؑ
ادیبؔ بے نوا تیری خطائیں بخشوائیں گی
عطا و عفو کی محور جنابِ فاطمہ زہراؑ

✵✵✵✵✵

۴

ذکرِ امام حسنؑ

تصویرِ رسولؐ ہیں حسنؑ ابن علیؑ
دلبندِ بتولؐ ہیں حسنؑ ابن علیؑ
گلزارِ موحدیں مہکا جس سے
وحدت کے وہ پھول ہیں حسنؑ ابن علیؑ

خوشی بیاں ہو کیا

خوشی بیاں ہو کیا دل رسولِؐ کردگار کی
ولادتِ سعید ہے حسنؑ سے گلعذار کی

ریاض فاطمہؑ میں کیسا عطر بیز گُل کِھلا
خوشی کی حد نہ پوچھئے علیؑ ذی وقار کی

ریاض دہر گُونج اُٹھا لو آ رہی ہے ہر طرف
ہر ایک نخل سے صدائے دلرُ با ہزار کی

مجھے بھی اذن ہو اگر تو پھول میں بھی نذر دوں
یہ آرزو ہے آج ہر شجرِ خار دار کی

عجب سعید دن ہے یہ کہ ہے خدائے پاک کی
صفت زباں کی نوک پر ہر ایک گُل کی، خار کی

ملائکہ بھی آ رہے ہیں تہنیت کے واسطے
ولادتِ نواسۂ رسولِؐ نامدار کی

نہال روضۂ جناں سجا رہی ہیں حُوریاں
بعید وہم سے ہے شان خُلد کی بہار کی

طلب ہے دل میں آج میں بھی ایک منقبت لکھوں
امامِ مجتبیٰ حسنؑ حلیم و ذی وقار کی

مگر بیان کیسے ہو گماں سے بھی بعید ہے
جو شان ہے حبیبِ رَب کے دوش کے سوار کی

نبیؐ کی پشتِ پاک پر جو ایسے وقت میں چڑھے
رسولؐ پڑھ رہے ہوں جب نماز کردگار کی

اگر یہ بچپنا ہی تھا ضرور تھا کہ روکتے
نہ روکنا دلیل ہے رسولؐ و رَب کے پیار کی

اسے تو چاہیئے پڑھے کلامِ حق کو غور سے
جو چاہے شان دیکھنا حسنؑ کے اعتبار کی

خدا نے ذکر کر دیا ہے اک عظیم بوجھ کا
جو پشت توڑے دیتا تھا رسولِؐ کردگار کی

علیؑ نے اور حسینؑ نے، حسنؑ نے وہ اُٹھا لیا
کسی میں بھی سکت نہ تھی جس شدید بار کی

وہ حکمتِ عمل جسے چلایا خود رسولؐ نے
جو بعد میں علیؑ نے اور حسنؑ نے اختیار کی

اسے اگر کوئی لکھے تو اک کتاب چاہیئے
مگر یہاں تو مصلحت ہے سخت اختصار کی

چنانچہ ایک مختصر بیاں ہے نذرِ مجتبیٰؑ
دکھائی جائے جس میں شان اُن کے انکسار کی

منافقوں کے دل میں تھا یہ ظن رسولؐ کے لئے
نبوّت ایک چال ہے حصولِ اقتدار کی

شہادتِ حسینؑ تک دلوں میں تھی چُھپی ہوئی
یزیدِ رُوسیاہ نے یہ بات آشکار کی

کہا تمام مشرکوں سے یہ خدا کا عہد ہے
رسولِؐ حق نے بارہا پکار پر پکار کی

جو لاالٰہ کہہ لیا ملیں گی تم کو کنجیاں
خزانہ ہائے قیصری و کسروی دیار کی

زمانۂ حسنؑ پہ اَب نظر بہ غور کیجئے
منافقوں کے دل میں کیا کھٹک تھی اقتدار کی

یہ سہل تھا بزورِ تیغ ان پہ فتحیاب ہوں
اگر ذرا جھلک دکھائیں اپنے اختیار کی

سوائے چند مومنوں کے پھر عرب عجم سبھی
یہ کہتے جھوٹ بات تھی رسولِؐ کردگار کی

اب ایک راہ دوسری یہ تھی کہ حق کے واسطے
شکست کھائیں جان دیں ہر اک عزیز و یار کی

حسنؑ کے واسطے مگر یہ راستہ بھی بند تھا
تمام لوگ پھر بھی کہتے جنگ اقتدار کی

ہر ایک جان لے گا اَب کہ بس وہی تھی لازمی
جو راہ مجتبیٰؑ نے ایسے وقت اختیار کی

مصالحت کی پیشکش قبول کرلی ایک دَم
سُپرد کر دی غیر کو زمام اقتدار کی

کہیں گے کچھ یہی بشر ہے فدیہ جاں کا مال وزر
دلیر وہ کہ آبرو پہ جان بھی نثار کی
مگر حسنؑ نے آبرو بھی راہِ حق میں کی فدا
عوام کی نگاہ میں یہ ذلّت اختیار کی
پکارتے تھے لوگ کہہ کے یا مُذِلِّ مومنین !
یہ راہ کیوں پسند کی ہے جنگ سے فرار کی
کریں گے مومنین کیوں نہ اُس پہ جان و دل فدا
کہ جس نے ان کی رہبری میں آبرو نثار کی
تلاش کر کے دیکھئے مُحال ہے مُحال ہے
کہیں مثال مل سکے حسنؑ کے انکار کی

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

سردارِ جوانانِ جنّت

سردارِ جوانانِ جنّت کی ولادت ہے
خلاقِ دو عالم کی رحمت کی ولادت ہے

وہ ذات کہ بُعد اس کا ہر شے سے زیادہ ہے
اس اَبْعَدِ باعِد کی قربت کی ولادت ہے

منہ جس نے چھپایا ہے کثرت کے حجابوں میں
اس خالقِ عالم کی وحدت کی ولادت ہے

ہر ایک نبی پیدا معصوم ہوا لیکن
اَب صفحۂ ہستی پر عصمت کی ولادت ہے

ماں جس کی ہے معصومہ، معصوم پدر جس کا
اس غایتِ ایجادِ عفّت کی ولادت ہے

لو دوشِ رسالت کا اسوار ہوا ظاہر
سرکارِ ولایت کی شوکت کی ولادت ہے

گلزارِ ہدایت کے اَشجار پھلے پھولے
گلہائے عبادت کی نِکہت کی ولادت ہے

دی جس نے رہِ حق میں عزّت کی بھی قربانی
اس مالک و مختارِ عزّت کی ولادت ہے

قربانیٔ عُظمیٰ کا مصداق ہوا پیدا
شاہنشہِ ایثار ونصرت کی ولادت ہے
ہرقول وعمل جس کا شایانِ تتّبع ہے
سرکارِ رسالت کی سنّت کی ولادت ہے
مشموم کیا جس نے ایمان کے ایماں کو
خوشبوئے گُلِ باغِ عترت کی ولادت ہے
جس نام سے شومیٔ قسمت نہ رہے باقی
اس دافع و ماحیٔ نکہت کی ولادت ہے
لےتو بھی ادیمؔ اپنی بخشش کی دعا کرلے
محبوبِ الٰہی کی راحت کی ولادت ہے

✵ ✵ ✵ ✵ ✵

جو چاہے شکل دیکھنا

جو چاہے شکل دیکھنا رسولِؐ کردگار کی
وہ صورت آ کے دیکھ لے علیؑ کے گلعذار کی
کہ سر سے تا کمر ہے وہ مشابۂ رسولِؐ حق
وہ پوری پوری شکل ہے نبیِؐ نامدار کی
وہ ثانئ رسولؐ ہے وہ دلبرِ بتولؑ ہے
شجاعت اس پہ ہے تمام حیدری شعار کی
جمل کی اور صفّین کی لڑائیوں میں پے بہ پے
اکیلے نے ہزارہا سپہ سے کارزار کی
سفینہ دیں کا پھنس گیا تھا قعرِ مکر و جعل میں
اسی کے علم و عقل نے بھنور سے ناؤ پار کی
تمام کائنات پر وہی خدا کا ہے ولی
زمام اس کے ہاتھ میں تمام کاروبار کی
زمین و آسمان پر اسی کا حکم ہے رواں
اسی کے پاس کنجیاں جناں کی اور نار کی
وہ والئ ولئ حق اسی کی مِلک میں ہے جاں
ہر ایک جنّ و انس کی ہر ایک مور و مار کی

خدا کی وہ سبیل ہے وجود پر دلیل ہے
اسی کے دستِ پاک میں مہار روزگار کی
وہ ثانئِ خلیل ہے ذبیح کی مثیل ہے
کوئی شمار و حد نہیں خدا کے اس پہ پیار کی
علیؑ کے لعل لاڈلے بس اب حسینؑ کے لئے
خطائیں ساری بخش دے ادیمؔ خاکسار کی

✲✲✲✲✲

۵

ذکر سیّدالشہداء امام حسینؓ

آج ہے یومِ ولادت

آج ہے یومِ ولادت اس ولی اللہ کا — دین قائم کردیا جس نے رسولؐ اللہ کا
حافظِ روحِ رسالت محسنِ انسانیت — مظہر نورِ خدا باطن کلام اللہ کا
مالکِ مُلکِ ولایت قاسمِ خُلدِ بریں — قوّتِ دستِ الٰہی نورِ عین اللہ کا
کردیا جس نے فراہم سب کی عصمت کا ثبوت — ہر نبی کا ہر وصی کا ہر ولی اللہ کا
مالک ومخدومِ رضواں سیّد اہل جناں — نورِ چشمِ مصطفیٰؐ اور نفس، نفس اللہ کا
قتل ہوکر جس نے خالق کو دیت میں لے لیا — اُسکی ڈیوڑھی پر جُھکے طالب جو ہو اللہ کا
ہر شہید راہِ مولاؑ کا وہی سردار ہے — رہنما و راہبر ہے ہر ولی اللہ کا
سیّدِ مظلوم، مقتولِ جفا مولا حسینؑ — راہِ حق میں ہو گیا فدیہ جو خلق اللہ کا
بھانجے بیٹے بھتیجے جس نے قرباں کردیئے — سلسلہ مل جائے تا کہ عبد سے اللہ کا
اپنی بہنوں کی ردائیں اسلئے قربان کیں — عورتیں بھی کچھ پتہ پالیں سبیل اللہ کا
گوشوارے بیٹیوں کے اسلئے صدقے کیے — مومنوں کی بچّیوں پر ہو کرم اللہ کا
اپنے بچّوں کا تصدّق بخش دے بہرِ خدا — ہے ادیبؔ روسیہ عاصی بہت اللہ کا

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

سیّدہؑ کا لعل

سیّدہؑ کا لعل سبطِ مصطفیٰؐ پیدا ہوا
راکبِ دوشِ رسولؐ دوسرا پیدا ہوا

جسکی خدمت ہو فرشتوں کے تفاخر کا سبب
آج دُنیا میں وہ محبوبِ خدا پیدا ہوا

جسکے در سے مانگنے والوں کو ملتا ہے خدا
ناخدا کے گھر میں ایسا باخدا پیدا ہوا

عاصیوں کی آس جسکی ذات پر موقوف ہے
وہ شفیعِ اُمّتِ خیرالورا پیدا ہوا

نور سے جسکے منوّر ماہتاب و آفتاب
وہ شہ بدرالدجیٰ شمس الضحیٰ پیدا ہوا

باپ ماں معصوم خود معصوم اور اولاد میں
نو۹ آئمہ طاہر وعصمت لقا پیدا ہوا

خاک پا سے جسکی آدابِ وفا پیدا ہوئے
سیّدہؑ کے گھر میں وہ وعدہ وفا پیدا ہوا

منزلِ نورِ حقیقت مرجعِ عشّاقِ رَب
مظہرِ اوصافِ ذاتِ کبریا پیدا ہوا

بانئ بنیادِ قصرِ وحدتِ پروردگار
مظہرِ مفہومِ توحیدِ خدا پیدا ہوا

عالمِ امکان کے سارے شہیدوں کا ولی
تشنہ لب، مظلوم، شاہِ کربلا پیدا ہوا

جسکے احوالِ شہادت کی اک ادنیٰ یادگار
کُلِّ ارکانِ صلوٰۃِ کبریا پیدا ہوا

محورِ ایمان وعرفاں معنئ ذبحِ عظیم
قُرۃ العین خلیلِ کبریا پیدا ہوا

مومنوں کے نفس کی تطہیر کرنے کیلئے
اپنے بچّوں کو کیا جس نے فدا پیدا ہوا

عورتوں کے نفس کی اصلاح کرنے کیلئے
کی تصدّق جس نے بہنوں کی ردا پیدا ہوا

اے ادیم روسیہ کر مغفرت کی اَب دعا
رحمت باری کا مرکز حق نما پیدا ہوا

سردارِ شہیدانِ وحدت

سردارِ شہیدانِ وحدت کی ولادت ہے
قربانی و ایثارِ خلّت کی ولادت ہے

شبیرؑ بنی ہاشم عالم میں ہوا ظاہر
پیغامِ محمدؐ کی نصرت کی ولادت ہے

قربانئ معمارِ کعبہ کا جو مقصد تھا
اس مقصدِ مخفی کی شہرت کی ولادت ہے

شانوں پہ نبی کے جو سجدے میں بھی چڑھ جائے
ایسے گُلِ فردوس وحدت کی ولادت ہے

ہر لمعۂ ایمانی جس گھر سے ہوا ظاہر
اس گھر میں اَب ایماں کی شوکت کی ولادت ہے

جو اُمّتِ عاصی کی بخشش کا وسیلہ ہے
اس مالکِ غفران ورحمت کی ولادت ہے

آدمؑ سے محمدؐ تک مشکوک تھی ہر عصمت
ہر صاحبِ عصمت کی حجّت کی ولادت ہے

توحید کو دکھلایا احساس کے عالم میں
اس عالمِ کثرت میں وحدت کی ولادت ہے

عشّاقِ حقیقی کا سردار ہوا پیدا
عرفانِ الٰہی کی شوکت کی ولادت ہے

مفہومِ صراطِ حق، معنی تقرّب، یا
یہ کہیے کہ خالق کی قربت کی ولادت ہے

وہ مصدرِ ایماں ہے، وہ بولتا قرآں ہے
قرآں کی ولادت ہے آیت کی ولادت ہے

ہر بےکس و یاور کا ہمدرد ہوا پیدا
تائیدواعانت کی نُصرت کی ولادت ہے

امکان سے باہر ہے توصیف وثنا اسکی
یہ جانئے خالق کی قدرت کی ولادت ہے

تُوبھی تو خطائیں جو ہیں بخشالے ادیمؔ اپنی
بخشش کی ولادت ہے رحمت کی ولادت ہے

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

۶

ذِکر امام زین العابدینؓ

ہومبارک صابروں کا پیشوا پیدا ہو

ہومبارک صابروں کا پیشوا پیدا ہوا   خلق کے کُل عابدوں کا رہنما پیدا ہوا
زُہد اور تقویٰ کا مالک صبر کی جائے پناہ   سیّدِ سجادؑ محبوبِ خدا پیدا ہوا
کعبہء اہلِ معارف، قبلہء کُل عارفیں   حق نظر، حق بین وحق گو، حق نما پیدا ہوا
منبع دریائے صِدق ومَخرجِ رودِ علوم   مرکزِ دیں، مرجع اہل وِلا پیدا ہوا
والدہ عادل کی پوتی اور والد عدل کُل   مظہرِ عدلِ جنابِ کبریا پیدا ہوا
جسکی جدّہ طاہرہ خاتونِ روزِ حشر ہے   جس کا جد ہے حاکم روزِ جزا پیدا ہوا
بیڑیوں کو تھا ازل سے جسکی پابوسی کا شوق   پیشوائے صبر محبوسِ بلا پیدا ہوا
جسکی گردن چومنے کا طوق کو تھا اشتیاق   مَہبط وجائے پناہِ اِبتلا پیدا ہوا
ریگ وخار وسنگ پر چلتا ہوا جو جائیگا   پابرہنہ تا بہ شام از کربلا پیدا ہوا
دیکھ کر طرزِ ہدایت جس کا حیراں انبیاء   دہر میں وہ صاحبِ رُشد وہُدیٰ پیدا ہوا
ننھے بچّے بھی بندھے ہونگے اُسی رسّی کیساتھ   جس رسن میں ہوگا خود اسکا گلا، پیدا ہوا
تزکئے کا جو نفوسِ خلق کے ہوگا سبب   اہلِ بیتِ حق میں وہ تطہیر زا پیدا ہوا
کر طلب اپنے گنہ کی مغفرت تو بھی ادیمؔ   رحمتِ حق منزلِ لُطفِ خدا پیدا ہوا

عبّادِ دو عالم کا سرور

عبّادِ دو عالم کا سرور جو بی بی جی کا پوتا ہے
وہ یادِ حق میں ہوتا ہے جب سارا عالم سوتا ہے
ہادی تو بہت ہیں دنیا کے پر کون جہاں میں ایسا ہے
دل رجس سے سب کے دھونے کو چالیس برس جو روتا ہے
مخلوق کی خاطر گردن میں رسّی بھی بندھے اور طوق پڑے
بیماری میں دُرّے کھائے، ایسا کوئی ہوتا ہے؟
ایوبؑ کو صابر کہتے ہیں، جب گھر پہ پڑی تو چیخ اُٹھے
جو گھر والوں پر ظلم سہے بس صابر ایسا ہوتا ہے
بے پردہ حرم، بچّے قیدی اور بیڑیاں دونوں پیروں میں
ہے طوق گلے میں، ہاتھ بندھے یہ بنتِ نبیؐ کا پوتا ہے
ناموسِ محمدؐ پر نیزے، اطفال طمانچوں کی زد میں
ہے منظر گو یہ روح فرسا، وہ مضطر بھی نہیں ہوتا ہے
بیڑیاں پہنے ننگے پاؤں کوسوں چلے ہے کانٹوں پر
اس طرح سے دل میں خلقت کے وہ تخمِ طہارت بوتا ہے
ہیں آہنی زیور سے زخمی پیر بھی اس کے گردن بھی
اور پشت ہے گھائل کوڑوں سے، وہ راتوں کو کب سوتا ہے

اظہار کیا مجبوری کا، سب ظلم سہے خاموش رہا
مظلوم بنا مختاری میں، معلوم یہی کچھ ہوتا ہے

اے صبر کے آقا، صبر کے رَب، صبر کو جاں دینے والے!
خود صبر بھی تیری حالت پر چلّا چلّا کر روتا ہے

اپنے نبیؐ کی عترت کی جو چادریں چھینیں، شرم کریں!
اے رَبّ ِحیا صدقے تیرے تو شرمندہ کیوں ہوتا ہے؟

پھپھیوں، بہنوں، بچّوں کے دُکھ درد کی کوئی فکر نہیں!
اعدا نے خریدی رَب کی لعنت کیا تو اِس پر روتا ہے؟

عُشّاق جو تیرے جد کے ہیں یوں ان کو دیا ہے دَرد واَلم
دل وجل میں ان کے لا کر تو باطن کی نجاست دھوتا ہے

خالق کے نبیؐ ہوں یا ہادی، یہ بات سبھی کو بتلا دی
خلقت کی ہدایت کا دیکھو! اک یہ بھی طریقہ ہوتا ہے

فرقت میں تری اب شام سحر، تڑپے ہے ادیمؔ خستہ جگر
ہو جائے کرم کی ایک نظر، یہ خون کے آنسو روتا ہے

☼☼☼☼☼

۷

ذکر امام محمد باقرؒ

دہر میں پہلا

دہر میں پہلا سمّیِ مصطفیؐ پیدا ہوا — ہو مبارک باقرؑ علمِ خدا پیدا ہوا

بچپنے میں ڈوبتا بیڑا لگایا جس نے پار — پانچواں کشتیٔ دیں کا ناخدا پیدا ہوا

ننھے ہاتھوں میں رسن بندھوا کے جس نے کھولدیں — بندشیں اُمّت کی وہ مشکل کُشا پیدا ہوا

اُمّتِ عاصی کی بخشش کیلیئے پہنے گا طوق — منفکِ رقباتِ مخلوقِ خدا پیدا ہوا

صبر کے خالق کا وارث صبر کی جائے پناہ — ناصرِ حق ہادیٔ راہِ رضا پیدا ہوا

مصطفےؐ کا راحتِ جاں سیّدہ کا لختِ دل — باعثِ خنکیٔ چشمِ مرتضےؑ پیدا ہوا

رُکنِ اصغر بچپنے میں جس پہ پائیگی قیام — ابتلائے اعظمِ کرب و بلا پیدا ہوا

باپ کے پاؤں میں بیڑی ماں مقیّد آپ قید — ظلم سہنے کیلیئے صاحب رضا پیدا ہوا

ابّ وجد معصوم، ماں معصومہ، جدّہ طاہرہ — غیر ممکن جس سے اظہارِ خطا پیدا ہوا

جسکو محبوبِ خدا جابرؓ سے کہلائیں سلام — خلق میں ایسا حبیبِ کبریا پیدا ہوا

عالمِ علمِ لدّنی، قاطعِ شرّ وفساد — ناصرِ دیں، ماحیِ ظلم و جفا پیدا ہوا

سلمِ کامل، علمِ کامل، فضلِ کامل، عقلِ کُل — صاحبانِ معرفت کا پیشوا پیدا ہوا

مصدرِ صدق وصفا ومخزنِ فیض وعطا — مطلعِ حق مرجعِ اہلِ وِلا پیدا ہوا

منّتِ منّان ستّار عیوب مومنیں — رحمتِ حق لطفِ رَب فضلِ خدا پیدا ہوا

دے خبر اہلِ ولا کو دوڑ کر جلدی ادیمؔ — مطلعِ ایماں کے گھر نُورِ خدا پیدا ہوا

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

۸

ذِکر امام جعفر صادقؑ

دنیا میں آج پھیلی فردوس کی ضیا ہے

دنیا میں آج پھیلی فردوس کی ضیا ہے ۔۔۔ یثرب کا گوشہ گوشہ رشکِ فلک بنا ہے

طوبیٰ کے برگ جھومے جامِ طہور گھومے ۔۔۔ وہ سلسبیل اُچھلا کوثر چھلک رہا ہے

آلِ نبیؐ کا صادق ظاہر ہوا جہاں میں ۔۔۔ جسکی ضیائے رُخ سے پُرنُور سب فضا ہے

مہتاب کی شعاعیں مدّھم سی پڑ گئی ہیں ۔۔۔ فرشِ زمیں پہ ایسی پھیلی ہوئی ضیا ہے

اُس پر صلوٰۃِ دائم اُس پر سلام رَب کا ۔۔۔ جو سِلمِ تام سچّے مسلم کا پیشوا ہے

کعبہ میں جو خلیل و ذبیحِ خدا نے کی تھیں ۔۔۔ اُنکی اُنہی دعاؤں کا حق نے صلہ دیا ہے

لو دوسرے محمدؐ کے باوقار گھر میں ۔۔۔ نُورِ حبیبِ داور پھر سے چمک رہا ہے

احمدؐ کو اور علیؑ کو حسنینؑ و فاطمہؑ کو ۔۔۔ سجّادؑ کو مبارک! یہ نور جو عطا ہے

قاسمؑ کو اور محمدؒ بن بکر کو مبارک! ۔۔۔ جن کا نواسہ اُنکے ایمان کی جزا ہے

قلبِ نبیؐ کی ٹھنڈک، چشمِ علیؑ کا تارا ۔۔۔ زہراؑ کے دل کا پیارا حق کو لبھا رہا ہے

جس کا پدر محمدؑ اور ماں ہے اُمِّ فروہؑ ۔۔۔ ہر ہر نفس میں حمدِ خالق سُنا رہا ہے

مخلوقِ کبریا پر ہے آج عام رحمت ۔۔۔ بابِ کرم خدا کا سب پر کُھلا ہوا ہے

سرکارِ شاہِ صادق سرکارِ کبریا ہے ۔۔۔ جو اس کو چاہتا ہے اسکا مُحب خدا ہے

وہ دین کا ہے مالک راہِ خدا کا سالک ۔۔۔ حق کی طرف سے سارے عالم کا پیشوا ہے

ایمانِ مومنیں ہے ایقانِ موقنیں ہے ۔۔۔ خود متّقی ہے اہلِ تقویٰ کا پیشوا ہے

مقصودِ عارفیں ہے مطلوبِ طالبیں ہے ۔۔۔ محبوبِ اہلِ دیں ہے والیٔ اولیاء ہے

صدّیق و صدقِ و صادق حق کا کلامِ ناطق ۔۔۔ سارا کلامِ رَب ہے جو کچھ وہ بولتا ہے

اک بات کی وضاحت اب حاضرین سُن لیں ۔۔۔ تاریخ کا یہ عبرت آموز واقعہ ہے

اِک طرفہ خواب دیکھا محبوبِ کبریا نے
قرآں میں بالصّراحت جسکا بیاں ہوا ہے

وہ کودتے ہیں گاہے، گاہے اُچھل رہے ہیں
منبر پہ بندروں نے قبضہ جما لیا ہے

''منبر مرا اُمیّہ کی نسل چھین لے گی''
تعبیر کا نبیؐ نے اظہار یہ کیا ہے

گمراہ کُن زمانے کے اَلف شہر جن کو
قرآں نے قدرِ خیرٌ کی ضد بتا دیا ہے

مہلت گزر گئی جب ایسا وبال آیا
عبّاسیوں کے ہاتھوں سب کچھ فنا ہوا ہے

برباد اُمویوں کی کر کے تمام فوجیں
بومُسلمِ خراساں مولاؑ کو لکھ رہا ہے

منحوس اُمویوں کا تختہ اُلٹ چکے ہم
اَب اُسکی جستجو ہے جو اہل امر کا ہے

ناناؐ کی جانشینی کے آپ مستحق ہیں
منظور اسکو کیجئے یہ حق ہی آپ کا ہے

اندھے ہیں دل کے وہ بھی صادق کا صدق دیکھیں
خط کو بغیر کھولے لَو پر جَلا دیا ہے

واں زرد کپڑے پہنے سفّاح بھی ہے حاضر
اور شاہِ دیں کو ظالم خاموش تک رہا ہے

شہ بولے یہ امارت لائق نہیں ہمارے
یہ زرد کپڑوں والا مالک اس امر کا ہے

ہر طالبِ حقیقت اب غور کر کے دیکھے
اس ماجرے کی بابت جو قولِ کبریا ہے

اللہ ہی کے ہاتھوں میں ملک وسلطنت ہے
اپنی مشیّتوں سے دیتا ہے چھینتا ہے

اس بات ہی کی جانب حضرت کا ہے اشارہ
اب اہلِ دیں سمجھ لیں جو حق کا مُدّعا ہے

پروردگارِ عالم اعضا سے ہے منزّہ
اُس نے تو ہاتھ اپنا ہم کو بنا لیا ہے

دشمن سے بھی نہیں ہے انکار اس کا ممکن
جعفرؑ کے صدق کا یوں اظہار ہو گیا ہے

وہ جانِ صادقیں ہے ایمانِ عارفیں ہے
رُکنِ رکینِ دیں ہے افضالِ کبریا ہے

مقصودِ عابدیں ہے مطلوبِ زاہدیں ہے
منظورِ مرسلیں ہے مومن کا مُدّعا ہے

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

آلِ نبیؐ کا صادق دُنیا میں آ رہا ہے

آلِ نبیؐ کا صادق دُنیا میں آ رہا ہے — لو تہنیت کا ہدیہ رضوان لا رہا ہے
بحرِ کرم خدا کا ہے موجزن فضا میں — رحمت کا اَبر سارے عالم پہ چھا رہا ہے
ٹھہریں گی کب نگاہیں اس نُور کی ضیاء پر — چہرے سے اسکے ساطع تنویرِ کبریا ہے
یہ نُور وہ ہے جس سے جلتے ہیں پَر مَلک کے — رُوح الامین حد کے اندر رُکا ہوا ہے
باقرؑ پدر ہے اس کا سجّادؑ اس کا دادا — اک جد ذبیحِ اعظم مظلومِ کربلا ہے
وہ فدیۂ خلائق اور منبعِ شفاعت — محبوبِ کبریاؐ کے کاندھوں پہ جو چڑھا ہے
ممکن نہیں کہ فہمِ انساں اسے سمجھ لے — جو مرتبہ خدا کے گھر سے اُسے ملا ہے
اسکی ضیائے رُخ سے چودہ طبق ہیں روشن — نُورِ رسولِ حقؐ ہے اور نورِ کبریا ہے
فضل اسکا مُنجلی ہے دنیا میں یہ علیؑ ہے — کونین کا ولی ہے مالک صراط کا ہے
یہ صاحبِ امارت ہے حکم جسکا جاری — ہر جا جہاں فرشتہ کوئی کبھی گیا ہے
ہے مِلک اسکی کوثر جا گیر اس کی جنّت — مرضی سے اپنی اہلِ ایماں کو بانٹتا ہے
عبدِ ذلیل تیرا اک یہ ادیمؔ بھی ہے — بس بخش دے اسے جو اس سے ہوئی خطا ہے

✵✵✵✵✵

۹

ذِکرِ امام موسیٰ کاظمؑ

لو مومنو مبارک موسیٰؑ جہاں میں آئے

لو مومنو مبارک موسیٰؑ جہاں میں آئے
موسیٰ آلِ عمراں ہدیہ عصا کا لائے

محبوبِ حق کا پیارا چشمِ علیؑ کا تارا
اللہ کا دلارا ولیوں کو کیوں نہ بھائے

صادقؑ کے گھر میں صبر عابدؑ ہوا جو پیدا
تبریک و تہنیت کی ایوبؑ نذر لائے

مَلجا ہے وہ یقیں کا، ماوا ہے اہلِ دیں کا
کتنے نفوس اس نے ہیں پاک کر دکھائے

موسیٰؑ کلیم کا تو بس ایک معجزہ تھا
اعجاز اس نے کتنے ہیں خلق کو دکھائے

مضمون شاعرانہ سُنتے ہیں سب ہمیشہ
بندہ یہ چاہتا ہے احوال کچھ سُنائے

ایسے کہ سُن کے ابنِ جعفرؑ کی منزلت کا
احباب کے دلوں پر اک نقش بیٹھ جائے

سُنیے کہ تھا وہاں پر ہاروں مہدوی بھی
معمول کے مطابق موسیٰؑ جو حج کو آئے

ہاروں نے کہا یہ جب ہم طواف میں ہوں
اس دم طواف کرنے حاجی کوئی نہ آئے

ظاہر ہے حکم اس کا تھا دین کے مخالف
پھر دلبرِ نبیؐ کو کیسے پسند آئے؟

بہر طواف ہاروں پہنچا کہ آپ پہنچے
وہ حکم دے چکا تھا کوئی نہ آنے پائے

حضرت کو اپنے آگے دیکھا طواف میں جب
غصّے سے کانپ اُٹھا اور خوب تاؤ کھائے

ہر چند چاہتا تھا وہ جائے آگے آگے
اور دوسرا مطوّف آگے نہ اس سے جائے

حضرتؑ تو چل رہے تھے رفتارِ معتدل سے
وہ خوب تیز دوڑا پر ہاتھ یہ نہ آئے

یہ دیکھ کر جو اسکے سینے میں آگ بھڑکی
طے کر لیا یہ دل میں حضرتؑ کو وہ ستائے

فارغ ہوا جو حج سے لوگوں سے اس نے پوچھا
وہ کون شخص ہے جو بیٹھا ہے سر جھکائے

جعفرؑ کے صاحبزادے موسیٰؑ ہیں کوئی بولا
لختِ جگر نبیؐ کے، بنتِ نبیؐ کے جائے

بس تاؤ کھا کے پہنچا فوراً ہی اس جگہ پر
بیٹھے جہاں زمیں پر حضرتؑ تھے سر جھکائے

کہنے لگا کہ دھوکا دیتے ہو یونہی سب کو
صورت یہ راہبوں کی رہتے ہو تم بنائے

میں پوچھتا ہوں تم سے اس وقت کچھ مسائل
کر دوں گا قتل گر وہ تم نے غلط بتائے

شہ نے کہا کہ اس سے مقصود امتحاں ہے
یا اسلئے کہ اس سے تو فائدہ اُٹھائے

بولا کہ پوچھتا ہوں میں بہرِ استفادہ
فرمایا پوچھ لے اَب جو تیرے دل میں آئے

بولا بتاؤ کیا ہیں اسلام کے فرائض
حضرت نے ایک، دو، تین، چار، پانچ تک گنائے

پھر سترہ، اور ایک ایک چالیس و بارہ میں سے
اور عمر بھر میں بس اک، یہ بھی اُسے بتائے

بولا کہ میں نے پوچھے اسلام کے فرائض
تم نے جواب میں یہ مہمل عدد گنائے

شہ بولے دیدیا ہے میں نے جواب تیرا
میرا قصور کیا ہے گر تو سمجھ نہ پائے

سُن! ایک کا تو مطلب توحیدِ کبریا ہے
اور فرض دوسرا ہے ایماں نبیؐ پہ لائے

اور تیسرا فریضہ قرآں پہ لائے ایماں
قرآں وحی کے ذریعے رُوح الامین لائے

چوتھا یہ ہے کہ لائے ایمان بالقیامت
احوال جسکے حق نے تفصیل سے بتائے

اور پانچ سے ہیں پانچوں اوقات کی نمازیں
رکعات جن کے سترہ احمدؐ نے ہیں بتائے

بارہ میں ایک ماہِ رمضان کے ہیں روزے
چالیس کا اک حصّہ مسکیں زکوٰۃ پائے

کُل عمر میں فریضہ جو ایک ہے وہ حج ہے
اسلام کے فرائض ہیں سب تجھے گنائے

سارا جواب سُن کر خاموش چل پڑا وہ
دینار ایک تھیلی اس کے غلام لائے

وہ نذر پیش کر کے اُٹھے ہی تھے کہ فوراً
دینار راہِ حق میں مولاؑ نے سب لُٹائے

ہارونؔ دیکھ کر یہ کھولا بہت حسد سے
جل بُھن گیا کلیجہ اور پیچ و تاب کھائے

ہوتے ہی حج سے فارغ پکڑی رہِ مدینہ
منصوبے اس نے دل میں ہر طرح کے بنائے

جب روضۂ نبیؐ پر آ کر گیا وہ اندر
حضرت بھی اس گھڑی میں قبرِ نبیؐ پہ آئے

پائے نبیؐ کی جانب بڑھ کر وہ یہ پکارا
''میرا اسلام تم پر میرے چچا کے جائے!''

''اے جدِّ پاک! تم کو میرا اسلام پہنچے''
کہتے ہوئے یہ حضرت فوراً ہی آگے آئے

ہاروںؔ رشید پھر تو غصّے سے کانپ اُٹھا
کہنے لگا کہ موسیٰؑ یاں سے نہ جانے پائے

موسیٰؑ کی حرکتوں سے اس پر ہوا ہے لازم
فخرِ نسب کا اُن کو پورا مزا چکھائے

فوراً ہی قید کر کے حضرت کو واں سے بھیجا
قیدِ شقی میں جا کر جو ظلم تھے اُٹھائے

جور و ستم کی کوئی پھر حد رہی نہ باقی
لیکن زباں پہ کوئی شکوہ کبھی نہ لائے

یہ سارا حال سُن کر لازم ہے سامعیں میں
جو کام فکر سے لیں اُنکی سمجھ میں آئے

اِک جاہلِ زمانہ اس ماجرے کو لیکن
''آ بیل مار مجھ کو'' والی مثل بتائے

پر سُن کے سب یہ باتیں احباب پر ہے واجب
اِن کو کبھی نہ جانیں قصّے سُنے سُنائے

آلِؑ نبی ہیں آمر، ہے حکم ان کا جاری
اُن سارے عالموں پر جو حق نے ہیں بنائے

اَب غور کی یہ جا ہے مجبور یہ نہیں ہیں
پھر کس لئے اُنہوں نے ظلم و ستم اٹھائے؟

بااختیار ہیں یہ اور خود ہی ہیں مسبّب
اپنے لئے اُنہوں نے ایسے سبب بنائے

جن سے کہ ظالموں کی بھڑکے رگِ عداوت
اور ان پہ ظلم ڈھائیں نقشے یہی جمائے

مظلوم یہ بنیں تو تڑپیں دلِ اِحبّا
اور عشقِ آلِؑ احمد ہر قلب میں سمائے

معلوم ہو گیا اَب بس تھا یہی وہ ذریعہ
جس سے اُنہوں نے ایسے عشاقِ رب بنائے

کہہ دیں پہاڑ سے گر اپنی جگہ سے ہٹ جا
وہ کوہ اپنی جا کو فوراً ہی چھوڑ جائے

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

موسیٰ آلِ احمدؐ جعفرؑ کے گھر میں آئےؑ

موسیٰ آلِ احمدؐ جعفرؑ کے گھر میں آئے
رَب کا سلام تجھ پر! اے سیّدہؑ کے جائے

ہیں آدمی کی عقل وفہم وگماں سے باہر
جو مرتبے جنابِ باری سے تُونے پائے

تو ہادیٔ اُمم ہے تو شاہِ ذی حشم ہے
کتنے غلام تُونے اہلِ یقیں بنائے

تُو نُورِ کبریا ہے احمدؐ کا دلرُبا ہے
بیکس، اسیر، کاظم القاب تُو نے پائے

راہِ خدا میں سب کچھ اپنا فدا کیا ہے
پھر تُو جنابِ رَبِّ اکبر کو کیوں نہ بھائے

کیا تیری منزلت کو دُنیا سمجھ سکے گی
تیرے غلام کی جو منزل سمجھ نہ پائے

دینِ رسولؐ حق کے بدخواہ دشمنوں نے
ظلم وستم کے تجھ پر کیسے پہاڑ ڈھائے

کتنی مصیبتوں کے تجھ پر پہاڑ ٹوٹے
قیدِ شقی میں تُو نے کیا کیا نہ دُکھ اُٹھائے

اعدائے دیں کو تُو نے مبہوت کر دیا تھا
مجلس میں رہ کے تُو نے اعجاز وہ دکھائے

رَنج واَلم میں بھی ہیں تیرے غلام شاکر
صبر ورضا کے تُو نے ایسے سبق پڑھائے

مجلس کو بھی بنایا تبلیغ کا ذریعہ
قیدِ بلا میں رہ کر اخلاقِ حق سکھائے

جو تیرا عبد ہوگا پھر تو بجُز خدا کے
ممکن نہیں کسی کے آگے وہ سر جھکائے

عفووکرم کا طالب ہے یہ ادیمؔ مولاؑ
پاس اسکے کچھ نہیں ہے جو بہر نذر لائے

✵✵✵✵✵

۱۰

ذِکرِ امام علی رضاؑ

یومِ ولادت ہے آج گُل کے شہنشاہ کا

یومِ ولادت ہے آج گُل کے شہنشاہ کا
دلبرِ موسیٰؑ جو ہے رشکِ کلیمِ کبریا

فاتحِ مُلکِ مَجُوس، قلعہ کُن روم وسوس
باعثِ احیاءِ طوس، سیّدِ مُلکِ بقا

حق کا ولیٔ نہم اور علیؑ سوم
شاہ غریبِ دوم، ثامن آلِ عباؑ

مالکِ مُلکِ شہود، عابد وعبدِ ودود
قَعدہٗ ورُکع و سجود، سالکِ راہِ رضا

رونقِ گلزارِ حق، زینتِ دربارِ حق
مالکِ سرکارِ حق، حق نظر وحق نما

مَخزنِ لُطف وکرم مُعطیٔ جاہ وحَشَم
قاسمِ باغِ اِرم، شافعِ روزِ جزا

حاملِ خُلقِ عظیم، امرِ رحمٰن و رحیم
صاحبِ فیضِ عمیم، مصدرِ جُود وسخا

منظرِ فضلِ جلی، از ہمہ اعلیٰ علیؑ
عالَمِ کُن کا ولی، زیب دہِ انّما

خلق میں جس کا وجود فخرِ سلیمانؑ وہودؑ
صوم وصلوٰۃ وسجود، مرضیٔ ربّ ہُدیٰ

قبلہء دُنیا و دیں، سرِّ اِلہ کا امیں
نفسِ امامِ مبیں، ناصرِ دینِ خدا

صاحبِ لُطف ولطیف حامیٔ دینِ حنیف
پشت پناہِ ضعیف خلق کا حاجت رَوا

صولتِ حق کا علم مالکِ لوح وقلم
دافعِ ہَمّ و الم، کاشفِ رَنج و بَلا

جانِ مقصودِ جہاں، عالِمِ سرِّ نہاں
قاسمِ نار و جناں، حاکمِ ارض و سما

سیّدِ عالی ہمم، مالکِ مُلکِ عجم
مصدرِ جُود و کرم، منبعِ فیض وعطا

دین کا اصلِ اصول، پارۂ قلبِ رسولؐ
خنکیٔ چشمِ بتولؑ، لختِ دلِ مرتضیٰؑ

دینِ نبیؐ کی بہار، نخلِ وِلا کی نکھار
حُبِّ اِلہ کے حصار تجھ پہ دل وجاں فدا

عطرِ گُلِ عبدیت، واسطۂ مغفرت
سِلسِلۂ معرفت، صاحبِ قدر و قضا

شاخِ ہدایت کا پھول، راحتِ قلبِ مَلُول
رحمتِ رَب کا نزول، پیشرِوِ اولیاء

منزلِ کُل سالکیں، منتہیٔ طالبیں　　مقصدِ کُل عارفیں، راہبرِ اتقیاء
اے الف ولام ومیم! تیرا غم ہے اور آدمیم　　کردے اس پر اے کریم! بابِ ترّحم کو وا

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

۱۱

ذِکر امام محمد تقیؑ

لو تیسرا محمدؐ دنیا میں آ رہا ہے

لو تیسرا محمدؐ دنیا میں آ رہا ہے
رحمت کا اَبر سارے عالم پہ چھا رہا ہے

بچپن میں جسکے دم سے تقوے میں جان آئی
ایسا تقیؑ کامل صورت دکھا رہا ہے

خورشید دیکھتے ہی پردے میں منہ چھپائے
دیکھو تو روئے روشن کیا جگمگا رہا ہے

میں میں جو کہہ رہے تھے، تُو تُو پکار اُٹھے
شرک اپنے شر کو گویا خود ہی مٹا رہا ہے

صِدقِ جنابِ صادقؑ مرضی شہِ رضاؑ کی
شُکرِ حسینؑ، صبرِ سجّادؑ لا رہا ہے

خُلقِ حسنؑ بھی پایا، باقرؑ کا علم لایا
کاظمؑ کا ضبط اس کے ہمراہ آ رہا ہے

ہمنام مصطفیٰؐ کا دلدار مرتضیٰؑ کا
گھر میں علیؑ کے، زہراؑ کا چاند آ رہا ہے

احمدؐ سے لی ولایت حق سے ملی شہادت
خلقِ خدا کو وجہ خالق دکھا رہا ہے

خود بھی رضائے خالق فرزند بھی رضاؑ کا
محمود بن کے عبدِ محمود آ رہا ہے

اسلام اسکے آنے کی راہ تک رہا تھا
جاں بن کے دینِ حق کے تن میں سما رہا ہے

خاموش کر دیا ہے دُنیا کے عالموں کو
بچپن میں علمِ قرآں سب کو پڑھا رہا ہے

اِک اِک سخن پہ فاضل حیراں ہیں اور ششدر
طفلی میں دینِ حق کا نقشہ جما رہا ہے

دکھلا رہا ہے سب کو ہم ہیں پڑھے پڑھائے
عِلمِ رسولؐ اپنے ورثے میں آ رہا ہے

مٹھی میں کیا ہے میری مامون پوچھتا ہے
قدرت کے راز اس کو بچّہ بتا رہا ہے

قلبِ ادیبؔ پر بھی نظر کرم ہو تیری
دردِ فراق تیرا اس کو ستا رہا ہے

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

۱۲

ذِکر امام علی النقیؑ

زمانے میں آیا ہے چوتھا علیؑ

زمانے میں آیا ہے چوتھا علیؑ — امامِ دہم گیارھواں ہے ولی
گماں ہو کہ جنّت سے آئی ہے یہ — ہوا اس کے دم سے کچھ ایسی چلی
عزآزیل گھبرایا پھرتا ہے آج — کہ لشکر میں اس کے مچی کھلبلی
فلک پر مبارک سلامت کا غُل — فرشتوں میں ہے شور نادِ علیؑ
ملائک سے کہتے ہیں رُوح الامیںؑ — کہ قسمت زمیں کی ہے کیسی بھلی
محمدؐ کا فرزند پیدا ہوا — چلو چل کے چوم آئیں اس کی گلی
یہ بچّہ بھی ہے اس ولایت کا جو — محمدؐ پہ اُتری علیؑ سے چلی
محمدؐ کا فرزند علی النّقیؑ — تقیؑ باپ ہے تو نقیؑ ہے علیؑ
مہکتا ریاضِ رسالت کا گُل — نہالِ ولایت کی کِھلتی کلی
کلیجے کی ٹھنڈک برائے رسولؐ — سُرور اور نُورِ نگاہِ علیؑ
خدیجہؑ کا دلبند زہراؑ کا چاند — حسینؑ و حسنؑ اور علیؑ کا ولی
جہاں وہ اُدھر قبلہء مومنین — سبیل الٰہی ہے اس کی گلی
غلاموں کے پاؤں کے نیچے کی خاک — فرشتوں نے پیشانیوں پر ملی
وہ ذاتِ مقدّس کہ اخلاق سے — خدا کے خصائل کیے مُنجلی
وہ قائد کہ صوم اس کا پیرو بنا — خدا کی نماز اس کے پیچھے چلی
لگے کیوں نہ وہ ہر نبیؑ کو بھلا — بھلے اس کے اطوار، صورت بھلی
منافق نے دیکھا تو جل بُھن گیا — کلیجے میں آتش حسد کی جلی
بہت چاہا اعدا نے حق کا چراغ — بجھا دیں نہ کچھ ان کی لیکن چلی

چھپانے کی کوشش اگر کی گئی　　فضائل ہوئے اور بھی مُنجلی
ہوئی صاف اس کی کھری بات سے　　رسالت کے اعدا نے جو آڑ لی
مدد اہلِ حاجت کی کرتا رہا　　زمانہ میں جب تک کہ اس کی چلی
مگر جب مقیّد عدُو نے کیا　　خبر بیکسوں کی کسی نے نہ لی
اُٹھاتا ہے ظلم و ستم قید کے　　برائے دو عالم وہ حق کا ولی
فضائل کب اس کے بیاں ہو سکیں　　جو عالم میں ہے سب سے اعلیٰ علیؑ
ہے فرزند اس کا حسن عسکریؑ　　درود اس پہ وہ ہے خدا کا ولی
ادیبِ حزیں صبر کر کے تو دیکھ　　کِھلا دے گا وہ تیرے دل کی کلی

✵✵✵✵✵

۱۳

ذِکر امام حسن عسکریؑ

آج عذابِ نار سے عاصیوں کو نجات ہے

آج عذابِ نار سے عاصیوں کو نجات ہے
خَلق پہ عام بخششِ خالقِ کائنات ہے

گھر میں علیؑ کے آ گیا متّقیوں کا راہبر
ثانیِ مجتبیٰ حسنؑ حیدری الصفّات ہے

آ گیا دوسرا حسنؑ آلِ رسولؐ پاک میں
نام میں مجتبیٰ کی شان صبرِ حسینؑ ساتھ ہے

اسکے فضائل آج تک اہلِ جہاں پہ کب کھلے
ہادیِ مومنین ہے حاکمِ کائنات ہے

لہجہ و گفتگو میں ہے صاف رسولؐ کی ادا
شہد و نبات سے سوا اسکی ہر ایک بات ہے

راہبِ عیسوی نے جب قحط میں رَب سے کی دعا
’’باپ ہمارے رحم کر تنگ ہوئی حیات ہے‘‘

اَبر اُٹھا برس گیا، لوگوں کے لب پہ تذکرے
آنے لگے، کہ عیسوی دین میں نجات ہے

تب تو خلیفہ جی کے بھی ہوش و حواس گُم ہوئے
دن بھی اسے نظر پڑا گویا سیاہ رات ہے

حکم دیا کہ بیڑیاں کھول دو اب امامؑ کی
ابن نقیؑ حقیقتاً جامع صالحات ہے

قید سے پھر بلا لیا اور ادب سے عرض کی
دینِ نبیؐ کی آبرو آج تمہارے ہاتھ ہے

راہبِ حیلہ ساز کے بارے میں آپ نے کہا
لے لو جو اسکے ہاتھ میں حرزِ تبرّکات ہے

توڑ کے اس طلسم کو آپ نے پھر دعا جو کی
کھل گیا فضل ایزدی آپ کیساتھ ساتھ ہے

پھر تو ہر ایک شخص پر راز فاش ہو گیا
قیدِ شقی میں دلبرِ سرورِ کائنات ہے

خلق کے اس رجوع سے قید ہوئی شدید تر
ظلم ہے اور سیّدِ عابد و عابدات ہے

سہتا رہا ستم وہ کیوں اس کو جب اختیار تھا
اس میں چھپی ہوئی عجب راز کی ایک بات ہے

راز یہ ہے قلوب کو حق کی طرف کرے رجوع
اس کی وِلا محبتِ خالقِ کائنات ہے

ابنِ نقیؑ کی منزلت کون بھلا سمجھ سکے
سب ہے اسی کے ہاتھ میں موت ہے یا حیات ہے

قبلہء مومنین ہے کعبۂ عارفین ہے
اہلِ وِلا کا خود وہی صوم ہے اور صلوٰۃ ہے

راحتِ جان مصطفیٰؐ امرِ خدا لسانِ رب	قولِ جنابِ کبریا اسکی ہر ایک بات ہے
عالِم علمِ سرمدی واقفِ نجویٰ خفی	ناصرِ دینِ ایزدی شاہدِ کائنات ہے
اس سے ہی لَو لگا ادیمؔ چھوڑ خیالِ دُنیوی	دہر اور اسکا کاروبار سارا ہی بےثبات ہے

☼☼☼☼☼

۱۴

بحضورِ صاحب الزماں الامر قائمِ آلِ محمدؐ

السّلام اے خادمِ درگاہ تو گشتہ کمال

السّلام اے خادمِ درگاہ تو گشتہ کمال
ہر کہ نشناسد ترا افتادہ در قصرِ ضلال

السّلام اے شاہدِ مقصود و ایجاد وجود
السّلام اے منتظر اے ذوالکرم اے ذوالجلال

السّلام اے دَرنگاہت منعکس چشمِ بصیر
ہست قولِ حق بلا ریب انچہ تو کردی مقال

السّلام اے در ظہورت جلوہِ ذاتِ قدم
بے نیاز آمد ہر آنکہ کرد بر بابت سوال

ابر غیر از دُودِ آہِ عاشقانت ہیچ نیست
بادِ صَر صَر در فراقت نالہ ہائے پُر ملال

اَرض گوئے ہست بہرِ بازئ احکامِ تو
چرخ بہر خادمِ خُدّام تو جامِ سفال

از نگاہِ لُطف تو گردد لیئے ہم کریم
جنبش مژگانِ تو ساز د زوالے را کمال

گشت ہر یک جبہ سائے بابِ تو ذی عزّتے
بے جمالاں یافتند از خاکِ درگاہت جمال

اے گرامی مرتبت یک جنبش انگشت تو
منقلب ساز د بیک دم عرصۂ ماضی بحال

ہر دو ابرو یند محرابِ عبادت بہر دوست
وز برائے منکرانت سیفِ قاطع در قتال

بندگانت را مَلک ہائے مقرّب خادماں
دشمنانت بدتر از خرس وسگ خوک وشغال

السّلام اے حیّ و محیٔ علم و علّام و علیم
السّلام اے قادر و قیوم و قائم بے مثال

السّلام اے ہادئ خلق و معیدِ خلق ہم
السّلام اے مبتدائے کار وہم او را مآل

ہدیۂ تبریکِ او بر درگہ عرش آستاں
گر قبول افتد زہے بخت ادیمِ خستہ حال

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

السّلام اے بابِ رحمت السّلام

السّلام اے بابِ رحمت السّلام — السّلام اے رحمتِ حق السّلام
السّلام اے خالقِ خلقِ خدا — یا سلام انت السّلام والسّلام
السّلام اے حیّ وقیوم السّلام — یا کریمُ یا رحیمُ السّلام
السّلام اے حاکمِ یومِ الورود — یا خفیُّ یا جلیُّ السّلام
السّلام اے فاطرِ ارض وسما — یا شہیدُ یا ودُودُ السّلام
ایھا الخمّارِ خاکِ آدمے — السّلام اے روحِ اعظم السّلام
ایھا الکاف الحرب والقتال — یا رؤفُ یا رحیمُ السّلام
تعلم مافی الصّدور خلقك — یا علیم السرّ و نجویٰ السّلام

✵✵✵✵✵

حجر میں تُو، شجر میں تُو، ورق میں تُو، ثمر میں تُو

حجر میں تُو، شجر میں تُو، ورق میں تُو، ثمر میں تُو ① ہر ایک بام وَ در میں تُو، تمام بحر و بر میں تُو
گئی جدھر جدھر نظر اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

ہر ایک آب وگل میں تُو ہر ایک نُور وظل میں تُو ② ہے سَن میں تُو، تو غِل میں تُو ہر اک شکستہ دل میں تُو
نگاہ جس طرف گئی اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

ہر ایک کے خیال میں ہر ایک کے مقال میں ③ بلندئ جِبال میں جنوب میں شمال میں
جہاں بھی دیکھئے وہیں اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

بہار کی نمود میں قیام میں قعود میں ④ رکوع میں سجود میں ہر ایک ہست و بود میں
بتا کہ تُو کہاں نہیں؟ اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

صدف میں اور حُوت میں مساکن و بیوت میں ⑤ دعاؤں میں قنوت میں دلیل میں ثبوت میں
وہ کیا ہے تُو جہاں نہیں اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

پرند میں چرند میں کمان میں کمند میں ⑥ نشیب میں بلند میں ہر ایک جوڑ و بند میں
غرض کہ ہر جگہ ہے تُو اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

محافلِ سُرُور میں قریب اور دُور میں ⑦ فضائے کوہِ طور میں ہر ایک نار و نُور میں
بتا دے تُو جہاں نہیں، اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

امیری و غرور میں فقیری و صبور میں ⑧ دلوں میں اور حضور میں، مگر نہیں شعور میں
ہر اِک شہود و غیب میں اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

گلوں میں تُو کلی میں تُو ثمر میں تُو پھلی میں تُو ⑨ ضعیف میں بلی میں تُو خفی میں تُو جلی میں تُو
ہر اک جگہ ہر اک طرف اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

گناہ میں ثواب میں حساب اور کتاب میں ⑩ سوال اور جواب میں ہر ایک پیچ و تاب میں
فخر و انکسار میں اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

ترقّی و زوال میں تنزّل و کمال میں ⑪ جمال میں جلال میں مقال و قیل و قال میں
نیّت میں بھی عمل میں بھی اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

ہر ایک بَرق زَرق میں ہر ایک وصل و فرق میں ⑫ فضائے رعد و برق میں غرض کہ غرب و شرق میں
ہوا میں اور ابر میں اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

جماد میں نبات میں قیود میں برأت میں ⑬ ذوات میں صفات میں ہر اِک کی بات بات میں
غضب میں تُو کرم میں تُو اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

سفر میں تُو، حضر میں تُو، مہر میں تُو، قمر میں تُو ⑭ ہے شب میں تُو، سحر میں تُو، اماں میں تُو، خطر میں تُو
تمام بند و بست میں اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

فقیر کی صدا میں تُو، فُغاں میں تُو، بُکا میں تُو ⑮ مصیبت و بلا میں تُو، سکونِ جاں فزا میں تُو
خوشی میں اور غم میں بھی اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

طہیر میں طہور میں ظہیر میں ظہور میں ⑯ نفیر میں نفور میں امیر میں امور میں
ترا ہی حکم ہر طرف اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

ادیمِ سُست بخت پر پئے رسولِؐ بحر و بر ⑰ برائے شاہِ نامور کرم کی اک نگاہ کر
وہ دیکھے جب اُٹھے نظر اِدھر بھی تُو اُدھر بھی تُو

ساری جگت کے راجہ آجا

ساری جگت کے راجہ آجا ایک جھلک دکھلا جا، آجا
کلپے ساری پرجا آجا آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
سب کے دل کی پیاس بجھا دے آنکھوں سے آنسو پنچھوا دے
حق کی اک آواز سُنا دے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
سورج کے چمکانے والے رحمت کے پھیلانے والے
عدل کا فرش بچھانے والے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
سب کے جسم و جاں کے مالک دین کے اور ایماں کے مالک
شوکت کے اور شان کے مالک آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
دل کو روشن کرنے والے نور فضا میں بھرنے والے
منّت خلق پہ دھرنے والے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
کفر کا بھانڈا پھوڑنے والے پوشیدہ بُت توڑنے والے
حق سے ناتا جوڑنے والے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا

اے سارے سنسار کے مالک اپنوں کے، اغیار کے مالک
رَب کے کاروبار کے مالک آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا

میرے من کو بھانے والے رُوٹھے کو منوانے والے
سب پر حکم چلانے والے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا

اے ساری مخلوق کے داتا دونوں طرف تیرا ہی ناتا
آپ پِتا اور آپ ہی ماتا آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا

آ جا جلدی آنے والے عرش کے اوپر رہنے والے
حق کو بیحد بھانے والے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا

بولنے والے قرآں آ جا چلتے پھرتے ایماں آ جا
خلق پہ رَب کے احساں آ جا آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا

اے بھیدوں کے پانے والے خلقت کا غم کھانے والے
رَب کی شکل دکھانے والے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا

آ احمدؐ کے پیارے آ جا علیؑ کی آنکھ کے تارے آ جا
زہراؑ کے راج دُلارے آ جا آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا

راحت کیا اور کیا پیا؟ جنّت کیسی، کوثر کیا؟
کچھ نہیں ہم کو تیرا جیا؟ آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آ جا، آ جا، آ جا، آ جا

عالمِ سِرّ و نجویٰ آ جا منزلِ مَنّ و سلویٰ آ جا
اے مُعطی، اے ملجا آ جا آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آ جا، آ جا، آ جا، آ جا

عابد اور معبود تُو ہی ہے حامد اور محمود تُو ہی ہے
ساجد اور مسجود تُو ہی ہے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آ جا، آ جا، آ جا، آ جا

حلّ و حَرَمَ کی شوکت آ جا لُطف و کرم کی نعمت آ جا
باغِ قدم کی زینت آ جا آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آ جا، آ جا، آ جا، آ جا

اظہار و اجمال کے آقا قدرت اور اکمال کے آقا
عزت اور اجلال کے آقا آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آ جا، آ جا، آ جا، آ جا

ظلم و ستم کے کھونے والے خلق کے عصیاں دھونے والے
کشتِ ازل کے بونے والے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آ جا، آ جا، آ جا، آ جا

نطق و ناطق اور متکلّم علم و معلوم اور معلّم
سِلم و سَالم اور مسلّم آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آ جا، آ جا، آ جا، آ جا

لوح کے اور قلم کے مالک صاحبِ سیف اور علَم کے مالک
نُور کے اور ظلَم کے مالک آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
شاہد اور مشہود و شہادت عابد اور معبود و عبادت
ہادی و مہدی اور ہدایت آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
کب تک یہ فرقت کے مارے تڑپیں تیرے طالب سارے
چاند اُداس، اُداس ستارے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
دل کی زمیں ویران پڑی ہے دنیا یہ سنسان پڑی ہے
خلق تری بے جان پڑی ہے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
فراق میں تیرے روئیں کب تک اَشکوں سے منہ دھوئیں کب تک
دامنِ چاک بھگوئیں کب تک آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا
غم سے پڑے ہیں دل میں چھالے اپنے ادیؔم کے سُن لے نالے
اِس کو اپنا عبد بنا لے آنکھوں میں اور دل میں سما جا
آجا، آجا، آجا، آجا

✵ ✵ ✵ ✵ ✵

التجا

مولائے دو جہاں کو میرا سلام پہونچے
سردارِ کُن فکاں کو میرا سلام پہونچے

احمدؐ کے دُودماں کو میرا سلام پہونچے
اُس عرشِ آستاں کو میرا سلام پہونچے

احباب کی کمی سے پردے میں جو چھپا ہے
غیبت کی خلوتوں میں تکلیف میں پڑا ہے

ہوتے مُحب جو اسکے ظاہر وہ کیوں نہ ہوتا
ہر شخص اپنے گھر میں امن وسکوں سے سوتا

ہوتا کہیں جو ظاہر وہ فاطمہؑ کا پوتا
ہوتے نہ ظلم وبدعت، نے کفر وشرک ہوتا

نُورِ خدا سے روشن سب کوہ ودشت ہوتے
غُل ہوتا ’’بارک اللہ‘‘ شیر خدا کے پوتے

صد حیف! دیں جو تیرا تھا نُورِ کبریائی
اس کیخلاف ہم نے کی ہے محاذ آرائی

ہاتھوں سے خود ہی اپنے جو آگ ہے لگائی
اب جل رہے ہیں اس میں ظلمت ہے اور تباہی

خونِ حسینؑ کو یوں برباد کر کے چھوڑا
اک دینِ کفر وبدعت ایجاد کر کے چھوڑا

افسوس ہم نے غفلت میں عمر سب گذاری
تجھ سے نہ لو لگائی، پائی نہ تیری یاری

آیا ہے تیرے در پر یہ دوزخی یہ ناری
آہ وفغاں ہے لب پر آنکھوں سے اَشک جاری

اے جسم وجاں کے مالک عاصی پہ رحم کر دے
کون ومکاں کے مالک عاصی پر رحم کر دے

ہے بال سے زیادہ باریک راہ تیری
میں کیسے آؤں تجھ تک حیراں ہے عقل میری

بس اب یہ آرزو ہے تیری گلی کی پھیری
کرنے لگوں برابر ہوئے نہ اس میں دیری

فرقت میں تیری دشت وصحرا کی خاک چھانوں
کوہِ اَلم ہو سر پر تُو اس کو کاہ جانوں

دن رات اب تو کرتا رہتا ہوں آہ ونالے
آقا! غلام اپنا، جیسا بھی ہوں بنالے

دامن میں اپنی مجھ کو رحمت کے تُو چھپالے
اور نفس کی غلامی شیطان سے بچالے

دیتا ہوں واسطہ میں اللہ کے نبیؐ کا
زہراؑ کا اور حسنؑ کا، کُل خُلق کے ولی کا

مولاؑ! تجھے حسینؑ بے سر کا واسطہ ہے
کاٹا قفا سے جسکو اُس سر کا واسطہ ہے

زخمی ہوا جو برچھی سے اکبرؑ کا واسطہ ہے
تر خوں میں ننھّی گردنِ اصغر کا واسطہ ہے

قاسمؑ کے گلبدن کے ٹکڑوں کے واسطے سے
زینبؑ کے سر بریدہ بچّوں کے واسطے سے

غازی کے بازوؤں کے اور سر کے واسطے سے
سب کٹ گیا جو رَن میں، لشکر کے واسطے سے

شہوات اور ہوا کی اس قید سے چھڑا لے
قرباں ہزار جاں سے اپنا مجھے بنا لے!

بے جاں ہے نفس میرا اصلی حیات دیدے
مولاؑ! حیات ہی میں اس کو ممات دیدے!

دنیا کی زندگی سے بیزار اس کو کر دے
اور اپنی خاکِ پا کی اُلفت سے اس کو بھر دے

مالک مرے! اٹھا دے غفلت کے سارے پردے
تا کہ یہ نفس خود ہی نذرِ دل وجگر دے

جاں بخش نفس کو اب دیدار تو دکھا دے
اور اپنی پیاری صورت کے نُور سے جِلا دے

یا اپنی سحر آگیں آواز ہی سُنا دے
سویا ہوا ہوں کب سے مولاؑ! مجھے جگا دے

دل کو تڑپ سے بھر دے آنکھوں کو نُور دیدے
اے میرے پیارے مولاؑ! دل کو سُرور دیدے

اُلفت کی میرے دل میں اک آگ سی لگا دے
جو راہ تیرے در تک آتی ہے وہ دکھا دے

راز اپنے دیں کے پیارے مولاؑ مجھے بتا دے
پیغامِ حق ہیں جتنے سارے مجھے سُنا دے

ایسا فنا ہوں تجھ میں اپنی خبر نہ رکھّوں
دہلیز پر کسی کی جُز تیری سر نہ رکھّوں

دل تیری جستجو میں ہر دم ملول ہوئے
سر نذر کو جو لاؤں فوراً قبول ہوئے!

✵ ✵ ✵ ✵ ✵

مَطبُوعَاتِ حزبُ الطالبین

مَطبُوعاتِ حِزبُ الطالبین

مصنف: ادیم نقوی

① جاہلیت کی موت

اسمیں معرفتِ امامِ زمانہ کا حُکم عدمِ معرفت کی حالت میں موت اور بعد از مَرگ مُدت نامعلوم تک روح فرسا انجام اور اُس سے محفوظ رہنے کیلئے عمل۔ قارئین اِس فکر انگیز حقیقت سے دوچار کرادینے والے مختصر رسالہ کو بغور پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ ہم کیسی غفلت و لاشعوری کی زندگی گزار رہے ہیں۔

② جہاد فی اللہ

بعض حقائق کا انکشاف۔ علم ''جو نور ہے'' اُس کی طلب مومنین اور مومنات پر فرض کیوں ہے؟ اہل البیتؑ کو ذبحِ عظیم پیش کرنے کے قرآن میں احکامات پر مُفصل بیان۔

حدیثِ عشق دو باب است کربلا و دمشق
یکے حسینؑ رقم کرد دیگرے زینبؑ

③ ھل مِن ناصرٍ

امام مظلوم کی یہ صدائے استغاثہ تیرہ سو سال سے فضائے بسیط میں گونج رہی ہے اور اس کی یاد بھی برابر تازہ ہوتی رہتی ہے مگر کیا کسی نے اس استغاثہ کا اصلی مفہوم معلوم کرنے کی کوشش کی؟ ''ینصر نا'' مضارع کا صیغہ ہے جو زمانۂ حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے جس سے نصرتِ حسینی قیامت تک آنے والے متوسلینِ آلِ رسولؐ پر لازم و واجب ہو جاتی ہے تو پھر آج ہم اس استغاثہ پر لبیک کیوں کر کہیں؟ بعثتِ رسولؐ کا مقصد جھوٹی اور موضوعہ روایات جو مذہب کا جزوِ ایمان بَن چُکی ہیں۔ اُن سے کیسے چھٹکارا ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کُچھ اس مختصر رسالہ میں ملے گا۔

④ خون ناحق

آل رسولؐ کی قربانیوں اور ذبحِ عظیم کے اثرات کو ضائع ہونے سے کس طرح بچایا جائے؟ ہماری موجودہ طرزِ عزاداریٔ امام مظلوم میں رُوحِ حقیقتِ غم کا فقدان یا عدم استقرار کیفیت غم کیوں ہے؟ فرزندِ رسولؐ

دلبندِ مرتضیٰؑ و بتولؑ، مظلومِ کربلا کے لئے ہم پر (ماسوائے مستثنیات) کم سے کم تھوڑے ہی وقفہ کے لئے وہ کیفیت دَردواَلم طاری کیوں نہیں ہوتی جواپنی اولاد، قریبی اعزّااورمحبوب احبّا کی موت پر ہوتی ہے؟؟ بُکاعلی الحُسین اور بُکاعلی البَین میں امتیاز کیسے کیا جائے؟ دعویدارمحبّانِ اہلِ بیتؑ کوخاتونِؑ جنّت مادرگرامی شبرؑ وشبیرؑ سرداران جنت کے سامنے ندامت وحسرتِ اُخروی سے بچنے کیلئے کیاعمل کرنا چاہیئے؟ وغیرہ وغیرہ نکات وجوابات اس کتاب میں دیکھئے۔اقبال کہتے ہیں۔

رمزِ قرآں از حسینؑ آموختیم
ز آتشِ اُو شعلہ ہا اندوختیم

⑤ مجالس الصّادقین

چودہ(۱۴) مجالس اس آیت پر "یاایھاالذین امنوااتقواللہ و کونوامَع الصَّادِقین" اس طرح ترتیب دی گئی ہیں کہ ہرمکتبِ فکر سے ایک عام سمجھ بوجھ کا انسان بھی مطالعہ کرنے کے بعد یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ''صادقین'' سے مراد چہاردہ معصومینؑ کے علاوہ اورکوئی ہوہی نہیں سکتا۔ان مجالس کا رنگ ہماری مروجّہ مجالس سے جُدا گانہ ہے۔ہمارے نوجوانوں کی واقفیت اورضروری علم کیلئے تاریخ اسلام کے اہم حصے ہرمجلس میں شامل کئے گئے ہیں۔تقیّہ کی حقیقت کا راز پہلی مرتبہ کھولا گیا ہے اوراسی طرح مقصد ذبحِ عظیم کے حیران کُن رازوں کاانکشاف بھی کیا گیا ہے۔کیفیاتِ نفسِ انسان کا بیان اورآخرمیں مصائب میں ''اپنی طرف سے پُرسہ دینااوراپنی طرف سے بین کرنا'' ان مجالس میں وہ فیضِ علم ہے جوہم کوفی زمانہ کسی مجلس میں نہیں ملتا۔

⑥ راہِ ارم

یہ سیدھے سادے آسان فہم دَرد انگیز نوحوں کا مجموعہ ہے جس کے ہرنوحہ میں مقصدِ ذبحِ عظیم کوپیش کیا گیا ہے۔اقبالؔ کا یہ شعر یہاں صادق آتا ہے۔

الفاظ کے پیچوں میں اُلجھتے نہیں دَانا
غوّاض کومطلب ہے صَدف سے کہ گُہر سے

⑦ مشعلِ نُور

اس عجیب وغریب مَرثیے میں جو ۲۱۲ بند پر مشتمل ہے۔کیفیاتِ نفس انسان، تجزیۂ نفس کوعام فہم الفاظ وتمثیلات میں رقم کیا گیا ہے۔ایک طالب کیلئے منزلِ معرفت کی راہوں کی واضح نشاندہی کردی گئی ہے۔غمِ حسینؑ کواپنا لینے سے وہ نُور ملتا ہے جواسی زندگی میں حیاتِ ابدی کا خالق ہے۔اس چھوٹی سی کتابِ معرفت میں خُدا واہلِ

البیتؑ کی ہدایات وتعلیم کو اِنتہائی اختصار کیساتھ پیش کیا گیا ہے۔اقبال کے اِن اشعار میں شاعری کم اور فقر مولائے کائنات کی جھلک زیادہ نمایاں ہے ۔

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ رُوحِ قرآنی

⑧ محسنِ عالم

ہرایک مسدّس میں اُصولِ فطرت کے مُطابق فضائل ومصائبِ اہل بیتؑ بیان کئے گئے ہیں نفسِ انسان پر جوگزرتی ہے اُسے معرفت کے رنگ میں دیکھیے۔اقبال نے ۔

نقشِ الا اللہ بَر صحرا نوشت
سطرِ عنوانِ نجات ما نوشت

میں جوکچھ کہہ دیا ہے وہ تفصیل کے ساتھ ''محسنِ عالم'' میں ملاحظہ فرمایئے۔

⑨ مدح اولیاء

چودہ (۱۴) سوسال میں اہل البیتؑ کی مدح میں جتنے قصائد لکھے گئے ہیں وہ فضائل ظاہری تک ہی محدود رہے اور اُن سے چہاردہ معصومینؑ سے صادر ہونے والے امور میں سے کسی ایک علّت یا اُس کا مقصد بھی ظاہر نہیں ہوا۔ان میں سے بعض امور تو ایسے ہیں جن پر غور کرنے سے ذہنوں میں وساوس پیدا ہوجاتے ہیں جن کا رفع کرنا ضروری تھا۔پس اسی مقصد کو پُورا کرنے کیلئے ''مدح اولیاء'' میں یہ قصائد لکھے گئے ہیں۔ان میں اہل البیتؑ سے صادر ہونیوالے اُمور کی علتیں، حقیقی مقاصد اور فضائل باطنی کا انکشاف کیا گیا ہے۔پڑھتے وقت اقبالؔ کا یہ شعر بھی پیش نظر رہے ۔

مری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ
کہ میں ہوں محرمِ رازِ درونِ میخانہ

⑩ اہل البیت

اس تصنیف میں رازہائے سَربستہ سے پردہ اُٹھا کر صدیوں بعد مذہبِ حقّہ کا وہ آئینہ ہمارے سامنے کردیا گیا ہے جس میں دین اہل البیتؑ کے اصلی خدوخال صاف اور روشن نظر آتے ہیں۔مقصد بعثتِ رسول تو تزکیۂ نفس ہے جس کے ذریعہ وہ ہمیں پاک کریں۔علم وحکمت سکھائیں اور اسی زندگی میں حیاتِ ابدی بخش دیں۔معرفتِ نفس ہی تو اصل دین ہے۔ ''من عرف نفسهٗ فقد عرف ربّهٗ''، اور یہی تعلیم اہل البیتؑ ہے لیکن ہمارے مروجہ

مذہب میں بدقسمتی سے پوپزم کچھ اس صورت سے دَبے پاؤں دَر آیا اور آنے والی نسلوں کے دماغوں پر مسلّط ہوگیا کہ تزکیۂ نفس کو اک امرِ محال تصوّر کر کے حرفِ غلط کی طرح مٹا دینے کی کوششیں کی گئیں۔ متشابہات پر عقائد کی بُنیاد رکھ کر روایات و من مانی تفاسیر کا تانا بانا کچھ اس طرح بُن دیا گیا ہے کہ نفس خود بخود موٹا ہوتا چلا جائے حتیٰ کہ ہم جاہلیت کی موت سے ہمکنار ہو جائیں۔ اصل حقیقت اس کتاب کے تدبّر کے ساتھ پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکے گی۔

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسمٰعیلؑ

⑪ الحسینؑ والبکاء

یہ انمول تصنیف مکالموں کی صورت میں ہے اور حق کو روزِ روشن کی طرح واضح کر دیتی ہے کہ ہم کس طرح نفس کے جال میں پھنس کر مذہبی جنونی بنے ہوئے ہیں اور حق سے دور ہیں۔

(ادارۂ حزب الطالبین۔ کراچی)

تاریخِ وصال حضرت سید شفاء احمد نقوی اعلی اللہ مقامہ

المتخلّص ادیبؔ

فخر دودمان حضرت سید حسن شرف الدّین شاہ ولایت امروہہ

تاریخِ وصال حضرت سید شفاء احمد نقوی اعلی اللہ مقامہ

ادیمے کہ فکراز اسیرانِ دامش خیابانِ اسرار مست خرامش	وہ آدیم کہ فکر اُس کے دام کے اسیروں میں سے ہے اور رازوں کے باغ اُس کی چال پر مست ہیں۔
بگورِ خرد عاذرانِ طلب را دہد زندگانی مسیح کلامش	عقل کی قبر میں طلب کے عاذروں[۱] کو اُس کے کلام کا مسیحا زندگی بخشتا ہے۔
ز کلکش بود لوحِ اثبات نقشے دو جبریل دریک صریر پیامش	لوحِ اثبات اُس کے قلم کا ایک نقش ہے۔ اُس کے ایک پیام کی ایک آواز میں دو جبریل (پوشیدہ) ہیں۔

---

۱ عاذر وہ شخص جس کو حضرت عیسیٰؑ نے سب سے پہلے زندہ کیا۔

درخشندہ بر آسمانِ طہارت	آسمانِ طہارت پر جگمگانے کے بعد اُس
درابرِ عبارفت ماہِ تمامش	کا ماہِ کامل تطہیر کے بادل میں چلا گیا۔
چو گردِ رہِ عشق لولاکیاں شد	جب وہ لولاکیوں کی راہِ عشق کی گرد بن
بہاتف سپردند نصِّ دوامش	گیا تو اُس کے دوام کی نص ہاتف کے سپرد کی گئی۔

(۱۳۵۴ شمسی ہجری + ۱۳۹۵ ہجری قمری)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نخستیں روش لیل ونہار آخر شد	لیل ونہار کی گردش پہلے ہی ختم ہوگئی۔
روئے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد	پھول کا چہرہ جی بھر کے دیکھنے بھی نہ پائے اور بہار ختم ہوگئی۔

سنہ ۱۹۷۵

نذر ڈاکٹر سید شہنشاہ حسین دانش

خصوصی نوٹ:

پچھلے ایڈیشن میں سے صفحات ۸ تا ۲۸ جو حزب الطالبین کی طرف سے شامل کئے گئے تھے موجودہ ایڈیشن میں سے حذف کردیے گئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اصل مسودہ کا حصہ نہیں ہیں۔

(حزب الطالبین)